Respected Urdu Lover,

Greetings and Welcome,

Our mission is to upload 1,001 Free Urdu Novels by 2010. You can help us by

(1) Composing some pages of the upcoming Novels

(2) Emailing this Novel to your 50 friends.

For more details please visit now: **www.1001Fun.com**

:: Our Special Thanks to ::

www.OneUrdu.com
www.PakStudy.com
www.UrduArticles.com
www.UrduCL.com
www.NayabSoftware.com

اردو پسندوں کو آداب اور خوش آمدید

ہمارا مشن دو ہزار دس **(2010)** تک ایک ہزار ایک **(1,001)** مفت اردو ناول آن لائن کرنے کا ہے۔ آپ اردو سے محبت کے اس مقدس مشن میں ہمارے ساتھ تعاون کر سکتے ہیں۔ ﴿1﴾ آئندہ ناول کے چند صفحات کی کمپوزنگ کر کے ﴿2﴾ یہ ناول اپنے پچاس **(50)** دوستوں کو ای میل کر کے۔ ﴿2﴾ مزید تفصیلات کے لیے ابھی وزٹ کیجیے۔

wwww.1001Fun.com

تاریخ آغاز:۔ 24۔05۔2008

by:theproactivesproduction.

لاشوں کا بازار

از

ابن صفی

ناول کا آغاز

ڈیکن ہال میں آج رینی ڈیکن کا جشن سالگرہ تھا۔۔۔رینی ڈیکن سر والٹر ڈیکن کی اکلوتی لڑکی تھی۔۔۔۔۔۔۔اکلوتی لڑکی نہ ہوتی تب بھی جشن سالگرہ اسی طرح شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتا کیونکہ سر والٹر نے نہ صرف آبائی دولت کو برقرار رکھا تھا۔ بلکہ ان کی اپنی پیدا کی ہوئی دولت بھی کافی تھی۔۔۔۔اخراجات کے معاملے میں وہ اعتدال پسند تھے۔ لیکن اس قسم کے مواقع پر اجداد کی شان اور روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دل کھول کر خرچ کرتے۔۔۔خاندانی آدمی تو تھے ہی لیکن لندن میں پولیس کمشنر کے عہدے پر فائز ہونے کی بناء پر ان کا سوشل اسٹیٹس اور بھی بڑھ گیا تھا۔ اس لئے ان کے مہمانوں میں معمولی آدمی نہیں تھے۔۔۔بہتیرے غیر ملکی بھی تھے۔ لیکن سب اعلٰی طبقے سے تعلق رکھنے والے تھے۔ ان کے بعض دوست اس دعوت میں شرکت کرنے کے لئے آج ہی فرانس سے یہاں پہنچے تھے۔۔۔۔مہمانوں میں ڈچز آف ونڈلمیر بھی تھی جسے کتے پالنے کا شوق تھا۔۔۔۔۔اور جو اپنے دشمنوں میں کتوں کی والدہ محترمہ کہلاتی تھی۔۔۔جن کے بڑھاپے پر جوان عورتیں بے تحاشہ قہقہے لگاتی تھیں کیونکہ وہ بناؤ سنگار کے معاملے میں بعض اوقات ان کے کان بھی کتر جاتی تھی۔ نوجوان مردوں میں وہ بیحد مقبول تھی کیونکہ

مشہور تھا کہ وہ انہیں بڑی رقمیں بطور قرض دے کر ہمیشہ بھول جایا کرتی ہے۔۔۔

مہمانوں میں نوجوان لارڈ وگفیلڈ بھی تھا۔۔۔۔جس کی شہرت سارے انگلینڈ میں تھی۔۔۔عورتیں اس کے گرد منڈلاتی تھیں۔۔۔اور وہ ایک شاہ خرچ قارون تھا۔۔۔بوڑھے لارڈ وگفلیڈ نے اپنے بعد بہت بڑی دولت چھوڑی تھی۔۔۔پتہ نہیں اب بھی وہی چل رہی تھی یا اب شاہ

خرچی کا انحصار قرض پر تھا۔۔۔۔۔بہرحال اس کا شمار لندن کے معزز ترین لوگوں میں تھا۔

یہاں بڑی مونچھوں اور بھاری جبڑوں والا جنرل دیگال بھی تھا۔ جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ وہ چوتھائی لندن ہر وقت خرید سکتا ہے۔ وہ آج ہی فرانس سے آیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ اس کی لڑکی رومیلا بھی آئی تھی جس کے سینے پر جگمگاتے ہوئے جواہرات کے ہار کی قیمت کا تخمینہ دس ہزار پاؤنڈ لگایا جاتا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھی۔۔۔اس کی آنکھیں بڑی اور گھنی پلکوں والی تھیں۔۔۔ہونٹوں کے لئے یاقوت کی قاشوں کی تشبیہ پرانی ضرور ہوسکتی تھی لیکن سو فیصد مناسب۔۔۔۔گلاب کی پنکھڑیوں میں وہ سلگتا ہوا سا گداز کہاں ورنہ لارڈ وگفلیڈ کے ذہن میں یہی تشبیہ آتی۔ وہ اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے دو ایک بار اس سے قریب ہونے کی کوشش بھی کی لیکن رومیلا سے لفٹ نہیں ملی وہ تو اس مشرقی شہزادے کو دیکھ رہی تھی جس کے جسم پر سلک کا ایک خوبصورت لبادہ تھا اور سر پر پگڑی۔۔۔۔۔اور پگڑی پر شتر مرغ کا پر

لہرا رہا تھا۔ وہ بہت خوبصورت تھا۔۔۔۔ لیکن چہرے پر حماقت کے آثار نظر آ رہے تھے۔

جب رینی موم شمعیں بجھا کر کیک کاٹ رہی تھی اس وقت اس مشرقی شہزادے نے اسے دعا دی تھی۔۔۔ ہاتھ اٹھانے کے انداز سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اس نے دعا دی ہو۔۔۔۔۔۔ لیکن اس نے جو کچھ بھی کہا تھا وہ

کسی کی سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ ویسے اگر وہاں کوئی اردو جاننے والا ہوتا تو اس مشرقی شہزادے کی بوٹیاں بھی نہ ملتیں۔ اس نے کہا تھا۔

اگر تم میرے ملک میں ہوتیں تو باجرے کی روٹیاں پکاتے پکاتے تمہارے ہاتھ سیاہ پڑ جاتے۔ خدا تجھے کسی دہقان سے آشنا کر دے۔

رومیلا اس میں بڑی کشش محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب رقص کے لئے وہ سب عمارت کے وسیع ہال میں اکٹھا ہوئے تو رومیلا نے رینی سے اس کے متعلق پوچھا۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔ رینی مسکرائی کریک ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا احمق۔

اپنے قومی لباس میں ہے۔۔ رومیلا نے پوچھا۔

میں نہیں جانتی کہ اس کا قومی لباس کون سا ہے۔۔۔۔۔ اس کے جسم پر میں نے ہزار قسم کے لباس دیکھے ہیں۔

کوئی مشرقی شہزادہ ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا ترک ہے۔

ملو گی اس سے ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔ مجھے مشرق سے عشق ہے اس وقت تو یہ پرانی کہانیوں کا شہزادہ معلوم ہو رہا ہے۔

رینی ہنسنے لگی۔ لیکن کچھ کہا نہیں۔ وہ اسے اس مشرقی شہزادے کے قریب لے گئی۔۔۔۔۔۔ جو گوشے میں کھڑا اس طرح پلکیں جھپکا رہا تھا جیسے کوئی شرمیلی لڑکی بے لگام مردوں کے درمیان پہنچ گئی ہو۔

مسٹر علی عمران۔۔۔۔ رینی نے کہا۔ اوماڈموزئیل رومیلا دیگال۔۔۔

ساما لیکم عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں پیشانی تک ہاتھ لے گیا۔۔۔ پھر مصافحہ کرتا ہوا بولا۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔۔۔

اور میرے لئے بھی یہی سمجھئے۔۔ رومیلا مسکرائی۔

آج دن بھر موسم بڑا واہیات رہا۔ عمران نے کہا۔

مجھے احساس ہی نہ ہوسکا۔ رومیلا بولی۔ لندن مجھے بہت پسند ہے۔

چی ہواہوا کی راتیں ساری دنیا میں سب سے زیادہ خوشگوار ہوتی ہیں۔

آپ ادھر رہے ہیں

میرے دادا کا انتقال وہیں ہوا تھا۔۔۔عمران نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔

ارے تم سالگرہ کے موقعے پر بھی یہی غمناک تذکرہ لے بیٹھے۔ رینی نے غصیلی آواز میں کہا۔

مجھے افسوس ہے۔۔۔مس ڈیکن۔۔۔

میں ابھی آئی۔ رینی انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلی گئی۔

فرانس آپ کو کیسا لگا۔۔۔۔پرنس ڈھمپ۔

آہا۔۔۔۔۔فرانس کے موسم کا کیا کہنا۔۔۔۔۔بس یہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔جیسے جیسے۔۔

میں فرانس میں رہتی ہوں۔

تب تو آپ بڑی خوش قسمت ہیں وہاں کا موسم۔

موسم۔۔۔آخر آپ اتنی بار موسم موسم کیوں کہتے ہیں

نہ کہوں۔۔۔۔۔۔اف فو۔۔۔۔۔۔تو اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مجھے الو بھی بناتے ہیں۔۔۔معاف کیجئے گا۔۔۔۔مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ پہلی ملاقات پر موسم وغیرہ کی باتیں کی جاتی ہیں۔

رومیلا ہنسنے لگی۔۔۔۔پھر اس نے کہا۔

میں تکلفات کی عادی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھ سے موسم کے علاوہ بھی دوسری چیزوں کے متعلق گفتگو کر سکتے ہیں۔

اب تو ضرور کروں گا۔۔۔۔۔۔میرا دل چاہتا ہے بہت سی باتیں کروں۔۔۔۔۔۔اور کیا بتاؤں پہلی ملاقات ہی سے موسم کی باتیں کرتا آ رہا ہوں اور دوسری ملاقات آج تک کسی سے ہوئی ہی نہیں۔

چہ چہ۔۔رومیلا نے افسوس ظاہر کیا۔

تو اب میں دوسری قسم کی گفتگو شروع کروں عمران نے احمقانہ انداز میں پوچھا۔

ضرور۔۔۔۔۔ضرور۔۔۔۔۔رومیلا اس پر بے تحاشہ دلچسپی لے رہی تھی۔

مگر دوسری قسم کی باتیں عمران سوچنے لگا۔ دوسری قسم کی کون سی باتیں کی جائیں۔۔۔اچھا آپ کو مرغیوں سے دلچسپی ہے۔

صبح کے ناشتے میں انڈوں کی حد تک۔ رومیلا نے جواب دیا۔

میرے محلات میں پچاسی ہزار مرغیاں ہیں

نہیں۔۔۔رومیلا نے حیرت ظاہر کی۔

آپ میرے ڈیڈی کو خط لکھ کر دریافت کر سکتی ہیں

اتنی مرغیاں میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھیں۔

واہ۔۔۔ بڑا روح پرور منظر ہوتا ہے۔۔ جب ساری مرغیاں ایک ساتھ کڑکڑاتی ہیں اور جب ایک بار تقریباً اسی ہزار انڈے ملتے ہیں۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔ یہ جنت نگار فردوش گوش ہے۔

اتنے انڈے کیا کرتے ہوں گے۔

ریاست کے عوام میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں ان سے ان کا معیار حیات ناشتے کے وقت بلند ہو جاتا ہے۔

محلات میں گندگی بہت پھیلتی ہوگی۔ رومیلا نے کہا۔

ہرگز نہیں۔۔۔۔۔۔ ہر مرغی کے پیچھے ایک آدمی ہر وقت موجود رہتا ہے۔

میرے خدا۔۔۔۔۔۔ کتنے مصارف ہوتے ہوں گے مشرق کے شہزادے بڑے عجیب ہیں اسی لئے مجھے مشرق سے بہت محبت ہے۔

آپ دس مرغیوں سے شروعات کیجئے۔ عمران نے اسے مشورہ دیا۔

ڈیڈی مجھے قتل کر دیں گے۔ انہیں مرغیوں سے نفرت ہے۔

انہیں سمجھائیے کہ وہ غلطی پر ہیں

رقص کے لئے موسیقی شروع ہوگئی۔

اب آپ کے احباب آپ سے رقص کی درخواست کریں گے۔۔ عمران نے کہا۔

نہیں یہاں میرا کوئی دوست نہیں ہے۔

آہا دیکھئے۔۔۔۔۔۔ لارڈ وگفلیڈ ادھر ہی تشریف لا رہے ہیں شاید وہ آپ سے رقص کی درخواست کریں گے۔

ہشت۔۔۔۔۔۔۔ اس بندر کے ساتھ تو میں نہ رقص کروں گی۔ آپ نے ابھی مجھ سے رقص کے لئے کہا تھا۔

مم۔۔۔۔۔۔ میں نے۔ عمران نے حیرت سے کہا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے میں رومیلا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لیا۔۔۔ اور پھر وہیں سے وہ دونوں ناچتے ہوئے رقص کرنے والوں کی بھیڑ میں پہنچ گئے۔ لارڈ وگفلیڈ کے قریب سے گذرتے وقت عمران نے بلند آواز میں رومیلا سے کہا۔ کنفیوشس نے کہا تھا کہ ایک دن سورج کی روشنی۔۔۔ تاریکیوں میں جا سوئے گی۔۔۔۔ اس لئے سورج کو سلیپنگ سوٹ سلوا لینا چاہیئے۔۔۔۔ لارڈ وگفلیڈ جو شاید رومیلا ہی کی توقع پر رقص میں شریک نہیں ہوا تھا۔ کھسیانے انداز میں مسکراتا ہوا دوسری طرف

چلا گیا۔

ڈچز آف ونڈلمیر کلب چیئر میں بیٹھی ہوئی رقص دیکھ رہی تھی۔

ہلو ٹیوی۔۔۔۔۔۔ اس نے لارڈ وگفلیڈ کو مخاطب کیا۔۔۔ مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو۔

ہاں۔۔۔۔۔ میں تنہا ہوں۔ لارڈ وگفلیڈ اس کے قریب ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

سر ڈیکن کے یہاں کی تقاریب میں کسی کی بھی طبیعت خراب ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ سن کر حیرت ہوتی ہے۔

کیا جنرل دیگال کی لڑکی پہلی بار لندن آئی ہے۔ لارڈ وگفلیڈ نے اس سے پوچھا۔

میں نہیں جانتی۔ وہ بڑی مغرور معلوم ہوتی ہے۔ ڈچز ونڈلمیر نے کہا۔ پھر اس کی طرف جھک کر آہستہ سے رازدانہ انداز میں بولی۔ یہ جنرل دیگال کوئی خاندانی آدمی تو نہیں ہے۔ اس کا باپ ایک دوا فروش تھا اور ماں ایک موچی کی لڑکی۔ جب یہ چھوٹے آدمی ترقی کر جاتے ہیں تو ان کے دماغ آسمان پر ہوتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتی کہ سر ڈیکن نے اسے کیوں منہ لگایا ہے۔۔۔ اور اس کی لڑکی کو دیکھو وہ اس احمق مشرقی کے ساتھ ناچ رہی ہے۔

یہ مشرقی کون ہے۔

سر ڈیکن کے کسی دوست کا لڑکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے۔

شہزادہ ہے۔

پتہ نہیں کیا ہے میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔ ویسے سر ڈیکن کے ساتھ یہیں رہتا ہے۔

یہیں رہتا ہے۔ لارڈ وگفلیڈ کے لہجے میں حیرت تھی۔

پھر وہ دونوں اس وقت تک خاموش رہے جب تک کہ رقص کی موسیقی ختم نہیں ہوگئی۔۔۔۔۔۔ لارڈ وگفلیڈ اب بھی رومیلا کو دیکھ رہا تھا جو احمق شہزادے سے علیحدہ ہو کر رینی کے پاس جا بیٹھی تھی اور احمق شہزادہ کٹے ہوئے پتنگ کی طرح سارے ہال میں چکراتا پھر رہا تھا۔۔۔۔۔ لارڈ وگفلیڈ نے ایک طویل سانس لی۔۔۔ اور مڑ کر ٹرالی سے ایک پگ اٹھا لیا۔۔۔ اس وقت کئی ٹرالیاں ہال میں چل رہی تھیں جن پر مختلف قسم کی شرابیں موجود تھیں۔

حیرت انگیز وہ بڑا اچھا ناچتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ سائنس میں ریسرچ کر رہا ہے۔۔۔ کیا یہ سچ ہے۔ رومیلا نے پوچھا۔

بالکل سچ ہے۔

مجھے حیرت ہے ارے وہ باتیں تو بالکل احمقوں کی سی کرتا ہے۔

مگر وہ باتیں کرتا کب ہے۔ رینی نے کہا۔

واہ۔۔۔۔ خوب بولتا ہے مگر طوطے کی طرح۔۔۔۔۔ یہ مرغیوں کا کیا معاملہ ہے۔

ایک وہی نہیں درجنوں معاملے ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا اس نے تم سے کوؤں کے متعلق باتیں نہیں کیں۔

نہیں

کوے کے علاوہ اسے اور کوئی پرندہ پسند نہیں۔

بنتا ہے یا سچ مچ خبطی ہے۔۔ رومیلا نے پوچھا۔

اگر میں نے اسے عقلمند دیکھا ہوتا تو یہی سوچتی کہ وہ بنتا ہے۔۔۔ مگر تم اس میں بہت زیادہ دلچسپی لے رہی ہو۔ رینی مسکرائی۔

تمہارا بیکار وقت بہت اچھا کٹتا ہوگا کہہ رہا تھا کہ وہ یہیں رہتا ہے۔

وقت اچھا کٹتا ہوگا۔ رینی ہنس پڑی۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ مجھ سے اس طرح گفتگو کرتا ہے جیسے میرا دادا ہو۔۔۔۔ کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اس نے کس طرح ہاتھ اٹھا کر مجھے دعا دی تھی۔

تمہارے ڈیڈی اسے کس طرح برداشت کرتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ وہ بھی کریک ہوگئے ہیں۔

کیوں رومیلا نے حیرت سے کہا۔

وہ گھنٹوں اس سے گفتگو کرتے ہیں۔۔۔۔۔ کبھی فرنچ اور کبھی جرمن میں۔۔۔۔ اور مجھے دونوں زبانیں نہیں آتیں۔۔۔

وہ فرنچ اور جرمن بھی بول سکتا ہے۔ رومیلا نے پھر حیرت ظاہر کی۔

بالکل جرمنوں اور فرانسیسیوں کی طرح۔۔۔۔ لہجے سے تم تمیز نہ کر سکو گی کہ وہ اہل زبان نہیں ہے۔۔۔۔۔ یہ بات مجھے ڈیڈی نے بتائی تھی۔ ڈیڈی اسے کسی بات سے روکتے نہیں۔ اب یہی دیکھو وہ اس وقت بالکل اسٹیج کا مسخرہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔ لیکن ڈیڈی نے شاید اس سے یہ بھی نہ کہا ہو کہ اسے کم از کم اس موقع پر تو آدمیوں کی طرح رہنا چاہیئے۔

ارے نہیں اس لباس میں تو وہ شاندار لگتا ہے۔۔۔۔۔ انتہائی رومانی۔۔۔ قدیم کہانیوں کا شہزادہ۔۔۔۔۔ الف لیلی کا کردار۔۔۔۔۔

مجھے خوابوں کی باتوں سے دلچسپی نہیں ہے۔۔ رینی نے کہا۔ دوسرے راؤنڈ کے لئے موسیقی شروع ہوگئی۔ اس بار آرکسٹرا کوئیک اسٹیپ کے لئے موسیقی بکھیر رہا تھا۔۔۔ صرف نوجوان اور اسمارٹ قسم کے جوڑے اپنی میزوں سے اٹھے۔

عمران ٹہلتا ہوا اس طرف آ نکلا جہاں ڈچز آف ونڈلیمر بیٹھی ہوئی تھی۔ ڈچز اسے کسی حد

تک پسند کرتی تھی کیونکہ وہ اس سے کتوں کے علاوہ اور کسی موضوع پر گفتگو نہیں کرتا تھا۔

ہاؤڈی یوڈو مائی لیڈی۔۔۔اس نے بڑے ادب سے کہا۔

اوکے ڈھمپ۔۔۔۔آ ؤ۔۔۔۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔۔۔مجھے حیرت ہے کہ تم تنہا ہو۔۔۔

میں بہت محتاط آدمی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔مائی لیڈی۔۔۔صرف وہی لوگ مجھ سے قریب ہو سکتے ہیں جن کی رگوں میں شاہی خون ہو۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے انتہائی افسوس ہے کہ ابھی میں ایک فوجی کی لڑکی کے ساتھ ناچتا رہا ہوں۔

مجھے خود بھی حیرت تھی۔ ڈھمپ۔۔۔

میں سمجھتا تھا کہ وہ کسی اچھی نسل کی ہے۔۔۔۔۔۔آہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیر مائی لیڈی میں نے اپنے محلات میں ایک تجربہ کیا تھا۔ آج مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ سو فیصدی کامیاب رہا۔ میں بہت خوش ہوں مائی لیڈی۔

کیسا تجربہ۔۔۔

ڈیکشنڈ کی مادہ کا جوڑ لینڈی ڈاگ سے لگایا تھا۔

لینڈی ڈاگ ڈچز نے حیرت سے کہا۔ یہ نسل میرے لئے بالکل نئی ہے۔

اوہو۔۔۔لینڈی ڈاگ میرے ملک میں بکثرت پایا جاتا ہے۔۔۔۔ہر گلی میں کم از کم پچاس عدد لینڈی ڈاگ ضرور ملتے ہیں۔

اوہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو اس تجربے کا نتیجہ کیا رہا۔

حیرت انگیز بچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا دعوٰی ہے کہ میں نے ایک بالکل ہی نئی نسل پیدا کی ہے۔۔۔وہ بچے نہ تو دوغلے لینڈی ڈاگ معلوم ہوتے ہیں اور نہ دوغلے ڈیکشنڈ بالکل عجیب۔۔۔۔میں نے ان کی تصویریں منگوائی ہیں آپ کو ضرور دکھاؤں گا۔

مجھے بھی ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو ڈھمپ۔۔

ضرور منگوا دونگا مائی لیڈی۔۔

تم کبھی ونڈلیمر کیسل آ ؤ

ضرور آ ونگا مائی لیڈی۔۔۔عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔

آپ نے آخری بار کب رقص کیا تھا۔

اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔بہت پرانی بات ہے۔ ڈچز نے ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔ بہت پرانی

اب کیوں نہیں کرتیں۔

اب۔۔۔۔۔۔ڈچز اسے گھورنے لگی۔ کیا تم مجھے بیوقوف بنا رہے ہو۔

نہیں مائی لیڈی۔۔۔۔ میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔

اب میری رقص کرنے کی عمر ہے۔۔۔ اور پھر میں کمتر آدمیوں کے ساتھ رقص کرنا کا بھی پسند نہ کروں گی۔۔۔ کیا یہاں تمہیں ایک بھی ڈیوک نظر آ رہا ہے۔

نہیں مائی لیڈی۔۔۔۔ مگر میں چنگیز خان کی نسل سے ہوں۔

تم۔۔۔۔۔۔۔ بکواس بند کرو۔۔۔۔۔۔ ڈھمپ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہارے ساتھ رقص کروں گی۔۔۔ کیا میں تمہاری ہم عمر ہوں۔

میں تو کوئی حرج نہیں سمجھتا۔۔۔ عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔۔۔ پھر ادھر اُدھر دیکھتا ہوا اٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اور ایک ٹرالی روک کر ایک پگ میں کئی طرح کی شرابیں ملائیں۔۔ پھر پگ کو ہاتھ میں لئے ہوئے ڈچز کے پاس آیا اور نہایت ادب سے اس کی طرف بڑھاتا ہوا بولا۔ یہ کاک ٹیل مائی لیڈی آپ یقیناً پسند کریں گی۔۔۔ مگر اس کے بنانے کا طریقہ آپ کو نہ بتا سکوں گا کیونکہ یہ ڈھمپ خاندان کا ایک مقدس راز ہے۔

ڈچز نے پگ اس کے ہاتھ سے لیکر کاک ٹیل چکھی۔۔۔ اور آہستہ سے بولی۔ واقعی بہت عمدہ ہے۔

ڈھمپ خاندان میں یہ کاک ٹیل کی بجائے ڈنکی ٹیل کہلاتی ہے۔

ڈچز ہنسنے لگی۔ تم بہت دلچسپ ہو ڈھمپ۔۔۔

یس مائی لیڈی۔

پھر عمران نے اسے پے در پے تین چار پگ پلائے اور وہ چوتھے راؤنڈ میں اس کے ساتھ ناچنے پر تیار ہو گئی۔۔۔ جس نے بھی اس جوڑے کو دیکھا متحیر رہ گیا۔

رومیلا اپنے باپ کے ساتھ تھی۔ اسے چھوڑ کر وہ اس میز پر آئی جہاں رینی حیرت سے منہ کھولے بیٹھی اپنے مداحوں پر گراں گذر رہی تھی۔۔۔ رومیلا اسے اٹھا کر الگ لے گئی۔

وہ اس بوڑھی عورت کے ساتھ ناچ رہا ہے۔ اس نے کہا

اور ڈیوک آف ونڈلیم اپنی قبر میں پچھاڑیں کھا رہا ہوگا۔ وہ بڑی مغرور عورت ہے رومیلا۔۔ خود کو لئے دیئے رہتی ہے۔ مگر یہ کریک۔۔۔۔۔۔۔ میں کچھ نہیں سمجھ سکتی۔۔۔ ڈچز شاید نشے میں ہے۔

ہال میں چاروں طرف قہقہے گونج رہے تھے لیکن ڈچز کو اس کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ ڈھمپ خاندان کی ڈنکی ٹیل اس کے ذہن پر اپنا سکہ اچھی طرح بٹھا چکی تھی۔

تم بہت حسین ہو۔۔۔ عمران نے آہستہ آہستہ اس کے کان میں کہہ رہا تھا۔۔۔ ونڈلیم تم بہت دلکش ہو۔

اوہ۔۔۔۔۔ڈھمپ ڈارلنگ مائی ہنی۔

شہد تو تم ہو میں شہد کا مکھا ہوں۔۔

میں جوان ہوتی تو تم سے شادی کر لیتی۔

شادی تو میں صرف کیلی پیٹرسن سے کروں گا۔

کس سے۔

کیلی پیٹرسن سے۔۔

بکواس ہے۔۔۔قطعی بکواس۔۔۔۔۔۔تم اسے کبھی نہ پا سکو گے۔

کیوں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔میں اسے جانتا ہوں۔

تب تم۔۔۔۔۔۔نک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔۔۔لیکن یہ ناممکن ہے۔

اچھا نک کارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جو گوشت کی دوکان کرتا ہے۔

تم گدھے ہو۔۔نک کارٹر کی شان میں گستاکی کر رہے ہو۔

اگر کسی اسٹریلوی کے سامنے تم نے۔۔۔یہی بات کہہ دی تو وہ تمہیں گولی مار دے گا۔

میں سارے اسٹریلیا کو فنا کر دوں گا۔۔۔تم کیا سمجھتی ہو وونڈ لیمر۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔مجھے ایک لینڈی ڈاگ منگوا دو۔

پہلے تم کیلی پیٹرسن سے میری شادی کرا دو۔

ابھی تم مجھ سے محبت کر رہے تھے۔

دادی یاد آ گئی تھیں۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہمیشہ محبت کرتا رہوں گا۔۔مگر کیلی پیٹرسن۔

جہنم میں گئی کیلی پیٹرسن۔۔میں نے پچھلے سال سے اسے نہیں دیکھا۔

تو اس کی تصویر ہی مل سکے۔

شٹ اپ۔۔۔کیلی کی بکواس بند کرو۔

نک کارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔کو میں پچاس جوتے لگاؤں گا۔

تم بدتمیز ہو ڈھمپ۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک خاندانی آدمی ہے۔۔۔۔بہت شاندار۔

وہ کہاں ہے۔۔۔۔میں اس سے ملوں گا۔

وہ شاید ملک معظم سے بھی ملنا پسند نہ کرے۔۔۔۔می اب نہیں ناچوں گی۔

چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ واپس چلو۔۔۔۔۔۔۔ مجھے وہی کاک ٹیل دو۔۔۔۔۔ اس کی ترکیب مجھے بھی بتاؤ۔۔۔ ڈھمپ خاندان جہنم میں گیا۔۔۔۔۔ پوری ڈھمپ خاندان پر میرا ایک کتا حکومت کرسکتا ہے۔

تم مجھے نک کارٹر کے متعلق بتاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں ڈھمپ خاندان کا مقدس ترین راز بتادوں گا۔

میں خاموش ہوں۔۔۔۔۔۔۔ پلیز شٹ اپ۔۔۔۔۔۔۔ ڈھمپ یوانسپائرڈ ڈائیڈیٹ

میں کاک ٹیل کی ترکیب نہیں بتاؤں گا۔۔۔

نہ بتاؤ

لینڈی ڈاگ نہیں منگواؤں گا۔

نہ منگاؤ۔۔۔ ڈچز اس کی گرفت سے نکل کر لڑکھڑاتی ہوئی ایک طرف چلی گئی۔

اور عمران پھر کٹے ہوئے پتنگ کی طرح ڈولنے لگا۔۔۔ لیکن اب وہ جدھر سے بھی گذرتا قہقہے اس کا استقبال کرتے۔

اوہ ڈھمپ کے بچے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچانک سر ڈیکن نے اسے آہستہ سے آواز دی۔ جب کہ وہ ایک ویران گوشے سے گذر رہا تھا۔

یس سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران پلٹ پڑا۔

سر ڈیکن ایک دراز قد اور گٹھیلے جسم کا آدمی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ چڑھی ہوئی سفید مونچھوں انہیں یقیناً شاندار بناتی تھیں۔۔۔ چہرہ بھرا ہوا اور جھریوں سے بے نیاز تھا۔

تم نے تو اس وقت کمال ہی کردیا۔۔

مگر۔۔۔۔۔۔۔۔ میں شاید پندرہ دن تک کسی ہسپتال میں پڑا رہوں۔

آؤ۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ تم نے وقت نہیں برباد کیا۔

وہ وہاں سے نکل کر طویل راہداری سے گذرتے ہوئے ایک کمرے میں آئے۔

مجھے یقین ہے کہ وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق بہت کچھ جانتی ہے۔ عمران نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔

کیا جانتی ہے۔

کیا آپ کسی نک کارٹر کو جانتے ہیں۔

نہیں۔۔۔۔۔ نک کارٹر۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نام سے کان آشنا معلوم ہوتے ہیں لیکن یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسے جانتا ہوں۔

اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اگر تم کیلی پیٹرسن سے واقف ہو تو نک کارٹر کو بھی جانتے ہو گے۔ اس پر میں نے نک کارٹر کو گالی دی۔۔۔ اور وہ بگڑ گئی۔۔۔ کہنے لگی کہ اگر تم نے یہ بات کسی آسٹریلوی کے سامنے کہی ہوتی تو وہ تمہاری گردن اڑا دیتا۔

آسٹریلوی۔۔۔ اوہ۔ سر ڈیکن نے کچھ سوچتے ہوئے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

ٹھہرو۔۔۔۔۔۔۔۔ ٹھہرو تم نے نک کارٹر کہا تھا نا۔۔۔۔۔۔۔ نک کارٹر۔۔۔ اور آسٹریلیا۔۔۔ ٹھیک تو مجھے خیال پڑتا ہے کہ آسٹریلیا کے کسی معاملے میں نک کارٹر کا نام بارہا سن چکا ہوں۔

ڈچز نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ ایک معزز آدمی ہے۔۔۔ بہرحال یہ سوچنے کی بات ہے کہ نک کارٹر اور کیلی پیٹرسن میں کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

مجھے کیلی پیٹرسن سے کوئی دلچسپی ہے نہ کسی نک کارٹر سے۔ میں تو ہر حال میں لندن کی فضا پر امن دیکھنا چاہتا ہوں۔ پچھلی رات بھی مکلارنس کے آدمیوں نے مختلف عمارتوں پر چھاپے مارے ہیں۔ انہیں کیلی پیٹرسن کی تلاش ہے۔۔۔ تو میرا خیال صحیح نکلا کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتی ہے۔۔۔ لیکن اس سے کوئی بات اگلوا لینا بڑا مشکل کام ہے۔

کیلی پیٹرسن کا معاملہ آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا۔ عمران بولا۔

کل میں تفصیل سے بتاؤں گا۔۔۔ سر ڈیکن نے کہا۔ ویسے میں نہیں سمجھ سکتا کہ مکلارنس کو اس کی تلاش کیوں ہے۔

وہ دونوں پھر ہال میں واپس آ گئے۔۔۔۔ سر ڈیکن عمران کی صلاحیتوں سے بخوبی واقف تھے اور انہیں اس کی یہ حرکت بھی پسند تھی کہ وہ عام آدمیوں میں خود کو احمق ظاہر کرتا تھا۔

کبھی کبھی وہ انہیں بھی گھسنے کی کوشش کرتا تھا لیکن سر ڈیکن ہنس کر ٹال دیتے۔ عمران نے بار بار ان کی مدد کی تھی۔ اکثر قتل کے کیسوں میں وہ انہیں ایسے ایسے نکتے بتاتا کہ وہ دنگ رہ جاتے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔ پہلے وہ اس کی احمقانہ تجویزوں پر قہقہے لگاتے۔۔۔ لیکن جب وہ اس کا تجزیہ کر کے گہرائیوں میں پہنچتے تو ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل جاتیں۔

بحیثیت پولیس کمشنر آج کل ان کی زندگی بڑی الجھنوں میں گزر رہی تھی۔ لندن کے پرانے فتنے نے پھر سر اٹھایا تھا۔۔۔۔۔۔ یہ تھا پراسرار اور خوفناک آدمی مکلارنس۔۔۔ جو لندن کا زلزلہ کہلاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جس طرح زلزلے کے متعلق پہلے سے کچھ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح مکلارنس کے بارے میں بھی کچھ بتانا دشوار تھا۔۔۔ وہ اچانک آندھی اور طوفان کی طرح اٹھتا اور جو کچھ بھی کرنا چاہتا تھا کر گزرتا۔ غیر متعلق لوگ تماشائیوں کی طرح دور سے دیکھتے اور بے حس و حرکت کھڑے رہتے۔ کس میں ہمت تھی کہ اسے یا اس کے آدمیوں کو روک سکتا۔۔۔ جب تک زلزلہ رہتا پولیس جاگتی رہتی۔ جب زلزلہ ختم ہو جاتا تو کچھ اس انداز

میں اطمینان کا سانس لیتی جیسے اللہ نے بڑا فضل کیا ہو۔۔۔۔ اسکے علاوہ اور ہو بھی کیا سکتا تھا۔۔۔ مکلارنس کا پتہ پولیس کمشنر کو نہیں تھا ورنہ اس کے گلے میں زنجیر ڈال کر سارے لندن میں تشہیر کرائی جاتی۔ پولیس کے پاس صرف اسکے کارناموں کا ریکارڈ تھا۔ لیکن اس کی شخصیت کے بارے میں کوئی کچھ نہیں جانتا تھا۔

اکثر اس کے گروہ کے ایک آدھ آدمی پکڑے بھی گئے۔۔۔۔۔۔ مگر اس سے صرف اتنا ہی ہو سکا کہ ان کی نشاندہی پر دو چار اور ہاتھ آ گئے اور بس

مکلارنس کون تھا۔۔۔ کہاں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ بھی نہ بتا سکے۔۔۔۔۔۔۔ ویسے ان کا بیان تھا کہ حملوں اور ڈاکوں کے وقت ان کی قیادت وہی کرتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ یہ بھی نہیں بتا سکے تھے کہ اس کی شکل کیسی ہے۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کا چہرہ سیاہ نقاب میں پوشیدہ ہوا کرتا تھا انہیں اس کی قیامگاہ کا بھی علم نہیں تھا۔۔۔ بہرحال لندن کی پولیس آج تک مکلارنس پر ہاتھ ڈالنے میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی۔

جب اس کا دل چاہتا اپنے آدمیوں سمیت لندن کے بھرے بازاروں میں تباہی اور افراتفری پھیلاتا گذر جاتا۔۔۔۔۔۔۔ اس کی گاڑی میں چاروں طرف مشین گن فٹ ہوتیں۔۔۔ لیکن گولیوں کی بوچھاڑ اس وقت شروع ہوتی جب کوئی اسے روکنے کی کوشش کرتا۔۔۔ مگر اب تک صرف دو بار ایسے مواقع پیش آئے تھے۔۔۔۔۔ اور دونوں ہی بار حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔ یہی کہنا چاہئے کہ اس کا مقدر بڑا اچھا ہے۔ ایک بار تو اس ریڈیو کار کا ٹرانسمیٹر ہی خراب ہو گیا تھا جو اس کا تعاقب کر رہی تھی۔ ورنہ چاروں طرف سے مکلارنس کی گاڑی گھیر لی جاتی۔

دوسرا واقعہ الیکشن کے زمانے میں پیش آیا تھا۔ لندن کی اس سڑک سے ایک جلوس گذر رہا تھا جس پر پولیس نے مکلارانس کی گاڑی کا تعاقب شروع کیا تھا۔۔۔ اگر پولیس اس وقت عقلمندی سے کام نہ لیتی تو اس سڑک پر ہزاروں لاشیں نظر آتیں۔

مکلارانس کے سلسلے میں ایک خاص بات اور بھی تھی وہ یہ کہ اکثر مہینوں گذر جاتے اور مکلارنس کا نام تک نہ سنا جاتا۔۔۔۔۔ اور پھر اچانک دو چار دنوں کے لئے لندن میں زلزلہ سا آ جاتا تھا۔۔۔۔۔۔ بیشمار قتل ہوتے۔۔ لاتعداد ڈاکے پڑتے اور نہ جانے کتنی عمارتیں جل کر راکھ کا ڈھیر ہو جاتیں۔۔۔ بعض اوقات تو یہ بھی معلوم نہ ہو پاتا کہ مکلارنس چاہتا کیا ہے۔

پچھلے چھ ماہ سے لندن کی فضا پرسکون رہی تھی لیکن آج کل پھر مکلارنس نے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی تھیں۔۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ لندن کے پولیس کمشنر والٹر ڈیکن اس خوشی کے موقع پر بھی فکرمند تھے۔۔۔ حالانکہ انہیں اپنی اکلوتی لڑکی کی انیسویں سالگرہ پر بہت زیادہ مسرور ہونا چاہئے تھا۔

دوسری صبح ڈیکن ہال میں معدودے چند مہمان رہ گئے تھے۔ یہ وہی لوگ تھے جو باہر سے

آئے تھے ان میں رومیلا بھی تھی۔ جس نے صبح ناشتے کی میز پر عمران کی عدم موجودگی کو بہت شدت سے محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔۔ اسے توقع تھی کہ ناشتے کی میز پر اس سے ضرور ملاقات ہوگی۔۔۔ اس نے رینی سے اس کی عدم موجودگی کا سبب پوچھا۔

اوہ۔۔۔۔ اوہ۔۔۔ وہ کبھی ناشتے میں ہمارے ساتھ نہیں ہوتا۔ وہ اس وقت اپنے کمرے میں سر کے بل کھڑا ہوگا۔

سر کے بل۔۔۔ رومیلا کچھ اس انداز میں ہنس پڑی جیسے رینی نے یہ جملہ اسے چڑھانے کے لئے کہا ہو۔

تمہیں یقین نہیں آیا۔۔۔ اچھا ابھی دیکھیں گے۔ رینی بولی رومیلا بہت بے چین تھی۔ پچھلی رات بھی وہ اس کریک شہزادے کے متعلق بہت کچھ سوچتی رہی تھی۔

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ دونوں ساتھ ہی اٹھیں۔۔۔ رینی اسے عمران کے کمرے کی طرف لے جا رہی تھی۔

دروازے کے سامنے رک کر اس نے آہستہ سے کہا۔ کنجی کے سوراخ سے جھانکو۔

رومیلا ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔

نہیں ادھر کوئی نہیں آئے گا۔۔ رینی نے سرگوشی کی۔

رومیلا آہستہ سے گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئی۔۔۔ ایک آنکھ کنجی کے سوراخ سے لگائی ہی تھی کہ اسے بیساختہ ہنسی آ گئی۔۔۔ ہنسی قہقہے میں تبدیل ہوئی۔۔۔ اور ساتھ ہی اندر سے کچھ اس قسم کی آوازیں آئیں جیسے میزیں اور کرسیاں الٹ رہی ہوں۔

پھر دروازہ کھلا عمران خاکی پتلون اور سینڈو کٹ بنیان میں سامنے کھڑا تھا۔ اس وقت رومیلا اس کی جسمانی ساخت کا اندازہ لگا سکی۔۔۔ بازوؤں کی مچھلیاں دیکھنے میں ہی فولاد معلوم ہوتی تھیں۔

گڈ مارننگ۔۔۔۔ یو کڈیز۔ عمران نے الوؤں کی طرح دیدے نچا کر بزرگانہ انداز میں کہا۔

ہم بچیاں ہیں۔۔۔ رینی آنکھیں نکال کر غرائی۔

بوڑھا ڈھمپ یہی سمجھتا ہے۔

ہٹو ادھر۔ رینی اسے ایک طرف دھکیل کر کمرے میں گھستی ہوئی بولی۔ میری مہمان تمہارا کمرہ دیکھنا چاہتی ہیں۔

آپ کی اجازت سے۔ رومیلا نے مسکرا کر کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ اس بار پھر اس پر ہنسی کا دورہ پڑا۔ کمرا کچھ اسی قسم کا تھا لوگ اپنے کمرے کی دیواروں پر شیروں ہرنوں اور بارہ

سنگوں وغیرہ کے سر لگاتے ہیں۔ عمران کے کمرے میں گدھوں کے تین سر نظر آ رہے تھے۔

تصاویر میں زیادہ تر بوڑھی عورتوں کی تصویریں تھیں۔ اتنی بوڑھی کہ ان کے چہروں پر جھریوں کے علاوہ اور کسی قسم کے خدوخال نہیں پائے جاتے تھے۔۔۔ پھر کچھوؤں چمگادڑوں اور بندروں کی تصاویر کا نمبر تھا۔

کیا حماقت ہے۔۔۔ عمران جھلا گیا۔۔۔ جو بھی یہاں آتا ہے۔۔۔ ہنسنے لگتا ہے۔۔۔ گویا میں الو ہوں۔۔

اور تم اپنی تصویریں یہاں لگانا بھول گئے۔۔۔ رینی نے سنجیدگی سے کہا۔

بھول نہیں گیا۔ مصلحتاً نہیں لگائی۔۔۔۔۔ کئی آدمی مجھ سے لڑ پڑتے ہیں کہ میں نیان کی تصویر اپنے کمرے میں کیوں لگا رکھی ہے۔

رومیلا بری دلچسپی سے چاروں طرف دیکھتی رہی۔۔۔ مختلف جگہوں پر اونچے اونچے اسٹولوں پر بالٹیاں۔۔۔ دیگچیاں اور سلا پچیاں رکھی ہوئی تھیں۔

یہ کیا ہے۔ رومیلا نے پوچھا۔

یہ سب کچھ آج سے ایک ہزار سال بعد کے لئے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

کیا مطلب۔۔

اب مطلب بھی بتاؤں۔ عمران جھنجھلا کر بولا۔

میں بتاتی ہوں مطلب۔۔۔۔۔ رینی مسکرا کر بولی پرنس آف ڈھمپ کا خیال ہے کہ جس طرح آج ہم لوگ اپنے کمروں میں قدیم یونانی اور مصری ظروف رکھتے ہیں اسی طرح اب سے ایک ہزار سال بعد یہ بالٹیاں یہ دیگچیاں اور سیلا پچیاں کمروں کی زینت بنیں گی۔

اور گدھوں کے سر۔ رومیلا نے الو بنانے والے انداز میں پوچھا۔

یہ تاریخی گدھے ہیں۔۔۔ عمران گرج کر بولا۔ یہ چنگیز خان کے گدھے کا سر ہے۔ یہ گدھا فرعون سوم نے اس گھدے کو بھائی بنایا ہوا تھا۔۔۔ اس لئے یہ فرعون چہارم کا چچا ہوا۔۔۔۔۔

اور یہ تیسرا۔۔۔

تیسرے کے متعلق ابھی تحقیق جاری ہے۔۔

پھر یہ تاریخی کیسے کہا جا سکتا ہے۔

کیونکہ مجھے اس کی تاریخ پیدائش زبانی یاد ہے۔۔۔۔۔۔۔ بس اب گدھوں کے متعلق گفتگو ختم۔۔۔ بعض لوگ ت ون پر اس طرح ناک بھوں چڑھاتے ہیں جیسے میں نے ان کے عزیزوں کے سر کاٹ کر دیوار پر لگا دیئے ہوں

رومیلا کو اس بار عمران کے لہجے پر بے تحاشہ ہنسی آئی۔ رینی کبھی ہنستی اور کبھی سنجیدگی اختیار کرنے کی کوشش کرنے لگتی۔

پھر رومیلا نے بوڑھی عورتوں کی تصاویر پر اعتراض کیا۔

میں اب یہاں پانچ سو پچھتر بوڑھیوں کی تصویریں لگاؤں گا۔ میری پسند ہے۔۔ کسی کو اس سے کیا غرض۔۔

پرنس آف ڈھمپ۔ کیا بات ہے آج تمہارا موڈ بہت خراب معلوم ہوتا ہے۔ رینی نے کہا۔

تم لوگ میری عبادت میں خلل انداز ہوئی ہو۔

آہا تو تم سر کے بل کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہو۔ رومیلا نے کہا۔

اب اس کا مذاق اڑاؤ گی۔۔۔۔ ہائیں۔

نہیں۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ رینی جلدی سے بولی۔ آج کی خبریں سناؤ

آج کی خبریں۔۔۔۔۔۔۔ عبادت کے دوران میں آج کے متعلق جو انکشافات ہوئے ہیں۔ وہ ایسے نہیں کہ عام آدمیوں کے سامنے دہرائے جاسکیں۔

انکشافات۔۔۔ رومیلا آنکھیں پھاڑ کر بولی۔

ہاں۔۔۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ رینی نے مضحکانہ سنجیدگی کے ساتھ کہا۔ جیسے ہی یہ سر کے بل کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کی عقل معدے سے کھوپڑی میں اتر آتی ہے۔ اب اس وقت پھر معدے میں چلی گئی ہوگی۔

جی ہاں۔۔۔۔۔ عمران سر ہلا کر مغموم لہجے میں بولا۔ بچپن ہی سے یہی عالم ہے۔

اتنے میں ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ سر ڈیکن لائبریری میں عمران کا انتظار کر رہے ہیں اور وہیں اس کا ناشتہ بھی موجود ہے۔ لڑکیاں جو شاید تفریح کے موڈ میں تھیں۔ اس اطلاع پر کچھ جھنجلاسی گئیں۔۔۔ لیکن اسے سر ڈیکن نے طلب کیا تھا اس لئے رینی دخل انداز بھی نہیں ہوسکتی تھی۔

جس وقت عمران لائبریری میں پہنچا۔ سر ڈیکن اخبار کے مطالعہ میں مشغول تھے۔ عمران چپ چاپ اس میز پر جا بیٹھا جس پر اس کے ناشتے کا سامان موجود تھا۔

جیسے ہی اس نے ناشتہ ختم کیا۔۔۔۔۔۔ سر ڈیکن اخبار ایک طرف ڈال کر چشمہ اتارنے لگے پھر انہوں نے کہا۔ ہم پچھلی رات کیلی پیٹرسن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔

جی ہاں۔

کیلی پیٹرسن ایک بہت بڑی فرم کی مالک ہے۔ لیکن کوئی نہیں جانتا کہ کیلی پیٹرسن کون

ہے۔

کیلی پیٹرسن ۔۔۔۔ سرڈیکن نے ایک طویل سانس لی۔۔ کیلی پیٹرسن کا پراسرار ہونا ہمارے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا جب کہ اس کا وکیل مطمئین ہے۔ لیکن جب سے مکلارنس اس میں دلچسپی لینے لگا ہے پولیس کی تشویش بڑھ گئی ہے۔ اوراب ہم محض کیلی کی حفاظت کے لئے اسے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔ تین دن پہلے کی بات ہے کہ مکلارنس کے آدمی پیٹرسن لی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر کو پکڑ لے گئے تھے۔۔۔۔۔۔ دو دن تک اس پر اس سلسلے میں تشدد کرتے رہے لیکن وہ غریب کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔ انہیں بتا تا کیا۔ بہرحال انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ اوراب وہ شفاخانے میں اپنی چوٹوں کا علاج کرارہا ہے۔

کیلی پیٹرسن ہے کیا بلا۔ عمران نے پوچھا۔

دراصل پیٹرسن ڈیرنگ پیٹرسن ایل لاولد آدمی تھا۔۔۔۔۔۔ اس کی موت کے بعد ترکہ اس کی بھتیجی کیلی پیٹرسن کو ملا۔۔۔۔۔ جو آسٹریلیا میں مقیم تھی۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ شاید ڈیرنگ پیٹرسن نے بھی کبھی اس کی شکل نہ دیکھی ہو۔ ڈیرنگ کا چھوٹا بھائی راجر پیٹرسن آسٹریلیا میں جابسا تھا۔ وہیں اس نے شادی کی اوراس کا خاندان کبھی انگلینڈ نہیں آیا۔

یہ تو کسی جاسوسی ناول کا پلاٹ معلوم ہوتا ہے سرڈیکن۔

ہاں ۔۔۔۔۔۔۔۔ لندن ایسی جگہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہاں ذرا ذرا سی باتیں کہانیاں بن جاتی ہیں۔۔۔۔ ہاں بہرحال۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈیرنگ پیٹرسن کی موت کے بعد وہ اس کی تنہا وارث تھی۔۔۔۔ راجر پیٹرسن کے خاندان میں بھی اس کے علاوہ اور کوئی نہیں بچا تھا۔ دس سال پہلے اس کے والدین اور تین بھائی ایک وبا کا شکار ہوگئے تھے۔ ڈیرنگ پیٹرسن کو اس کا علم تھا کہ اس کی کوئی بھتیجی سڈنی میں موجود ہے لہذا اس نے اس کے لئے باقاعدہ طور پر وصیت نامہ مرتب کرایا تھا۔

ڈیرنگ پیٹرسن کے انتقال کو کتنا عرصہ گذرا ہے۔ عمران نے پوچھا۔

پانچ سال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے انتقال کے بعد بھی وہ ایک سال تک آسٹریلیا میں رہی۔ پھر لندن۔ چار سال سے وہ یہیں کہیں رہتی ہے۔ لیکن اسے کوئی بھی نہیں جانتا۔

اگر اس کی اور مکلارنس کی شادی ہو جائے تو کیسی رہے۔ اسے بھی کوئی نہیں جانتا۔

بکواس شروع کردی تم نے۔

سرڈیکن ایک بار میری سمجھ میں نہیں آتی آخر کیلی پیٹرسن کا کام کیسے چلتا ہوگا۔ کوئی نہ کوئی تو اسے جانتا ہی ہوگا۔

کیلی پیٹرسن کا وکیل بھی وہی ہے جو اس کے چچا ڈیرنگ پیٹرسن کا وکیل تھا۔ وہ مطمئین ہے

کہ فرم کا سارا منافع کیلی پیٹرسن کو پہنچ رہا ہے۔

تو پھر وہ اس سے واقف ہوگا۔

ہوسکتا ہے۔

تب تو مکلا رنس بڑا گدھا ہے کہ اس نے اس کی بجائے فرم کے منیجر کو پکڑ لیا۔

اس پر ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہے۔ سر ڈیکن نے کہا۔

کیوں۔

وہ مور گیٹ اسٹریٹ کی پولیس چوکی کے برابر رہتا ہے۔

تو پولیس کی رسائی تک ہے۔۔۔ آپ وکیل ہی کے ذریعے اسے کیوں نہیں ڈھونڈ نکالتے۔ وہ انکار کرتا ہے۔۔۔۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ بھی کیلی پیٹرسن کی شخصیت سے واقف نہیں ہے۔

تب پھر وہ مطمئن کیسے ہے۔ سر ڈیکن۔

اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک معزز عورت نے اس کی ضمانت دی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کیلی پیٹرسن کے دستخط پہچانتی ہے۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن کو اچھی طرح جانتی ہے خود بھی عرصہ تک سڈنی میں رہ چکی ہے۔

وہ معزز عورت کون ہے۔۔۔ سر ڈیکن۔

ڈچز آف ونڈلیمر۔

آہ۔۔۔۔۔۔ عمران سینے پر ہاتھ رکھ کر کراہا۔

سر ڈیکن نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ مسکرا رہے تھے اور عمران احمقوں کی طرح منہ کھولے اور آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہا۔ کچھ دیر بعد سر ڈیکن نے کہا۔ کیا تم نے کیلی پیٹرسن کے مضامین ہفت روزہ سنسیشن میں نہیں پڑھے۔

میں گھٹیا قسم کے رسائل نہیں پڑھتا۔

کیلی پیٹرسن۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر ہفتہ اپنے تجربات اس کے لئے لکھتی ہے۔۔۔۔۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے اپنی یہ پراسرار زندگی بڑی پرکشش معلوم ہوتی ہے۔ میں لاکھوں کی مالک ہوں لیکن مجھے کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔۔۔۔ میں اپنے ملازمین کے قریب سے گذر جاتی ہوں لیکن وہ نہیں جان سکتے کہ ان کی مالکہ ابھی ان کے قریب سے گذری ہے۔ وہ یہ بھی لکھتی ہے کہ میں عرصہ تک خود اپنی فرم میں ایک معمولی ملازم کی حیثیت سے کام کر چکی ہوں۔

اس کی شادی مکلا رنس سے ضرور ہونی چاہیئے۔ عمران بڑبڑایا۔

مکلارنس۔۔۔۔۔۔۔اگر مکلارنس تین ماہ کے اندر اندر گرفتار نہ ہوا تو میں استعفٰی دے دوں گا۔۔۔۔سرڈیکن نے کہا۔

اور میں شمال کی طرف چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔۔چلتا رہوں گا۔۔۔۔۔حتی کہ بحر منجمد کی حدیں شروع ہو جائیں گی۔ پھر برف کا طوفان آئے گا۔۔اور۔

اور یہ بکواس بند کرو۔ سرڈیکن نے میز پر ہاتھ مار کر کہا۔ مکلارنس سے پہلے کیلی پیٹرسن کا سراغ ملنا چاہیئے۔

اور مکلارنس اتنا بدھو ہے کہ وہ ڈچز آف ونڈلیمر اور کیلی پیٹرسن کے وکیل مسٹر ہارڈنگ پر ہاتھ ڈالنے کی بجائے ادھر اُدھر ٹکریں مارتا پھر رہا ہے۔۔۔۔۔نہیں سرڈیکن۔۔۔یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ سکتی۔

آنی بھی نہ چاہیئے۔۔۔سرڈیکن نے کہا۔ ویسے میرا دعوٰی ہے کہ یہ دونوں بھی محفوظ نہیں ہیں۔

سرڈیکن نے میز سے ایک رسالہ اٹھا کر عمران کے سامنے پھینک دیا۔۔۔اور پھر بولے۔ یہ ہفت روزہ سنسیشن ہے۔ اس میں کیلی پیٹرسن نے مکلارنس کو چیلنج کیا ہے۔

ہائیں۔۔۔۔۔۔تب تو یہ شادی ضرور ہوگی سرڈیکن۔

سرڈیکن کچھ نہیں بولے۔۔۔عمران رسالے کے صفحات الٹتا رہا۔

اس نے کیلی پیٹرسن کا چیلنج پڑھا۔۔۔۔۔۔۔اس نے لکھا تھا کہ مکلارنس کوئی وحشی ہے۔۔۔عقل نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے میری فرم کے جنرل منیجر پر اس لئے تشدد کیا تھا کہ میرے متعلق معلومات حاصل کر سکے۔۔۔۔۔حالانکہ یہ ایک بڑی حماقت تھی۔۔۔لندن میں مجھے صرف ایک ہستی جانتی ہے اگر مکلارنس چاہے تو میں اس کا نام بھی بتا سکتی ہوں لیکن میرا دعوٰی ہے کہ مکلارنس اس پر بھی ہاتھ نہیں ڈال سکے گا۔ میں اس کی حفاظت کروں گی۔۔۔لیکن اسی سے پہلے مکلارنس کو یہ بتانا پڑے گا کہ سے میری تلاش کیوں ہے۔

وہ ضرور بتائے گا مس کیلی پیٹرسن ہمپ۔۔۔۔۔عمران ہونٹ بھینچ کر سرڈیکن کی طرف دیکھنے لگا۔

کیا خیال ہے اس چیلنج کے متعلق۔ سرڈیکن نے پوچھا۔

مجھے تو یہ سب کچھ فراڈ معلوم ہوتا ہے سرڈیکن۔

کیا مطلب۔

فراڈ کا مطلب سمجھنے میں دیر لگتی ہے ویسے عام طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کیلی پیٹرسن کا وجود

سرے سے ہے ہی نہیں۔

تب تو پھر ڈچز آف ونڈلیمر کا وقار خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ سر ڈیکن نے کہا۔

مگر۔۔۔۔ وہ تو کہتی ہے کہ میں بھی ذاتی طور پر کیلی پیٹرسن سے واقف نہیں ہوں۔۔ مگر سر ڈیکن یہ نک کارٹر۔۔۔

اوہ اسے چھوڑو۔۔۔۔۔ ڈچز کو تم نے پچھلی رات بہت زیادہ پلا دی تھی۔

پھر بھی یہ نک کارٹر۔

وہ مر چکا ہے۔ بیس پچیس سال کا عرصہ ہوا میں نے تصدیق کر لی ہے۔

وہ تھا کون۔۔۔

ایک آسٹریلوی باشندہ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔۔ اس لئے آج بھی آسٹریلوی اس کا نام عزت سے لیتے ہیں۔

مگر ڈچز نے تو کہا تھا کہ وہ ایک معزز خاندانی آدمی ہے۔

کہا ہوگا عمران۔ نک کارٹر کے پیچھے پڑنا فضول ہے۔۔۔۔۔ نشے میں ڈچز بظاہر اچھی خاصی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔ لیکن اس کا دماغ الٹ جاتا ہے۔۔۔۔ تم سے بنیادی غلطی ہوئی تھی پچھلی رات، کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ عمران کچھ نہ بولا۔ اس کی فکر میں

ڈوبی ہوئی آنکھیں خلا میں گھور رہی تھیں۔

ہوں وہ تھوڑی دیر بعد مسکرایا۔ پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن یہ پی چنگ کیا بلا ہے

ہاں اب تم نے ڈھنگ کی بات پوچھی ہے۔ یہ فرم دراصل پی چنگ کی شراکت میں چل رہی ہے۔۔۔۔ پی چنگ ایک متمول چینی ہے۔۔ لیکن اچھا آدمی نہیں ہے۔ کم از کم پولیس کی نظر میں تو وہ بہت ہی برا ہے یہ اور بات ہے کہ لندن کے کئی خیراتی ادارے محض اس کی امداد پر چل رہے ہیں۔ پی چنگ مورگیٹ اسٹریٹ کی ایک شاندار عمارت میں رہتا ہے اور یہ عمارت اس کی اپنی ہے۔

آہا وہ بھی مورگیٹ اسٹریٹ ہی میں رہتا ہے۔۔۔ اور پیٹرسن کا وکیل بھی وہیں رہتا ہے۔ یہ بات قابل غور ہے سر ڈیکن۔ پی چنگ بھی مکلارنس کا شکار ہوسکتا ہے۔ آخر اس نے ابھی تک اس کی خبر کیوں نہیں لی۔ پی چنگ کیلی پیٹرسن کا پارٹنر ہے۔ ہوسکتا ہے کہ وہ اس سے واقف ہو۔۔۔۔ میری ہی طرح مکلارنس کی عقل بھی معدے میں قیام پزیر ہے۔۔۔۔۔۔ ویسے سر ڈیکن۔۔۔۔۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ڈچز ہی ہماری بہت رہنمائی کر سکے گی۔

ہاں ڈچز لیکن اس سے کوئی بات معلوم کر لینا بہت مشکل ہے۔

کیا آپ قانونی طور پر اسے مجبور نہیں کر سکتے۔

قطعی نہیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب کوئی یہ شبہ ظاہر کرے کہ کیلی پیٹرسن بجائے خود فراد ہے۔ دو آدمی کے لئے بہت مناسب ہیں۔۔۔ایک تو پیٹرسن کا وکیل ہارڈنگ اور دوسرا پیٹرسن کا پارٹنر پی چنگ لیکن ان میں سے ایک مطمئین ہے اور دوسرا خاموش۔ ایسی صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔

ہم بہت کچھ کر سکتے ہیں۔

یعنی۔

آج میں پہلے پی چنگ سے ملوں گا۔

ضرور ملو۔۔۔۔لیکن۔۔۔۔ہوشیار رہنا۔۔۔۔۔۔۔۔وہاں تمہیں ایک خطرناک آدمی بھی ملے گا۔

کون۔۔۔

سنگ ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک دوغلا چینی جس کے متعلق لندن کی پولیس شبہات میں مبتلا ہے۔

ہوگا۔۔۔میں صرف پی چنگ کی شکل دیکھنا چاہتا ہوں اس کے بعد خدا نے توفیق دی تو پیٹرسن کے وکیل ہارڈنگ سے بھی دو باتیں ہو جائیں گی۔

لیکن مکلارنس سے بچے رہنا۔۔۔

آہا۔۔۔جناب۔۔۔۔۔۔مجھے اپنی موت پر کبھی افسوس نہیں ہوتا۔۔۔آپ فکر نہ کیجئے۔

عمران کی ٹیکسی مورگیٹ اسٹریٹ میں داخل ہوئی۔ اور پولیس چوکی کے سامنے سے گذرتی ہوئی ایک بڑی عمارت کے سامنے رک گئی۔ پی چنگ یہیں رہتا تھا۔

عمران نے ٹیکسی سے اتر کر کرایہ ادا کیا اور عمارت کے برآمدے میں پہنچ کر کال بیل کا بٹن دبانے لگا۔۔۔کچھ دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک بوڑھے انگریز ہٹلر کا سر دکھائی دیا۔

کیا بات ہے۔۔۔اس نے عمران کو نیچے سے اوپر تک دیکھتے ہوئے ڈپٹ کر پوچھا۔

مسٹر پی چنگ سے ملنا ہے۔

نہیں پیکنگ سے کوئی خط نہیں آیا۔ ہٹلر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔

قبل اس کے عمران کچھ کہتا۔ دروازہ بند ہوگیا۔۔۔۔تقریباً دو تین منٹ بعد اس نے پھر گھنٹی کا بٹن دبایا۔۔۔۔اس بار دروازہ کھلنے میں دیر نہیں لگی۔۔۔۔لیکن جس نے دروازہ

کھولا تھا وہ کوئی انگریز نہیں تھا۔

عمران نے اسے بہت غور سے دیکھا۔ اور دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔۔۔۔ یہ ایک دراز قد اور دبلا پتلا چینی تھا۔۔۔۔۔ اس کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرت انگیز طور پر چمکیلی تھیں۔ عمران نے اتنے لمبے قد کا کوئی چینی آج تک نہیں دیکھا تھا۔ اس کی ناک چپٹی ضرور تھی لیکن پھر بھی وہ خالص چینی نہیں معلوم ہوتا تھا۔

فرمایئے۔ اس نے نرم لہجے میں پوچھا۔

میں جانتا ہوں عمران نے جرمنوں کے سے انداز میں انگریزی بولنے کی کوشش کی۔ میں جانتا ہوں کہ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے اور نہ میں نے یہی پوچھا تھا کہ پیکنگ سے کوئی خط آیا ہے۔

میں نہیں سمجھا جناب کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔

مم۔۔۔۔ ہمپ۔۔۔۔۔۔ وہ ابھی ایک بٹلر آیا تھا میں نےس سے کہا کہ میں مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔۔ لیکن اس نے جواب دیا کہ پیکنگ سے کوئی خط نہیں ایا۔ یہ ڈاک خانہ نہیں ہے۔

اوہ۔۔۔۔ وہ دراز قد چینی ہنسنے لگا۔ وہ دراصل بہرہ ہے لیکن آپ مسٹر بی چنگ سے کیوں ملنا چاہتے ہیں۔

میں برلن سے آیا ہوں۔ اور میرے پاس ان کے لئے ایک خط ہے۔

اوہو۔۔۔۔ مگر مسٹر پی چنگ اس وقت بہت اداس ہیں کیونکہ ان کا طوطا مر گیا ہے۔ مگر خیر آپ آیئے۔ میں کوشش کروں گا کہ وہ اس وقت آپ سے ملنے پر رضامند ہو جائیں۔ آپ کا کارڈ میرا نام فویَر باخ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوہو۔۔۔۔۔۔۔ آپ فلسفی فویَر باخ کے خاندان سے تو نہیں۔

میرے خاندان میں ہر قسم کے فویَر باخ گذرے ہیں موچی سے لیکر فلسفی تک۔۔۔ تم اس کی پرواہ مت کرو۔

خوب دراز قد چینی اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا مسکرایا اور پھر ایک طرف ہٹتا ہوا بولا آیئے۔

وہ عمران کو ساتھ لئے ہوئے ایک ایسے کمرے میں آیا۔ جو غالباً نشست کے لئے تھا۔ اور بہترین قسم کے آرائشی فرنیچر سے مزین تھا۔

وہ اسے وہاں بٹھا کر چلا گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد ایک پستہ قد اور گول مٹول سے چینی کے ساتھ واپس آیا۔۔۔ وہ اتنا موٹا تھا کہ اسے چلنے میں بھی شاید دشواری محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن جب وہ بولا تو عمران بمشکل تمام اپنی ہنسی روک سکا۔ کیونکہ اس کی آواز سیٹی سے مشابہ تھی۔

بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی ہاتھی میاؤں میاؤں کر رہا ہو۔

کس کا خط لائے ہیں آپ مسٹر اس نے کہا اور پھر کچھ اس طرح پلٹ کر دراز قد چینی پر اپنے دونوں ہاتھ چلائے جیسے اس کی پشت پر چٹکی لی ہو۔ دراز قد چینی اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اور پی چنگ نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ حرامزادے۔

پھر عمران سے بولا ہاں مسٹر۔۔۔۔۔۔ جلدی۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کس کا خط لائے ہیں

خط۔۔۔۔ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا کس کا خط کیسا۔۔۔ خط۔۔۔۔۔ کہیں میں کسی پاگل خانے میں تو نہیں آ گیا۔۔۔۔ پہلے آپ کے بٹلر نے کہا تھا کہ پیکنگ سے کوئی خط نہیں ایا۔۔۔۔۔ حالانکہ میں نہ کہا تھا کہ مسٹر پی چنگ سے ملنا چاہتا ہوں اب آپ بھی کسی خط کا تذکرہ کر رہے ہیں۔

دراز قد چینی عمران کہ بہت غور سے دیکھنے لگا پھر مسکرا کر انگریزی میں بولا۔

اوہو۔۔۔۔۔۔ یہ شاید تمہارے ساتھ پنگ پانگ کھیلنے آئے ہیں۔

جی نہیں عمران سر ہلا کر بولا میں تو یہ کہنے آیا تھا کہ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

کیا مطلب۔۔۔ پی چنگ اچھل پڑا پھر خوفزدہ آواز میں بولا۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

اچانک پھر اس نے پلٹ کر دراز قد چینی پر دوہتھڑ چلایا اور بالکل پہلے ہی کے انداز میں بولا۔ حرامزادے۔

میں یہ کہہ رہا تھا۔۔ عمران نے کہا۔ زندگی کا کوئی اعتبار نہیں پتہ نہیں کب آپ کو بھی مکلارنس پکڑ لے جائے۔

پی چنگ نے مکلارنس کی ماں سے اپنے ناجائز رشتے کا اعلان کیا۔

آپ کی پارٹنر۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن۔۔

لیکن پی چنگ نے اسے جملہ نہیں پورا کرنے دیا کیونکہ اس بار اسکی سیٹی جیسی آواز کیلی کی ماں سے بھی اسی رشتے کا اعلان کر رہی تھی پھر وہ عمران پر برس پڑا۔ تم مجھے دھمکانے آئے ہو۔۔ میں کسی مکلارنس وکلارنس سے نہیں ڈرتا۔۔۔ چپ چاپ یہاں سے چلے جاؤ۔۔۔ ورنہ میں پولیس کو فون کر دوں گا۔

آپ غلط سمجھے عمران نے سعادتمندانہ لہجے میں کہا۔ میں تو یہ پوچھنے آیا تھا کہ آپ نے اپنی زندگی کا بیمہ کرالیا ہے یا نہیں۔ اگر نہ کرایا ہو تو میں اپنی کمپنی کی خدمات پیش کروں۔

اس پر کمپنی کی ماں کا بھی وہی حشر ہوا جو اس سے پہلے کیلی اور مکلارنس کی ماؤں کا ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے بعد پی چنگ سارے لندن کی ماؤں پر احسان کرتا ہوا کمرے سے چلا گیا۔

اپ ہی اپنی زندگی کا بیمہ کرالیجئے۔ عمران نے مسمی صورت بنا کر دراز قد چینی سے کہا۔

ضرور۔۔۔۔۔۔۔۔ ضرور۔۔ وہ مسکراتا ہوا اٹھا اور عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولا۔

اتنی دیر میں سارے دروازے مقفل ہو چکے ہوں گے تم یہاں سے باہر نہیں نکل سکو گے۔

اوہو۔۔۔۔۔ بہت بہت شکریہ۔ عمران نے شرمیلی ہنسی کے ساتھ کہا۔ میں بہت تھک گیا ہوں شاید آپ مجھے شام تک یہاں آرام کرنے کی اجازت دے دیں گے۔

تمہارا تعلق کس کمپنی سے ہے۔ ویسے تم مجھے جرمن نہیں معلوم ہوتے۔

میرا تعلق نیولائیف انشرونس کمپنی سے ہے۔ اور میں جرمن نہیں ہوں۔

پھر کون ہو

میں دراوڑ ہوں

تم مجھ سے نہیں اڑ سکتے سمجھے۔۔۔۔ دراز قد چینی نے اردو میں کہا۔ میں جانتا ہوں کہ تم کس قوم یا نسل سے تعلق رکھتے ہو۔

عمران کو سخت حیرت ہوئی لیکن اس نے اپنے چہرے سے نہیں ظاہر ہونے دیا اور برجستہ بولا میں چینی زبان نہیں سمجھ سکتا۔

تمہاری اپنی زبان کیا ہے۔

عمران نے اپنی پوری زبان منہ سے نکال کر اسے دکھائی اور دراز قد چینی جھنجھلا گیا

اگر تمہیں مکلارنس نے بھیجا ہے تو میں تمہیں چلا جانے دوں گا مگر یہ جان بخشی ایک کام کے صلے میں ہوگی۔

آپ مجھے اپنی عمر بتایئے تا کہ میں آپ کو کوئی مفید مشورہ دے سکوں عمران نے خالص کاروباری انداز میں کہا۔

مکلارنس سے کہہ دینا اس طرح آنکھ اٹھانے کی بھی جرات نہ کرے ورنہ اس کا سارا بھرم خاک میں مل جائے گا۔ بلکہ اس سے یہ بھی کہہ دینا کہ پی چنگ کی پشت پر کوئی برساتی مینڈک نہیں بلکہ سنگ ہی ہے۔

ہائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کیا کہا۔۔۔۔ پی چنگ برساتی مینڈک ہے عمران نے حیرت ظاہر کی۔ ویسے اسے اس پر حیرت تھی کہ یہی مچھر سا آدمی سنگ ہی ہے۔ اس نے سنگ ہی کا نام بہت زیادہ سنا تھا اور لندن ہی کے دوران قیام میں سرخ چین کے ریڈیو سے اس نے بھی سنا تھا کہ سنگ ہی نے سرخ حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی تھی اور اپنے مقصد میں ناکام رہنے پر وہاں سے بھاگ

نکلا تھا اس کے ملک بدر کردیئے جانے کی خبر تو محض سرکاری رسمیات میں سے تھی اس پر قانون کا ہاتھ پڑ ہی نہیں سکا تھا۔

تم ضرورت سے زیادہ عقلمند معلوم ہوتے ہو۔ سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا۔ لیکن اتنی کم عمری میں تمہیں اتنا دلیر نہ ہونا چاہیئے۔ سمجھے۔ سنگ کی نصیحت ہمیشہ یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے مجھے افسوس ہے کہ تم مکلارنس جیسے گھریلو چوہے کے لئے کام کررہے ہو۔

چچا سنگ مجھے خود افسوس ہے۔ مگر میں مجبور ہوں۔ عمران نے دردناک لہجے میں کہا۔

کیا مجبوری ہے۔

میری محبوبہ پکڑ والی ہے اس نے۔

کوی بکری تھی۔۔۔ سنگ ہی مسکرا کر بولا۔ پکڑ والی ہے کا مطلب تو یہی ہوسکتا ہے۔

خود تمہاری محبوبہ ہوگی بکری۔۔۔ عمران بگڑ گیا۔ ذرا زبان سنبھال کر۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ میں بہت خراب آدمی ہوں۔

سنگ ہی اس طرح ہنسا جیسے کسی ننھے سے بچے کے لاف وگزاف پر ہنس پڑا ہو۔۔۔۔ پھر فعتاً سنجیدہ ہوکر ہمدردانہ لہجے میں بولا۔ اوہ۔۔۔۔ تم نہیں سمجھے میرا مطلب۔۔۔۔۔۔ کیا وہ کوئی بے سہارا لڑکی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔ دیوار کے سہارے کھڑی تھی۔ بس اچانک اس کے آدمی اس پر ٹوٹ پڑے۔۔۔۔ اور پکڑ لے گئے۔۔۔۔ بقول کنفیوشس۔۔

شش۔۔۔۔ سنگ برا سا منہ بنا کر بولا یہ نفرت انگیز نام آئندہ میرے سامنے نہ لینا۔۔۔ ہاں تو پھر کیا ہوا۔

پھر یہ ہوا کہ میری مٹی پلید ہورہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ عمران رو دینے کے سے انداز میں بولا۔ اب مجھے مکلارنس کی طرف سے دھمکیاں ملتی ہیں کہ اگر میں اس کا کام نہیں کروں گا تو وہ میری محبوبہ کو مار ڈالے گا۔

تم سے وہ کیا کام لینا چاہتا ہے۔

اوہ۔۔۔۔۔۔ کیا بتاؤں۔۔۔ کبھی پریس رپورٹر بنا دیتا ہے اور کبھی کسی بیمہ کمپنی کا ایجنٹ

لیکن اس نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا تھا۔

تاکہ میں اسکے متوقع حملے کا تذکرہ کرکے مسٹر چنگ کو زندگی کا بیمہ کرانے کا مشورہ دوں۔

اس کا مقصد۔۔۔

مقصد میں نہیں جانتا

یہ حکم تمہیں کس نے دیا تھا۔

مکلارنس نے۔

تم نے مکلارنس کو دیکھا ہے۔

نہیں اس کے احکامات مجھے ہمیشہ فون پر موصول ہوتے ہیں۔

تم کرتے کیا ہو۔

پڑھتا ہوں۔

طالب علم ہو۔۔۔

ہاں میں یہاں پڑھنے کے لئے آیا تھا۔ ایک لڑکی سے وہ ہو گئی۔ عمران نے شرما کر کہا۔

تم مجھے بالکل چغد معلوم ہوتے ہو۔

کیا کہا۔۔۔ عمران گھونسہ تان کر اس کی طرف بڑھا۔۔۔۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کے دونوں ہاتھ سنگ ہی کی گرفت میں تھے۔

عمران نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہاتھ چھڑا لینے میں کامیاب نہ ہو سکے گا۔ اس کی انگلیاں اسے اپنی کلائی پر جونکوں کی طرح لپٹی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ چھڑانے

کی کوشش کرنے کے بجائے جھلائے ہوئے لہجہ میں کہا۔ اگر میں چغد ہوں تو تم الو ہو۔۔

یہ دوسری بات ہے۔ سنگ ہی نے ہنس کر اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے اور بولا تم۔۔۔ اب اگر یہاں سے واپس گئے تو شاید مار ہی ڈالے جاؤ

کیوں عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

میں یہی محسوس کر رہا ہوں۔۔۔۔۔ ویسے تم اپنی محبوبہ کو اس کے پنجے سے رہائی دلانا چاہو تو میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں۔

ارے جاؤ۔۔۔ تم کیا مدد کرو گے مکلارنس تمہیں کسی مچھر کی طرح مسل پھینک دے گا۔۔۔۔۔۔ واہ۔۔۔۔۔۔۔ کیا بات کہی تم نے کیا نشے میں ہو یار۔

اچھا بیٹا۔ سنگ ہی آنکھ مار کر بولا۔ تم دیکھنا کہ میں کس طرح اسے اس کے بل سے نکال کر ایک حقیر چوہے کی طرح مار ڈالتا ہوں۔

تم کیلی پیٹرسن کا پتہ تو لگا نہیں سکتے مکلارنس کو کیا نکالو گے۔

کیلی پیٹرسن سنگ ہی نے برا سا منہ بنایا۔

ارے۔۔۔۔۔۔ خبردار اگر تم نے اس کے خلاف نفرت ظاہر کی۔۔۔۔۔ مجھے اس کے نام ہی سے۔۔۔ عمران نے شرما کر سر جھکا لیا۔۔۔۔۔ پھر آہستہ سے بولا وہ ہو گئی

ہے۔

کبھی کسی عورت سے گفتگو کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔ سنگ ہی نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

تم سے مطلب۔۔۔ لیکن تم نے کیلی کے نام پر نفرت کیوں ظاہر کی تھی۔۔

کیلی۔۔۔۔۔۔ فراڈ ہے۔۔ سنگ ہی نے کہا۔۔

یعنی۔۔۔۔۔

ضروری نہیں کہ میں تمہیں سب کچھ سمجھاؤں بھی سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا۔

یہ تمہیں سمجھانا ہی پڑے گا تم نے ایک ایسی لڑکی کو فراد کہا ہے جسکا نام مجھے بہت وہ لگتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ پیارا۔۔۔۔۔۔۔ پیارا۔۔۔۔۔۔۔

اچھا اب تم یہاں سے چپ چاپ کھسک جاؤ سمجھے۔۔۔ میں سمجھ گیا۔

کیا سمجھ گئے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

تم کسی اخبار کے رپورٹر ہو اور کیلی پیٹرسن کے متعلق ہماری رائے دریافت کرنا تمہاری آمد کا مقصد ہے۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔۔۔ نکلو۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تو دھکے دے کر نکال دوں گا۔

ارے۔۔۔۔۔۔۔ وہ دروازہ ہے۔ دے کر تو دیکھو دھکے۔۔۔ میں کیا تم سے کمزور ہوں۔ ویسے شریف آدمی ہاتھا پائی نہیں کرتے۔

باہر نکلو۔ سنگ ہی نے اسے دھکا دیا۔

ابے دیکھو ہاں۔۔۔۔۔ میں بہت برا آدمی ہوں۔۔۔ عمران دھکا کھا کر پلٹا اور دور ہی سے سنگ ہی کو گھونسہ دکھاتا رہا۔

سنگ ہی نے پھر اسے دھکا دیا۔

اے۔۔۔۔۔۔۔ دیکھو۔۔۔۔۔۔ میں سمجھائے دیتا ہوں۔۔۔۔ اب دھکا دیا تو اچھا نہیں ہوگا۔

سنگ ہی اسے دھکے دیتا ہوا دروازے تک لایا۔۔۔۔۔ اور عمران باہر نکلتا ہوا بولا۔

اچھا۔۔۔۔ میں دیکھوں گا۔۔۔ مچھر کی اولاد۔

سنگ ہی نے دروازہ بند کر لیا اور عمران کھڑا چیختا رہا۔

تم لوگ کمینے ہو۔۔۔۔۔۔۔ کتے ہو۔۔۔۔۔۔ بداخلاق ہو۔۔۔۔۔ میں تم سے سمجھوں گا ساری شیخی دھری رہ جائے گی۔

پھر وہ اس طرح وہاں سے چل پڑا جیسے اسے دروازے پر بھیک نہ ملی ہو۔۔۔۔۔ مگر وہ

عمران تھا۔ تھوڑی ہی دور چلنے کے بعد اس نے محسوس کر لیا کہ کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہے۔

مورگیٹ اسٹریٹ سے نکل آنے کے بعد بھی وہ پیدل ہی چلتا رہا۔

پھر ایک جگہ رک کر ایک دوا فروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی تجارتی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائینیں ہمیشہ انگیج رہی تھیں۔ ظاہر ہے کہ دوسری طرف سے اس کو جواب نہ ملا ہوگا لیکن عمران نے باقاعدہ اسٹارٹ لے کر بولنا شروع کر دیا۔ تعاقب کرنے والا چینی بھی دوکان کے اندر آ گیا اور کاونٹر پر کچھ اس انداز میں کھڑا تھا جیسے اسے بھاری مقدار میں دوائیں خریدنی ہوں۔

عمران ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا۔ ہیلو۔۔۔۔۔۔۔آواز دھیمی آ رہی ہے ذرا زور سے بولیئے۔ ہاں۔۔۔۔۔اس نے مجھے دھکے دلوا کر نکال دیا۔۔۔بیمہ نہیں کرائے گا۔ وہ آپ سے بھی خوفزدہ نہیں ہے۔۔۔۔۔وہاں ایک دبلا پتلا مچھر سا آدمی بھی تھا۔ اس نے آپ کو بہت گالیاں دیں۔۔۔۔ہائیں تو آپ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں۔ ارے واہ۔۔۔دیکھئے خدا کے لئے اب میری پیاری۔۔۔۔۔۔۔کٹی کو چھوڑ دیجئے ورنہ میں خودکشی کر لوں گا۔۔۔ہاں۔۔۔کیا۔۔۔اس کا نام۔۔۔۔۔ٹھہریئے۔۔۔۔۔۔۔۔بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ چینی نام عجیب ہوتے ہیں۔۔۔ پنگ پانگ۔۔۔نہیں کچھ ایسا ہی تھا۔۔۔پنگ پی۔۔۔۔۔۔چنگ جی۔۔۔۔جہنم میں جائیے۔۔۔مجھے نام نہیں یاد آ رہا۔۔۔خدا کے لئے چھوڑ دیجئے میری کٹی کو۔۔۔ہائیں بند کر دیا۔۔۔۔خدا غارت کرے۔۔

عمران ریسیور رکھ کر بری بری گالیاں بکنے لگا۔۔۔اچانک کسی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ دیا وہ چونک کر مڑا۔۔۔۔۔۔۔یہ سنگ ہی تھا جس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

میرا نام سنگ ہی ہے۔۔۔اس نے اردو میں کہا۔

عمران فون کی طرف جھپٹا۔

ٹھہرو۔۔۔ سنگ ہی نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔ کٹی بہت خوبصورت لڑکی ہے۔۔۔خیر ہوگی۔۔۔۔۔۔ویسے تم اردو سمجھتے ہو اور میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم برصغیر کے کسی ملک کے باشندے ہو۔

عمران خاموش ہو کر پلکیں جھپکاتا رہا۔۔

کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔۔سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا۔ تم نے کس نمبر پر رنگ کیا تھا۔

ڈبل تھری فور ڈبل ناٹ۔۔۔

یہ کس کے نمبر ہیں۔۔۔۔تم نے معلوم کرنے کی کوشش تو کی ہوگی۔۔۔سنگ ہی نے

عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے کئی بار ٹیلیفون ڈائرکٹری میں تلاش کرنے کی کوشش کی۔۔۔لیکن مجھے۔۔

تم نہیں بتاؤ گے۔۔۔

مجھے معلوم ہی نہیں مسٹر پنگ لی۔۔۔ پنگ پنگ۔۔۔۔۔۔پن چن۔۔۔۔پھر بھول گیا شاید آپ کا نام۔۔۔

کیا تم نے ایکسچینج سے معلوم کرنے کی کوشش نہ کی ہوگی۔

کی تھی۔۔۔معلوم ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔مگر مجھے نام یاد نہیں رہتے۔۔۔۔۔۔پورا پتہ ذہن سے اتر گیا۔۔بالکل یاد نہیں۔۔۔۔۔۔لیکن وہ کوئی سر تھا۔۔۔۔۔۔اوہو۔۔۔ٹھہریئے۔۔۔یاد آ گیا۔۔۔سر مکھن تھا شاید۔۔۔۔۔۔نہیں سر ڈیکن۔۔۔۔۔۔۔اوہا۔۔۔وہ مارا آ گیا یاد۔۔۔۔۔۔۔سر ڈیکن ۔۔۔۔۔۔سر ڈیکن۔

سر ڈیکن۔۔۔۔۔کیا بکتے ہو۔۔۔۔۔۔پورے لندن میں صرف ایک ہی سر ڈیکن ہے اور وہ ہے پولیس کمشنر۔۔۔

وہ مارا۔۔۔۔۔ عمران خوش ہوکر بولا۔۔۔اب بالکل یاد آ گیا۔ یہی نمبر تھا۔۔۔۔۔۔اور عمارت۔۔۔۔ڈیکن ہال۔۔۔

کیا تم مجھے الو سمجھتے ہو۔۔۔سنگ ہی جھلا گیا۔

الو میرا پسندیدہ پرندہ ہے۔۔۔میں تمہیں اس قابل نہیں سمجھتا عمران نے سنجیدگی سے کہا۔۔کو کچھ معلوم تھا تمہیں بتا دیا وہ بھی محض اس لئے کہ مجھے مکلارنس سے محبت نہیں ہے۔۔۔۔اور اب یہ چاہتا ہوں کہ وہ میری کٹی کو رہا نہیں کرتا تو مجھے بھی مار ڈالے۔

مجھ سے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔۔میں تمہیں یہاں اس دوکان میں بھی درست کر سکتا ہوں۔

پہلے خود کو درست کر لو پھر مجھے درست کرنا۔۔۔۔۔ڈونگرے کا بال امرت پیا کرو۔ یا اشرف میڈیکل لیبوریٹریز لائل پور سے بہار اطفال اور اکثیر مسان منگوا لو۔۔۔تم سوکھے کے مرض میں مبتلا معلوم ہوتے ہو۔۔۔۔یہ دوائیں ضرور استعمال کرو انڈے کی زردی میں چڑھا دیا کروں گا۔۔۔۔۔ٹاٹا۔۔۔۔

عمران ہاتھ ہلاتا ہوا دوکان سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔سنگ ہی نے بھی اس کے ساتھ ہی دوکان سے باہر قدم نکالا۔

تم خفا ہو گئے ہو دوست۔۔۔۔۔۔۔سنگ ہی پھر اس کا بازو پکڑتا ہوا بولا۔

نہیں تو۔۔۔۔ عمران نے پلٹ کر کہا۔۔۔۔۔ مگر تم میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔۔ ورنہ کہیں پولیس مجھے کسی شبہے میں دھر نہ لے۔۔۔۔ تم صورت سے گروکٹ معلوم ہوتے ہو۔۔۔

کیا بکتے ہو کس میں اتنی ہمت ہے کہ میری طرف آنکھ بھی اٹھا سکے۔ میں ایک معزز آدمی ہوں۔

معزز مچھر۔۔۔۔۔۔ ملیریا والا۔۔۔ عمران نے سر ہلا کر کہا۔

سنگ ہی کو غصہ نہیں آیا وہ بدستور مسکراتا رہا۔۔۔

تم رہتے کہاں ہو۔۔۔

تیرہ ہالے اسٹریٹ

خیر ہو گا۔ تم کہیں رہتے ہو۔۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے مگر نہ جانے کیوں میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں۔

سچ۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران پر مسرت لہجے میں چیخا۔ اور لندن کی ایک بھری پُری سڑک پر اس سے بغلگیر ہو گیا۔

تم پہلے آدمی ملے ہو جس نے مجھے پسند کیو ہے۔۔ عمران اس کی پشت تھپکتا ہوا بولا۔ اب میں تمہیں مچھر نہیں کہوں گا۔

سنگ ہی نے آہستہ آہستہ سے اسے الگ ہٹاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم کہیں بیٹھ کر کچھ غم غلط کریں گے۔

یار تم بڑی با محاورہ اردو بول لیتے ہو۔ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

میں دس زبانوں کا ماہر ہوں۔

وہ دونوں اسی سڑک کے ایک جوائینٹ میں آ بیٹھے۔

کیا پیو گے۔۔۔ سنگ ہی نے پوچھا۔

آج تو دہی کی لسی پینے کو جی چاہتا ہے۔

تم لندن میں ہو برخوردار فضول بکواس نہ کرو۔۔۔ وہسکی اور سوڈا منگواؤں۔۔

میں شراب نہیں پیتا۔

اوہو۔۔۔۔۔۔ کیا لندن میں بھی تم اتنے ہی کمزور دل کے ہو۔

ہاں۔۔۔ لندن میں بھی مجھے ٹھنڈا پانی مل ہی جاتا ہے چچا۔

سنگ ہی نے اس کے لئے چائے اور اپنے لئے وہسکی کا آرڈر دیا۔

لندن۔۔۔۔۔ پیسہ مانگتا ہے۔۔۔ سنگ ہی بڑبڑایا۔

بابا خدا کے نام پر۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ہانک لگائی۔

تم ایک کتی کو رو رہے ہو۔۔۔۔۔ یہاں ہزاروں کتیاں تمہاری راہ میں آنکھیں بچھانے کو تیار ہیں۔

ہائیں۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔۔۔ کدھر۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران بوکھلا کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔۔۔

ہر جگہ۔۔۔ لیکن تمہاری جیب میں پیسہ ہونا چاہیئے۔۔۔۔ بیشمار۔۔۔۔۔ لاتعداد۔۔۔

یہی تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ چچا سنگ۔

چچا سنگ تمہیں سونے اور چاندی میں دفن کر سکتا ہے۔۔

آہا تو پھر میں آج ہی اپنے تابوت کے لئے آرڈر دوں گا۔

تم مذاق سمجھتے ہو برخودار۔ سنگ ہی آگے جھک کر اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔ پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر نوٹوں کی ایک گڈی نکالی اور اسے میز پر پٹخ کر کہا۔ یہ سو پونڈ ہیں۔ انہیں رات تک ختم کر دینا۔ کل اتنے ہی مجھ سے پھر لے جانا۔

آہا۔۔۔ عمران پر مسرت لہجے میں بولا۔۔۔ میں آج سے تمہیں انکل کی بجائے فادر

کہوں

گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہاہا۔۔۔۔۔۔

عمران نے نوٹوں کی گڈی کھینچ کر اپنی جیب میں ڈال لی۔

کل پھر مجھے یہیں۔۔۔۔۔۔۔ اسی وقت ملنا۔۔۔

اب تو میں ہر وقت یہیں مل سکتا ہوں۔۔۔ عمران نے بڑے خلوص سے کہا۔ کہو تو دن رات بیٹھا رہوں۔

شراب آ گئی تھی سنگ ہی کسی بلانوش کی طرح اس پر ٹوٹ پڑا۔۔ ذرا ہی دیر میں ادھی بوتل صاف ہو گئی۔۔۔۔ لیکن عمران نے سنگ ہی کی ظاہری حالت میں کوئی فرق نہیں محسوس کیا۔ اب وہ عمران کو تھوڑے تھوڑے وقفے سے اس طرح گھورنے لگا تھا۔۔۔۔ جیسے وہ کہیں سے کوئی چیز چرا کر بھاگا ہو۔۔۔۔ اچانک تھوڑی دیر بعد سنگ ہی بولا۔ تم جو کچھ نظر آتے ہو حقیقتاً وہ نہیں ہو۔

کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو کیا تم مجھے کتے کا پلا سمجھتے ہو۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ میں تم میں کچھ ایسی صلاحیتیں دیکھ رہا ہوں جو مجھے پسند ہیں۔

تب تو تم کل مجھے سو پونڈ سے بھی زیادہ دو گے۔

اچھا دوست۔ سنگ ہی ایک طویل سانس لے کر بولا۔ تم جاؤ لیکن آج تک کوئی ایسا آدمی ایک ہفتے سے زیادہ نہیں ازندہ رہ سکا۔ جس نے سنگ ہی کی کوئی بات ماننے سے انکار کی ہو۔

کیا بگاڑ لوگے میرا۔۔۔؟

میں تمہاری صورت بگاڑ دوں گا۔۔ اتنے بدصورت ہو جاؤ گے کہ کبھی کوئی لڑکی تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرے گی۔۔۔

عمران بوکھلائے ہوئے انداز میں بیٹھ گیا۔۔۔۔ اپنی دانست میں وہ سنگ ہی کے گرد جال مضبوط کرتا جا رہا تھا،

ہم۔۔ ہپ۔۔۔ می جانتا ہوں۔۔۔ تم مجھے پہلے ہی لفنگے معلوم ہوئے تھے۔ عمران ہانپتا ہوا بولا۔ می جانتا تھا کہ تم جھے کسی جال میں پھانسنے کی کوشش کرو گے۔

تم احمق ہو۔۔۔ میں تمہیں تمہاری کٹی واپس دلانا چاہتا ہوں۔۔۔ فی لا حال تم سے جو کام لینا چاہتا ہواں اس کے لیئے تم سے زیادہ موزوں آدمی اور کوئی نہ مل سکے گا۔

کیوں مجھ میں کونسی موزونیت نظر آ رہی ہے۔ کیا میری شکل عورتوں کے ملازموں کی سی ہے۔ ارے اگر شوہروں جیسی شکل بھی ہوئی تو میں خودکشی کرلوں گا۔

نہیں میری جان تم تو شہزادے معلوم ہوتے ہو۔ سنگ ہی عمران کا ہاتھ سہلاتا ہوا بولا۔

بکواس نہ کرو۔۔۔۔۔۔۔ یہ پاونڈ میں نے بطور خیرات تمہیں نہیں دیئے۔۔۔

اگر مجھے اسکا شبہ بھی ہو جائے تو تمہارا گلا گھونٹ دوں عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔

تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا۔

بتاؤ

تمہیں لندن کی ایک معزز عورت کے ہاں ملازمت کرنی پڑے گی۔

عورت کی ملازمی۔۔۔۔۔۔ عمران ہتھے سے اکھڑ گیا۔۔ ارے لو یہ اپنے روپے۔۔۔ میں کسی عورت کی ملازمت نہیں کروں گا۔۔۔ تم پر بھی لعنت ہے۔۔ ہاں۔

وہ ایک معزز عورت ہے۔۔۔ ڈچز آف ونڈلیمر۔۔۔۔۔۔ اس کے یہاں تقریباً نصف درجن نوجوان اور خوبصورت ملازمائیں ہیں۔۔۔۔ کیا سمجھے۔۔۔۔۔ اور تم اس کے کتوں کی دیکھ بھال کرو گے۔

گدھے چراؤں گا۔۔۔ عمران جھلا گیا۔۔۔۔ یہ لو اپنے روپے میں جا رہا ہوں۔۔۔

اس نے نوٹوں کی گڈی اٹھا کر سنگ ہی کے سامنے ڈال دی اور آدھی پیالی چائے چھوڑ کر اٹھ گیا۔

پھر تم مجھے کسی عورت کا ملازم کیوں بنانا چاہتے ہو۔۔۔؟

اوہ مری بات بھی تو سنو۔ وہاں تم کسی شہزادے کی رطح زندگی بسر کرو گے۔ ڈچز آف ونڈلیمر کو ایک سیے پڑھے لکھے آدمی کی ضرورت ہے جو اس کے کتوں کی دیکھ بھال کر سکے۔ اسے مشرقیوں سے عشق ہے۔ وہ فوراً تمہٰن رکھ لے گی۔۔۔ اور پھرانے دوستوں میں فخر یہ کہے گی کہ مغل اعظم کی نسل کا ایک شہزادہ اس کے کتوں کی ددیکھ بھال کرتا ہے بلکہ زیادہ اچھا تو یہ ہو گا کہ تم اسے یہی کہہ دو۔۔۔

کیا کہہ دو۔۔۔؟

یہی کہ تم غل اعظم کی نسل سے ہو۔۔۔ وہ تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گ۔

پھر؟

پھر تم کتوں سے زیادہ آدمیوں کی دیکھ بھال کرنا۔۔ میں دراصل ڈچز کے ملنے جلنے والوں کی فہرست چاہتا ہوں۔

جاسوسی؟ عمران حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ اور اچانک اس کے چہرے پر جوش کے آثار نظر آنے لگے اور وہ سنگ ہی کا ہاتھ دبا کر بولا۔ میں ضرور کروں گا۔۔۔ میں ضرور ڈناز کی ملازمت کروں گا۔ مجھے جاسوسی کا بڑا شوق ہے۔۔۔ لاؤ نوٹ مجھے واپس کر دو۔

سنگ ہی نے وٹوں کی گڈی اس کی طرف کھسکا دی۔ عمران سوچ رہا تھا کہ وہ اور سنگ ہی دونوں ایک ہی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ عمران کی نظر پہلے سے ڈچز پر تھی اور اسے یقین تھا کہ نہ صرف کیلی بلکہ مکلارنس تک پہنچنے کا زریعی بھی سو فیصد یہی عورت ہو سکتی ہے۔

وہ بڑے غور سے سنگ ہی کی تجاویز سنتا رہا۔ حالنکہ وہ کچھ بھی نہٰن سن رہا تھا اس کا ذہن کہیں اور تھا۔ لیکن سنگ ہی کو اس کا احساس بھی نہ ہو سکا۔ کہ عمران اس کیتا جویز میں دلچسپی نہیں لے رہا۔

(4)

دوسرے دن لندن کے باشندے پیٹرسن اور مکلارنس کے سلسلے مین ایک نئے نام سے واقف ہوئے۔ یہ نام تھا سنگ تھا۔۔ اور اس سنگ ہی نے مکلارس کو ایک مقامی اخبار کے زریعے چیلنج کیا تھا۔ ویسے یہ دوسری بات ہے کہ سنگ ہی اس چیلنج کو دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا تھا۔ اس کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ یہ چلینج کس نے شائع کرایاہء۔۔۔۔

یہ چیلنج دراصل پی چنگ کی حمایت تھا مضمون میں یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ ممکن ہے پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے مینیجر کے بعد خود پی چنگ کا نمبر آ جائے۔ لہزا سنگ ہی کی طرف مکلارنس کو چلینج تھا کہ پی چنگ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ ہی لے۔

یہ چیلنج پی چنگ کینظر سے گزرا تو اس کی سانسیں پھولنے لگیں۔ وہ ایک ڈرپوک آدمی تھا اور ان دنوں تو اسے ہر وقت اپنے چاروں طرف مکلارنس کے بھوت دکھائی دیتے تھے۔

اہ حرامزادے تو نے یہ کیا کیا؟ پی چنگ، سنگ ہی پر مکا تان کت دوڑا۔

میں نہی جانتا کہ یہ کس کی حرکت ہے؟

تم جانتے ہو میں بھی جانتا ہوں۔ تم سے سوائۓ حرامزدگی کے کس بات کی توقع کی جاسکتی ہے۔۔؟

اچھا چلو۔۔۔ یہی سہی۔۔۔ میں نے اسے چینج کیا ہے پھر؟

میرا حوالہ کیو دیا تو نے؟ پی چنگ اپنے سر پر ہتھر مار کر چیخا۔

تا کہ وہ تمہیں مار ڈالے اور تمہاری ڈچ محبوبہ آزاد ہو جائے وہ مجھے اچھی لگتی ہے۔

حرامزادے۔۔۔ پی چنگ چیخ کر اس پر جھپٹا۔۔۔۔ سنگ ہی بڑی پھرتی سے ایک طرف ہٹ گیا۔۔۔ اور چنگ توند کے بل فرش پر گرا۔

دوسرے ہی لمحے میں سنگ ہی چھلانگ مار کے اسکی پشت پر سوار تھا۔ پی چنگ نے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔ لیکن وہ سنگ ہی کی گرفت تھی۔ اس نے اپنے پیر اور ہاتھ اس کے تھلتھلے جسم میں پیوست کر دیئے۔۔ بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے کوئی کیکڑا کسی موٹی مچھلی سے چمٹ گیا ہو

۔۔

ھر وہ آہستہ آہستہ کہنے لگا۔ پی چنگ تم مجھے دن میں ہزار بار حرامزادہ کہا کرو۔ مجھے زرہ برابر بھی پرواہ نہیں۔۔۔ لیکن تمہاری وہ دش محبوبہ مجھے بہت پسند ہے۔۔۔ اگر وہ نہیں تو پھر تمہاری بھتیجی چن۔۔۔ مجھے آج کل ایک محبوبہ کی ضرورت ہے میں بہت اداس ہوں۔۔ ۔لندن کی عورتیں مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔

حرامزادے۔۔۔ ہی چنگ تکلیف سے چیخا۔۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے سنگ ہی کی انگلیاں اس کا گوشت پھاڑ کر ہڈیوں تک اتر گئی ہوں۔

اور تم یہ جانتے ہو کہ سنگ ہی تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔۔ اگر میں یہاں سے چلا جوؤں تو تم جہنم میں پہنچ جوؤ گے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انگریز مت سے کتنی نفرت کرتے ہیں تمہارے معاملے میں وہ مکلارنس کے ساتھ ہوں گے۔

مجھے چھوڑ دو۔۔ میں مرا جا رہا ہوں۔ پی چنگ نے رو دینے والی آواز میں کہا۔ سنگ ہی اسے چھوڑ کر الگ ہٹ گیا۔ کہ اتنے میں فون کی گھنٹی بجنے لگی سنگ ہی نے بڑھ کر ریسیور اٹھا لیا،

ہیلو۔۔ اس کے حلق سے بالکل پی چنگ کی سی آواز نکلی۔۔۔ لیکن اب پی چنگ میں اتنی سکت نہ رہ گئی تھی کہ وہ اس پر احتجاج بھی کر سکتا۔۔ وہ ایک آرام دہ کرسی پر پڑا ہانپ رہا تھا

ہاں ۔۔۔ میں پی چنگ ہوں ۔ سنگ ہی ماؤتھ پیس میں کہہ رہا تھا ۔۔ اوہ ۔۔۔ ہو میں بے قصور ہوں،، میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ۔۔۔ نہیں اب سنگ ہی یہاں نہیں ہے

آپ اپنے کسی آدمیکو بھیج دیجیئے ۔۔۔ میں دو ہزار پونڈ کا چیک دے دوں گا ۔۔ اچھا کیش ہی منگوا لیجیئے گا ۔۔۔ میں تو آپکا غلام ہوں ۔۔۔ اگر مجھے کیفی پیٹرسن کے بارے میں کچھ معلوم ہوتا تو وہ بھی بتا دیتا۔

سنگ ہی ریسیور رکھ کر مڑا ۔۔۔

کان تا؟ پی چنگ ہانپتے ہوئے بولا۔

مکلارنس

ارے باپ ۔۔۔ رے ۔۔۔ پی چنگ توند پر دونوں ہاتھ رکھ کر کراہا۔

دو ہزار پونڈ تیار رکھو۔ اس کا ایک آدمی آ رہا ہے۔

ارے میں مر گیا ۔۔ دو ہزار پونڈ ۔۔۔ پھر تمہاری موجودگی سے فائدہ ہی کیا؟

تم نکالو تو ۔۔۔ یہ رقم ۔۔ مکلارنس کے تابوت کے لیئے خرچ کروں گا اس کا آدمی ٹھیک دس منٹ بعد یہاں پہنچ جائے گا اس نے یہی کہا ہے۔

دو ہزار پونڈ ۔۔۔ نہیں،،، میں نہیں دے سکتا۔

نہیں دے سکتے تو میں یہاں سے جا رہا ہوں ۔۔۔

ہائے ۔۔ پی چنگ پھر توند پر ہاتھ رکھ کر کراہا۔

اٹھو جلدی کرو ۔۔۔ مت کے بعد دولت تمہارے کس کام آئے گی؟

چپ حرامزادے ۔۔۔ اٹھ کر کراہتا لڑکھڑاتا کمرے سے چلا گیا۔ سنگ ہی بار بار گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا وہ دو چار منٹ ہی اس کمرے میں ٹھہرا پھر نشست کے کمرے میں چلا آیا جہاں سے وہ دروازے پر آنے والوں کو صاف دیکھ سکتا تھا

گھڑی وہ اب بھی دیکھ رہا تھا ۔۔۔ فون موصول ہونے کے ٹھیک دس منٹ بعد اسے سیڑھیوں پر ایک آدمی نظر آیا ۔۔ اور یہ آدمی عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا ۔۔ اس نے اپنے بائی شانے سے ایک ائیرگن لٹکا رکھی تھی ۔۔۔ سنگ ہی جھنجھلا گیا ۔۔ اتنے میں گھنٹی بجی اور خود سنگ ہی دروازہ کھولتے ہوئے عمران کو ایک گندی سی گالی دی۔

ارے تم ہوش میں ہو یا نہیں۔ اس وقت مکلارنس کی طرف سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے آیا ہوں ۔۔۔۔

تم ۔۔۔؟ سنگ اسے گھورنے لگا۔

ہاں ۔۔ میں ۔۔ ابھی میں نے تمہارا کام نہیں شروع کیا فی الحال مکلارنس کا کام کر رہا

ہوں تمہارا بھی جلد ہی شروع ہو جائے گا فکر کی بات نہیں۔۔۔

میں تمہیں مار مار کر ادھ موا کر دوں گا۔ سنگ ہی دانت پیس کر بولا۔

اپنی زندگی میں شاید اسے پہلا ہی آدمی ملا تھا

ارے جاؤ۔۔۔ اپنا کام کرو۔ عمران ائیر گن کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔ میں کیا تم سے کمزور پڑتا ہوں۔۔۔ دو ہزار پونڈ کی رقم وصول کرنے تنہا آیا ہوں۔۔۔ اگر کوئی مسرت دل میں ہے تو نکال لو۔۔۔ کھلا ہوا چیلنج ہے۔ ارے تم مجھے تو چیلنج کر نہیں سکتے مکلارنس کو کیا کرو گے۔۔۔ مکلارنس بہت اونچا آدمی ہے۔۔۔ اب تم پنا حشر دیکھنا۔۔۔

تم دو ہزار پونڈ مجھ سے لے جاؤ گے؟

ہاں۔۔۔ تم سے ابھی اور اسی وقت۔ یہ مکلارنس کا حکم ہے۔۔۔ اگر نہیں ادا کرو گے تو یہاں تمہاری اور اس موٹے کی لاشیں نظر آئیں گی۔

میں نہیں دیتا دو ہزار پونڈ۔۔۔ چلو دیکھیں تم کیا کر لیتے ہو۔

عمران نے نہایت اطمینان سے اپنی ائیر گن سیدھی کی اور سنگ ہی کی پیشانی کا نشانہ لیتا بولا۔ نکالو دو ہزار پونڈ۔

ٹھیک اسی وقت چھ آدمی دھڑا دھڑ کمرے میں گھس آئے۔۔۔ یہ سب شریف صورت

تھے ان کے جسموں پر عمدہ لباس تھا۔۔۔ لیکن چہرے کی شرافت کا سا انداز ہاتھوں میں نہیں تھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔۔۔

ان میں سے کسی ایک نے کہا۔ ٹام تم انہیں دیکھو اس عمارت میں نصف درجن سے زیادہ آدمی نہیں ہوں گے۔

پھر پانچ آدمی اندر گھستے چلے گئے اور ایک وہیں ان پر ریوالور تانے کھڑا رہا۔

نہیں۔۔۔ بیٹو تم اپنا ہاتھ اوپر اٹھاؤ۔ یہ ریوالور بغیر آواز کا ہے۔ زرا سا بھی شور نہیں ہونے پائے گا۔۔۔

عمران کے ہاتھ ائیر گن سمیت اوپر اٹھ گئے۔ سنگ ہی نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے تھے۔ لیکن اس کے ہونٹوں پر ایک شریری مسکراہٹ تھی۔

تم اپنی ہوائی بندوق زمین پر ڈال دو ننھے بچے۔ ریوالور والے نے تحقیر آمیز لہجے میں کہا،

نہیں۔۔۔ میں ممی سے کہہ دوں گا۔۔۔ عمران نے کسی ننھے بچے کی طرح اسکو دھمکی دی۔۔۔ ویسے ائیر گن کی نال ریوالور والے کے چہرے کی طرف تھی اور ایک انگلی ٹریگر پر۔

اسے زمین پر ڈال دو۔ دوسری بار تحکمانہ لہجے میں کہا گیا لیکن اچانک ایک ہلکا سا کھٹکا ہوا اور ائیر گن کے دبانے سے زرد رنگ کی غبار کی ایک دھار سی نکل کر ریوالور والے کے چہرے پر

پڑی۔

پھر وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اسے سنبھلنے کی بھی مہلت نہ مل سکی۔ عمران کے ہاتھ میں اس کا ریوالور تھا اور خود وہ فرش پر۔۔۔ سنگ ہی نے اپنے ناک چٹکی سے دبالی تھی۔

کھسکو۔ عمران نے اس اندر کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔ ورنی ہم بھی بیہوش ہو جائیں گے۔

ان دونوں نے دوسرے کمرے میں داخل ہو کر درواز بند کر لیا۔۔۔ سنگ ہی عمرانکو عجیب نظروں سے گھور رہا تھا۔

میں نہیں سمجھ سکتا۔۔۔ اس چال کا مطلب۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ی مکلارنس کے آدمی ہیں۔۔۔ پھر مجھے تنہا کیوں بھیجا تھا۔۔۔۔

پرواہ نہ کرو۔۔۔ سنگ ہی جلدی سے بولا۔ تم یہاں کہیں چھپ جوؤ۔۔ میں ان سے نبھا لوں گا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے۔۔۔ ورنہ پھر میں خطیر میں پڑ جاؤں گا اور میری کٹی۔۔۔

عمران کی آواز گلوگیر ہو گئی اور سنگ ہی نے برابر والے کمرے میں دھکیل کر باہر سے دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے اس کے رویے پر احتجاج کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اس کے لیئے

یہ لمحتا فیصلہ کن تھے۔۔۔۔

وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو اس کی اتنی محنت برباد ہو جائی گی یا میدان ان کے ہاتھ رہے گا۔۔۔۔ سنگ ہی کی طرف سے اخبار میں اس نے چیلنج شایع کر لیا تھا اور اس وقت فون پر دو ہزار پونڈ کا مطلبہ بھی اس نے کیا تھا اور وصولیابی کے لیئے بھی خود ہی پہنچ گیا تھا۔ مقصد اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا کہ مکلارنس اور سنگ ہی میں باقاید ہ طور پر ٹھن جائے۔

ویسے بادی اظہر میں سنگ ہی مکلارنس پر پہلے ہی ادھار کھائے بیٹھا تھا لیکن ان دونوں کا ٹکراؤ ضروری بھی نہیں تھا یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب مکلارنس پی چنگ کو چھیڑنے کی کوشش کرتا۔ مگر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ وہ اسے چھیڑ ہی بیٹھتا۔ جب فرم کا جنرل مینیجر کیلی پیٹرسن کے متعلق کچھ نہیں بتا سکا تو پی چنگ سے اسکی توقع رکھنا فضول ہی بات تھی۔

بہر حال عمران نے ابھی تک جتنی بھی حرکتیں کی تھیں ان کا مقصد یہی تھا مکلارنس اور سنگ ہی کسی طرح ٹکرا جائیں مگر اس وقت کے حادثے سے بساط ہی بدل گئی تھی عمران کو توقع نہیں تھی مکلارنس کے آدمی اتنی جلدی چڑھ دوڑیں گے۔

اور یہ بات بھی اس پر آج ہی واضح ہوئی کہ اس گروہ کے آدمی اپنی شخصیت کو چھپانے کی کوشش نہیں کرتے۔۔۔ ان میں سے ایک کے چہرے پر بھی اسے نقاب نظر نہیں آئی تھی۔ ان کے چہرے بھی ایسے نہیں تھے کہ میک اپ کا گمان ہوتا،

عمران ایک آرام دہ کرسی پر گر کر سوچنے لگا۔۔۔ اس نے جو طریقہ اختیار کیا تھا انتہائی خطرناک تھا ان حالات میں یہ بھی ہوسکتا تھا کہ سنگ ہی کو اس کی اصلیت کا علم ہو جاتا۔۔۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا لیکن دروازہ باہر سے مقفل تھا۔۔۔ اس کمرے می یہی ایک دروازہ تھا۔۔۔ اور اوپر دو روشندان تھے۔ وہ بھی اتنے چھوٹے تھے کہ ان میں سے نکل جانا محارت تھا۔

وہ پھر بیٹھ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ سنگ ہی کیا کرے گا؟ ابھی پانچ مسلح آدمی عمارت میں موجود تھے ایک تو بیہوش ہو چکا تھا، جسکا چار گھنٹے سے قبل ہوش میں آنا ناممکن تھا۔

تقریبا آدھی گھنٹے تک عمران اسی کمرے میں بند رہا۔۔۔ پھر دروازہ کھلا آنے والا سنگ ہی تھا۔ مگر وہ اتنا ہشاش بشاش نظر آ رہا تھا جیسے ابھی ابھی خوبصورت عورتوں کے درمیان سے اٹھ کر آیا ہو۔

نکلو بھتیجے۔۔۔ تم بھی نکلو۔۔۔ اس نے عمران سے کہا۔

وہ لوگ چلے گئے۔۔۔ عمران نے خوفزدہ آواز میں پوچھا۔

نہیں اب روانی کیئے جائیں گے۔۔۔ اور تمہاری روانگی کے متعلق میں نے سوچا ہے کہ اس رجسٹرڈ پوسٹ کیا جائے۔ چلو باہر نکلوا

عمران کمرے سے نکل کر سنگ ہی کے ساتھ چلنے لگا۔۔۔ لیکن اب اسکی ائیرگن سنگ ہی کے ہاتھ میں تھی عمران نرزرہ برابر بھی تشویش ظاہر نہیں کی۔

وہ ایک بڑے کمرے میں آئے جہاں پر چھ آدمی بنڈل پڑے ہوئے تھے۔۔۔

ان کے پارسل تیار ہیں۔۔۔ اور ان کی بکنگ تم کراؤ گے۔۔۔ سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

کیا تم ین انہیں ختم کر دیا؟۔۔۔ عمران نے حیرت سے آنکھیں پھاڑیں۔

نہیں۔۔۔ میں بیوجہ کسی کو جان سے نہیں مارتا،، یہ صرف بیہوش ہیں البتہ ان کے کپڑے میں نے ضبط کر لیئے ہیں۔

عمران نے دیکھا پارسلوں پر تحریر تھا مکلارنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے۔

تم غالبا انہیں شارع عام پر پھنکوا دو گے۔ عمران نے پوچھا۔

قطعی یہی خیال ہے میرا۔۔۔ ویسے ابھی ساتواں تھیلا خالی پڑا ہے۔ اب تم بھی بیہوش ہو جاؤ۔

ارے واہ۔۔۔ ارے۔۔۔ خبردار۔ عمران اچھل کر پیچھے ہٹ گیا اور سنگ ہی نے قہقہہ لگایا۔

تمہاری ائیرگن مجھے بہت پسند آئی ہے۔۔۔اسے میں اپنے پاس رکھوں گا۔

وہ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔۔۔عمران نے فخریہ انداز میں کہا۔

مجھے سچ سچ بتاؤ تم کون ہو؟

میں جنت کی حور ہوں۔۔۔عمران نے لڑکیوں کی طرح لچکتے ہوئے کہا۔

خیر اب تم یہاں اس وقت تک ٹھہرو گے جب تک مجھے مطمئن نہ کر دو۔

میں ساری زندگی یہاں ٹھہر سکتا ہوں چچا سنگ۔۔۔آج یک سو پونڈ دلواؤ۔۔۔وہ میں نے کل رات ہی ختم کر دیئے تھے

تم مجھے یعنی سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کر رہے ہو؟

ارے توبہ توبہیہ آپ کیا فرما رہے ہیں چچا جان عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔ اتنے میں آدمی کمرے می داخل ہوئے یہ بھی چینی ہی تھے۔ انہوں نے وہ پرسل ڈھونڈنے شروع کر دیئے

دس منٹ کے اندر ہی اندر کمرہ خالی ہو گیا۔

کیا تم ین اس وقت مجھے دو ہزار پونڈ کے لیئے فون نہٰں کیا تھا۔

کیا تھا۔ عمران نے مخلصانہ انداز میں کہا۔

مقصد؟

مقصد ظاہر ہے۔۔۔میں دو ہزار پونڈ وصول کرنا چاہتا تھا۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

میں نے اخبارات میں آپاک اچیلنج پڑھ کر سوچا ک براہ راست پچنگ کو دھماکانا چاہیئے وہ ڈرپوک آدمی ہے بھرے میں آ جائے گا ۔میں یہ بھی جانتا تھا پی چنگ نے اس چیلنج کی مخالفت کی ہوگی۔

تم سب کچھ جانتے تھے بھتیجے۔۔۔مگر یہ بتاؤ کہ یہ چیلنج کس نے شائع کر لیا۔

کیاآ عمرانا چھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیا وہ چیلنج۔۔یعنی کہ آپ۔۔۔میں نہیں سمجھا۔

میں نے شائع نہیں کروایا۔ سنگ ہی نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ میں ان لوگوں کو پرلے درجے کا گدھا سمجھتا ہوں جو کسی کو للکار کر مارتے ہیں۔۔۔بہر حال تم مجھے بتاؤ کہ اس چیلنج کا کیا مطلب ہے؟

بھلا میں کیا بتا سکتا ہوں چچا؟

بھتیجے بہت برا آدمی ہوں۔۔۔اتنا برا کہ میرے باپ نے مرتے دم تک میری ماں سے شادی نہیں کی تھی۔۔۔اور میں نے اپنے باپ کی چھوٹی بہن سے اس وقت شدی کی تھی جب وہ چالیس سال کی تھی اور میں انیسویں سال میں قدم رکھ چکا تھا

آہا۔۔۔تب تو واقعی تم بہت گریٹ ہو۔۔۔بلکہ بہت گرینڈ ہو۔

چیلنج کس نے شائع کرلیا تھا؟ سنگ ہی غصے میں بھر گیا۔

ارے میں کیا جانوں۔۔۔۔بابا۔۔۔ویسے اگر تم مجھے تھیلے میں پیک کرنا چاہتے ہو تو میں اس کے لیئے تیار ہوں۔۔۔مگر تمہیں کافی محنت کرنی پڑے گی۔۔۔میں ایسا مرغ نہیں کہ آسانی سے ہاتھ آجاؤں۔۔۔کروکوشش۔

عمران پھر کھڑا ہوگیا۔مگر کچھ اس انداز میں جیسے اڑنے کے لیئے پر تول رہا ہو۔۔۔۔

سنگ ہی خاموش بیٹھا اسے گھورتا رہا۔آخر اس نے آہستہ سے کہا۔بیٹھ جاؤ۔

نہیں بیٹھوں گا۔۔۔اب تم پر اعتبار نہیں کرسکتا معلوم نہیں کب اچھل کر چبوچ لو۔

ابھی تک کیسے اعتماد کیا تھا۔۔۔؟

وہ دوسری بات ہے اس وقت تک تمہارے خیالات میری طرف سے خراب نہیں ہوئے تھے۔

تم خود بھی اعتراف کرچکے ہو کہ دھوکے سے دو ہزار پونڈ وصول کرنے کی نیت سے آئے تھے۔

اگر میں اعتراف نہ کرتا تو تمہیں معلوم کیسے ہوتا۔ اور اگر اعتراف نہ کرن اچھات تو

تمہارے فرشتے بھی نہ کرواسکتے تھے۔یقیناً میں نے ایک غلطی کی تھی اس پر مجھے افسوس ہے۔

تم نے چیلنج نہی شائع کرایا تھا۔۔۔؟

ارے چاچا۔۔۔میری جان تم کیسی باتی کررہے ہو۔۔۔مجھے کیا پڑی ہے کہ خوامخواہ۔۔ اور پھر اس میں میرا فائیدہ ہی کیا۔۔۔مگر ٹھہرو،،،اب ایک بات سمجھ آرہی ہے۔۔مجھے سوچنے دو۔۔

اچھی طرح سوچ لو بھتیجے تم نے مجھر چچا بنایا ہے۔

عمران کچھ دیر تک بیٹھا سر کھجاتا رہا پھر سنجیدگی سے بولا۔یہ حرکت کیپٹن پیٹرسن کی بھی ہو سکتی ہے۔۔۔چیلنج بازی اسکا محبوب مشغلہ ہے۔ہفت روزہ اسٹیشن میں اس کے مضمون بھی شائع ہوتے ہیں۔ایک بار وہ خود بھی وہ خود بھی میکلارنس کو چیلنج کرکی ہے۔۔۔ہوسکتا ہے کہ اس نے سوچا ہو کہ مکلارنس اور سنگ ہی کو ایک دوسرے سے ٹکرا دیا جائے ظاہر ہے اگر تم دونوں الجھ تو وہ محفوظ ہوجائے گی۔۔۔

بھتیجے تم کافی عقلمند معلوم ہوتے ہو۔۔اسی لیئے مجھے مکلارنس سے زیادہ تمہارے متعلق تشویش ہوگئی ہے۔۔۔جو شخص سنگ ہی کو الو بنانے کی کوشش کرے وہ یقیناً کچھ وزن رکھا ہوگا ۔

ایک من پانچ سیر۔۔۔ بھوک کی حالت میں کھانا کھانے میں ایک سیر وزن بڑھ جاتا ہے۔

اب مجھے اس میں بھی شبہ ہے کہ مکلارنس کبھی تم سے کام لیتا رہا ہوگا۔ سنگ ہی اسے گھورتا ہوا بولا۔

عمران نے ایک طویل سانس لی اور آرام کرسی میں لیٹ گیا۔ چند لمحے کمرے کی فضا پر بوجھل سا سناٹا طاری رہا۔۔۔۔ پھر عمران نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

میں بڑا بیوقوف آدمی ہوں۔۔۔۔۔۔۔ انجام پر غور کئے بغیر میں نے یہ حرکت کر ڈالی۔۔۔ مگر اب پچھتانا فضول ہے۔۔۔۔۔۔ تمہارا جو دل چاہے کرو۔۔۔۔۔۔۔ ویسے میں کوئی چوہا بھی نہیں ہوں کہ تم مجھے آسانی سے مار ڈالو۔

اب آئے ہو راہ راست پر سنگ ہی مسکرایا۔۔۔ مجھ سے بچ نکلنا بہت مشکل ہے۔ ہاں اب جلدی سے مجھے اپنے متعلق سب کچھ بتادو۔ ہوسکتا ہے میں تمہیں معاف ہی کردوں۔

نہ صرف مجھے بلکہ آئندہ نسلوں کو بھی معاف کرنا پڑے گا۔ چچا سنگ عمران نے گلوگیر آواز میں کہا۔ میں نے ایسی ہی زبردست غلطی کی ہے۔ میں دراصل پی چنگ کو الو بنا کر کچھ رقم اینٹھنا چاہتا تھا۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم جیسا زبردست آدمی بھی یہاں موجود ہے۔ ورنہ میں کبھی ادھر کا رخ نہ کرتا۔ پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے جنرل منیجر پر مکلارنس نے ہاتھ ڈالا تھا۔۔۔۔۔ میں سمجھا کہ اس سے پی چنگ بھی خوفزدہ ہوگیا ہوگا۔ لہذا قبل اس کے کہ مکلارنس اس کی طرف رخ کرے کیوں نہ میں ہی اس کی آڑ میں کچھ رقم بنالوں۔۔۔۔ مگر تم۔۔۔۔۔۔

عمران خاموش ہوگیا۔۔۔ اور سنگ ہی نے پوچھا۔

تمہارا مکلارنس سے کوئی تعلق نہیں۔

نہیں چچا۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔

پھر تم نے اس دن فون کسے کیا تھا۔

باپ۔۔۔۔۔ ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔ دیر تک ہنستا رہا پھر بولا دو آنکھیں پیچھے بھی رکھتا ہوں یہاں سے نکلتے ہی میں نے محسوس کرلیا تھا کہ میرا تعاقب ہورہا ہے۔۔۔۔۔۔ لہذا میں نے ایک دوافروش کی دوکان میں گھس کر ایک ایسی فرم کے نمبر ڈائیل کئے جس کی لائینیں قریب قریب ہمیشہ انگیج رہتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں وزیراعظم تک سے گفتگو کی جاسکتی ہے۔

سنگ ہی اسے حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ آخرکار اس نے کہا۔ میں تم میں دوسرا سنگ ہی

دیکھ رہا ہوں۔

مگر میرے باپ شادی شدہ آدمی ہیں۔ عمران نے مایوسی سے کچھ اس انداز میں کہا کہ سنگ ہی بیساختہ ہنس پڑا۔

تم۔۔۔۔۔۔واقعی عجیب ہو۔ سنگ ہی بولا تم نے مجھے پولیس کمشنر کے نمبر بتائے تھے۔

محض معاملے کو الجھانے کے لئے ورنہ پھر کس کے نمبر بتاتا۔ ویسے یہ کسی جاسوسی ناول کی سی گتھی ہوجاتی۔۔۔۔۔۔سنسنی خیز۔۔۔۔کہ جو نمبر پولیس کمشنر کے ہیں وہی مکلارنس کے بھی ہیں۔ کیوں۔۔۔۔۔تھی نا سنسنی خیز بات۔

ہوں سنگ ہی اسے پھر شبہے کی نظر سے دیکھنے لگا۔۔۔۔چند لمحے وہ ایک دوسری آنکھوں میں دیکھتے رہے۔ پھر سنگ ہی بولا۔ مکلارنس سے سارا لندن تھراتا ہے تم نے آخر اس کا راستہ کاٹنے کی جرات کیسے کی تھی۔

سنو چچا سنگ۔۔۔مکلارنس جب پیدا ہوا ہوگا تو اس کی حیثیت ایک حقیر گوشت کے لوتھڑے سے زیادہ نہ رہی ہوگی۔۔۔۔۔لیکن آج وہ مکلارنس ہے۔۔۔۔۔۔ضروری نہیں کہ میں اس گوشت کے لوتھڑے سے خوفزدہ ہوجاؤں۔۔۔۔ارے وہ تو کچھ بھی نہیں

ہے میں تمہیں چیلنج کرتا ہوں آجاؤ سامنے دو دو ہاتھ ہوجائیں اور تم یہ بھی نہ سمجھنا کہ میں تمہاری ہسٹری سے واقف نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔میں جانتا ہوں کہ تم انتہائی خطرناک آدمی ہو۔

کروگے دو دو ہاتھ۔ سنگ ہی مسکرا کر بولا۔

ہر طرح تیار ہوں۔

اچھا تو نکالو۔ ریوالور۔۔۔۔۔

میں ریوالور نہیں رکھتا۔۔۔۔۔۔۔

مجھ سے لو۔۔۔۔سنگ ہی نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کی گود میں پھینک دیا اور بولا اچھی طرح پرکھ لو ریوالور میں راؤنڈ موجود ہیں۔

عمران نے چرغی کھول کر دیکھی اور کارتوسوں کی طرف سے مطمئن ہوجانے کے بعد کھڑا ہوگیا۔ کمرے کے دوسرے سرے پر سنگ ہی موجود تھا۔

فائر کرو۔ سنگ نے کہا۔

مگر تم خالی ہاتھ ہو۔۔

پرواہ نہ کرو۔۔۔۔۔جتنی تیزی سے فائر کر سکتے ہو کرو۔

ارے یار اگر اس طرح مرگئے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا۔ عمران نے بسور کر کہا۔ میرا نشانہ برا نہیں ہے۔

چلو۔۔۔۔۔۔۔۔۔فائر کرو۔۔۔۔۔۔۔میں مذاق نہیں کر رہا۔۔

عمران نے اس کے پیروں پر ایک فائر جھونک دیا۔۔لیکن گولی دیوار سے ٹکرائی سنگ ہی اس سے شاید تین فٹ کے فاصلے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔

یوں نہیں۔ پے درپے گولیاں چلاؤ۔۔۔۔مجھے سنبھلنے کا موقع مت دو۔ عمران نے بڑی تیزی سے سارے راؤنڈ ختم کر دیئے۔ سنگ ہی کے پیر زمین پر لگتے نہیں معلوم ہو رہے تھے۔ وہ کسی ایسے بندر کی طرح اچھل کود رہا تھا جس پر چند شریر بچوں نے پتھراؤ کر دیا ہو۔

کیوں بھتیجے۔۔۔۔کیا خیال ہے۔ سنگ ہی نے مسکرا کر پوچھا۔ اس کے جسم پر کہیں کوئی ہلکی سی خراش بھی نہیں آئی تھی۔ ساری گولیاں دیواروں پر پڑی تھیں۔۔۔۔۔۔عمران کا یہ عالم تھا جیسے اسے سکتہ ہو گیا ہو۔

اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر کہا۔ میں ڈر ڈر کر فائر کر رہا تھا۔

کچھ پرواہ نہیں۔۔۔دوسرے راؤنڈ چلاؤ۔۔۔۔اس بار نڈر ہو کر فائر کرنا۔۔ سنگ ہی نے جواب دیا۔

ساتھ ہی اس نے عمران کو چھ کارتوس اور دیئے۔۔۔۔۔۔اس بار عمران نے بہت ہوشیاری سے فائر کیئے۔۔۔۔یہی نہیں بلکہ اس کے حرکات و سکنات کو بھی غور سے دیکھتا رہا۔۔۔۔لیکن سنگ ہی اس بار بھی صاف بچ گیا۔

کیا بتاؤں۔۔۔۔عمران ہانپتا ہوا بولا۔۔۔۔ہاتھ کانپ جاتے ہیں۔ میں خود ہی بچا بچا کر فائر کرتا ہوں۔

پھر سہی۔۔۔۔سنگ ہی بولا۔

عمران نے مختلف بہانوں سے سنگ ہی پر چھتیس راؤنڈ چلائے لیکن سنگ ہی کا بال بیکا نہیں ہوا۔۔۔اور عمران۔۔۔۔۔۔۔۔شاید وہ دنیا کے ایک عجیب ترین آرٹ سے نہ صرف روشناس ہوا تھا بلکہ اس نے اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔۔۔چھتیس بار فائر کرنے کا مقصد یہی تھا کہ وہ بچاؤ کے پینترے ذہن نشین کر سکے۔۔۔اس صلاحیت کے معاملے میں اپنا جواب نہیں رکھتا تھا۔

باپ۔۔۔۔۔اس نے ریوالور سنگ ہی کو دیتے ہوئے جماہی لی۔ چند لمحے اپنا دائیاں گال کھجاتا رہا پھر بولا چچا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں اس سے مرعوب ہو گیا ہوں۔ ایسے کرتب مجھے بہت آتے ہیں۔۔۔۔اگر یقین نہ ہو تو مجھ پر فائر کرو۔

سنگ ہی ہنس پڑا۔۔۔ مگر ہنسنے کا انداز تحقیر آمیز تھا۔

ہائیں عمران آنکھیں پھاڑ کر بولا۔ کیا تم مجھے بالکل چغد ہی سمجھتے ہو۔

ہاں۔ بالکل۔۔۔۔۔۔۔ وقت نہ برباد کرو۔۔۔۔۔ تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔

نہیں پہلے فائر۔

سنگ ہی کافی دیر تک اسے محض مذاق سمجھتا رہا۔ لیکن عمران نے کچھ اس قسم کی گفتگو شروع کر دی کہ اسے غصہ آ گیا۔ حالانکہ اس طرح جھنجھلانا سنگ ہی کی روایات کے خلاف تھا مگر وہ بھی عمران ہی تھا۔ جو اسے بعض اوقات کسی کثیر العیال کلرک کی طرح چڑچڑا بنا دیتا تھا۔ بہر حال سنگ ہی نے ریوالور لوڈ کیا۔۔۔ لیکن فائر کرنے سے پہلے ایک بار اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر عمران پر بھی شاید بھوت سوار تھا۔

سنگ ہی نے فائر کیا۔۔۔ اور اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔۔۔ پہلے تو وہ کافی شرمندہ ہوا۔۔۔ پھر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نظر آنے لگے عمران دوسرے سرے پر کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے چپ چاپ ریوالور اپنی جیب میں ڈال لیا۔ وہ کچھ مضمحل سا بھی نظر آنے لگا تھا۔

کیوں چچا تم کچھ اداس ہو گئے ہو۔ عمران نے نہایت ادب سے کہا۔

کچھ نہیں۔۔۔۔۔ میں سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میں یہ فن صرف میرے پاس ہے۔

ارے لاحول۔۔۔۔۔ تم غلط سمجھتے تھے۔۔۔۔۔ یہ فن تو میری خالہ کی چچی کی نواسی کو بھی آتا تھا۔ میں نے برسوں کا حقہ بھر کر یہ فن حاصل کیا تھا۔

سنگ ہی کچھ نہ بولا۔ وہ ہتھیلی پر ٹھوڑی ٹیکے عمران کو عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ کم از کم عمران تو اندازہ نہیں کر پایا تھا کہ سنگ ہی کے دل میں کیا ہے اور آنے والے لمحات عمران کے لئے خوشگوار ہوں گے یا بدترین۔۔۔۔

کیوں چچا کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

کچھ نہیں سنگ ہی ایک طویل سانس لیکر بولا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ تم پر اعتماد کرلوں اور اب میرا خیال ہے کہ تم ونڈلیمر کیلئے روانہ ہو جاؤ۔۔۔ ڈچز تمہیں ہاتھوں ہاتھ لے گی۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ کا سراغرساں کیپٹن پاول کمشنر کے آفس میں داخل ہوا۔۔ سر ڈیکن نے اسے خصوصیت سے یاد کیا تھا۔ ورنہ ان کے دفتر میں ادنٰی آفیسروں کا کیا کام۔۔۔۔ سر ڈیکن نے اپنے سر کو خفیف سی جنبش دے کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پاول بیٹھ تو گیا لیکن اس کے چہرے پر کچھ ایسے آثار تھے جن میں بے چینی اور احساس کمتری دونوں

شامل تھے۔

میں نے تمہیں اس لئے طلب کیا ہے کہ تم سے نک کارٹر کے متعلق کچھ پوچھوں۔ سر ڈیکن نے کاغذات سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔

جناب عالی نک کارٹر آسٹریلیا کا ایک مشہور آدمی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی ہسٹری دراصل اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب اس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔۔۔۔لیکن اس سے پہلے کی ہسٹری تاریکی میں ہے۔ انتہائی کوششوں کے باوجود بھی کچھ نہیں معلوم ہو سکا۔

وہ بہت زیادہ اہم ہے۔ سر ڈیکن بولے۔

لیکن اس سے پہلے کی زندگی پر ابھی تک روشنی نہیں پڑ سکی۔ معلومات حاصل کرنے کے سارے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔

ان آدمیوں کے متعلق کچھ بتاؤ۔۔۔جو تھیلوں سے برآمد ہوئے ہیں۔

وہ آپس میں ایک دوسرے سے واقف ہیں۔ ہر ایک کا بیان مختلف ہے۔۔۔۔دو آدمیوں کا کہنا ہے کہ وہ بلومزبری کے ایک شراب خانے میں شراب پی رہے تھے لیکن انہیں نہیں معلوم کہ کس نے انہیں برہنہ کرکے تھیلوں میں بند کر دیا۔۔۔۔تین پچھلی رات اپنے گھروں میں سوئے تھے انہیں بھی نہیں معلوم وہ برہنہ حالت میں ان تھیلوں میں کس طرح پہنچے۔۔۔۔۔ایک کا بیان ہے کہ وہ اپنے مکان کے زینوں پر چڑھ رہا تھا کہ کسی نے پشت سے اس کے سر پر ضرب لگائی پھر اسے پتہ نہیں کہ کیا ہوا۔۔۔۔۔۔صرف یہی ایک آدمی ہے جس کے سر پر چوٹ ہے بقیہ اچھے خاصے ہیں ان کے جسموں پر ہلکی سی خراشیں بھی نہیں پائی گئیں۔

اور ان تھیلوں پر تحریر تھا۔ مکلارنس کی خدمت میں ایک غریب الوطن کی طرف سے

جی ہاں اس لئے خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ مکلارنس ہی کے آدمی ہیں اور شاید یہ حرکت سنگ نے کی ہے۔ کیونکہ کل اس کا چیلنج بھی شایع ہوا تھا۔

پھر تم نے پی چنگ کے مکان پر چھاپہ ضرور مارا ہوگا۔

جی ہاں۔۔۔مگر ناکامی ہوئی۔۔۔۔عمارت خالی تھی حتیٰ کہ وہاں فرنیچر بھی نہیں مل سکا۔۔۔البتہ ایک کمرے کی دیواروں پر گولیوں کے بیالیس نشانات ملے ہیں۔ بالکل ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کسی مخبوط الحواس آدمی نے دیواروں پر فائرنگ کی ہو۔

اگر وہ عمارت خالی ملی ہے تو یہ حرکت سو فیصدی سنگ ہی کی معلوم ہوتی ہے۔

جی ہاں۔ یہی خیال ہے۔

پھر ہمیں نئی الجھنوں کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

اس میں کیا شبہ ہے۔ سنگ ہی جیسے آدمی کو تو لندن میں داخلے کی اجازت ہی نہ ملنی چاہیئے تھی۔

سر ڈیکن نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔ کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر انہوں نے پوچھا۔ ڈچز آف ونڈلیمر سے ملے تھے

جی ہاں۔۔۔۔ انہوں نے بڑی سختی سے کہا تھا کہ ایسے وقت میں جب کہ لڑکی خطرے میں ہے کسی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔

خیر۔۔۔۔ اب تم اس سے کچھ نہ پوچھنا۔

مگر جناب والا۔۔۔۔ یہ ڈچز کی زیادتی ہے۔۔ کیا قانون انہیں مجبور نہیں کر سکتا۔

کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ مگر ایسے حالات میں ہم کیلی پیٹرسن کی حفاظت کی ذمہ داری نہیں لے سکتے۔۔۔۔۔ وہ خود جو کچھ بھی کر رہی ہے اپنی ذمہ داری پر۔۔۔۔۔ کیلی پیٹرسن پر خاک ڈالو۔۔۔۔۔ جب تک وہ ہم سے رجوع نہ کرے ہم پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔ لیکن مکلارنس۔۔۔۔۔ اب وہ سلسلہ ختم ہی ہو جانا چاہیئے۔۔۔۔ لندن کی پولیس کی شہرت پر بٹہ لگ رہا ہے۔

ہر امکانی صورت اختیار کی جا رہی ہے۔ پاول نے کہا۔۔۔۔ آپ خود فرمایئے کہ ہم اسے کہاں تلاش کریں۔۔۔۔۔۔ ویسے ذاتی طور پر میرا خیال ہے کہ مکلارنس نچلے طبقے کا آدمی نہیں معلوم ہوتا۔

کیوں۔۔۔۔

وہ چھ آدمی جو برہنہ حالت میں بند ملے تھے کسی حیثیت سے نچلے طبقے کے نہیں ہو سکتے۔ ان کا شمار شرفا میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ پڑھے لکھے اور باعزت ہیں۔۔۔

مجھے علم ہے۔۔

طاہر ہے نچلے طبقے کا کوئی آدمی ایسوں پر حکومت نہیں کر سکتا۔

مگر وہ تو اس واقعے کی نوعیت خود ہی نہیں سمجھ سکے سر ڈیکن نے کہا۔

ٹھیک ہے پاول کچھ سوچتا ہوا بولا۔۔ مگر پھر ان کے اس طرح پائے جانے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ کل ہی مکلارنس کے آدمی سنگ ہی پر چڑھ دوڑے ہوں گے۔

اور سنگ ہی نے ان کے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔ سر ڈیکن مسکرائے پھر آگے جھک کر آہستہ سے بولے۔ یہ بہترین موقعہ ہے۔ پاول اپنی آنکھیں کھلی رکھو۔ سنگ ہی سے اس کا ٹکراؤ ہر حال میں ہمارے لئے مفید ہو گا۔

میرا بھی یہی خیال ہے۔ پاول بھی جواباً مسکرایا۔

ونڈلیمر کیسل کی شاندار لائبریری میں ڈچز بیٹھی ہوئی کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ بات قطعی یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ وہ کتاب کتوں کی پرورش اور دیکھ بھال ہی سے متعلق رہی ہوگی۔ ورنہ ڈچز کو کتابوں سے زیادہ دلچسپی نہیں تھی۔

دفعتاً ایک بٹلر طشتری میں ایک لفافہ رکھے ہوئے اندر آیا۔

کیا ہے۔ ڈچز نے کتاب سے نظر ہٹائے بغیر پوچھا۔

ایک تار ہے مائی لیڈی۔۔۔۔ بٹلر نے ادب سے جواب دیا۔

ڈچز نے تار طشتری سے اٹھالیا اور وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا باہر نکل آیا۔ ڈچز نے لفافہ چاک کر کے تار کا فارم نکالا اور پڑھنے لگا۔

ڈچز آف ونڈلیمر کو پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے معلوم ہو کہ میں نے کافی غور وفکر کے بعد لندن میں ہی لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کا طریقہ سوچ لیا ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ طریقہ سو فیصدی کامیاب ہوگا۔

اس لئے میں کل ونڈلیمر کیسل پہنچ رہا ہوں۔ ڈچز نے تار ختم کر کے ایک طویل سانس لی اور چھت کی طرف دیکھنے لگی۔ اس کی پیشانی پر گہرے تفکر کی بناء پر سلوٹیں ابھر آئی

تھیں۔ تقریباً پندرہ منٹ تک وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔ پھر یک بیک چونک پڑی۔

دوسرے ہی لمحے میں وہ میز کے ایک پائے سے لگے ہوئے بٹن کو بار بار دبا رہی تھی۔ یہ سلسلہ اس وقت ختم ہوا جب ڈچز نے کسی کے قدموں کی آہٹ سن لی۔

ایک خوش پوش نوجوان لائبریری میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔۔ دروازے پر رک کر وہ احتراماً تھوڑا سا جھکا اور پھر سیدھا کھڑا ہوگیا۔

کل ایک معزز مہمان آرہا ہے۔۔۔۔ ایک مشرقی شہزادہ۔۔۔ اس کے لئے تین کمرے مشرقی طرز پر سجا دیئے جائیں۔

بہتر ہے۔۔۔ محترمہ۔۔۔۔۔۔

اس کمرے میں بہترین قسم کے ایرانی قالین موجود ہیں۔۔۔ ڈچز نے لائبریری کے آخری سرے والے سبز رنگ کے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔ اور میز کی دراز کھول کر ایک کنجی نکالی پھر اسے اس کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔

قالینوں کا انتخاب تم خود کرو گے۔ مجھے تمہاری پسند پر اعتماد ہے۔

شکریہ مائی لیڈی۔ وہ پھر تعظیماً جھک کر سیدھا کھڑا ہوتا ہوا بولا۔۔۔ مگر میرا قصور تو مجھے بتا دیجئے۔۔۔۔۔۔ مجھ سے کون سی غلطی سرزد ہوئی ہے کہ آپ مجھے اس کمرے میں بھیج رہی

ہیں۔

ڈچز کا ہاتھ دوبارہ میز کی دراز میں رینگ گیا۔ اچانک وہ ایک پستول سمیت باہر آ گیا۔ جس کا رخ نوجوان کے سینے کی طرف تھا۔

تم وہاں آرام سے رہو گے۔۔۔۔ ڈچز نے اسے گھورتے ہوئے آہستہ سے کہا ورنہ تم مجھے جانتے ہو۔۔۔

اچھی طرح مائی لیڈی نوجوان کے لہجے میں بڑی تلخی تھی۔

چلو ڈچز نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

نوجوان چپ چاپ سبز دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ڈچز پستول لئے اس کے پیچھے چل رہی تھی۔ نوجوان نے دروازے میں کنجی لگائی۔ قفل کھولا اور چپ چاپ اندر داخل ہو گیا۔۔

ڈچز نے دروازہ اپنی طرف کھینچ کر کنجی گھما دی جو قفل ہی میں لگی ہوئی تھی۔

پھر وہ بڑے اطمینان سے میز کی طرف واپس آئی پستول میز کی دراز میں ڈال دیا اور پہلے ہی کی طرح کتاب کے مطالعے میں مشغول ہو گئی۔

ڈیکن ہال میں ابھی کچھ مہمان مقیم تھے۔۔۔۔۔۔۔۔ ان میں رومیلا دیگال بھی تھی۔ اسے اس بات سے بڑی تشویش تھی کہ عمران اچانک کہاں غائب ہو گیا۔ دو دن سے اس کی

شکل نہیں دکھائی دی تھی۔۔۔۔۔۔۔ اس نے دو ایک بار رینی سے پوچھا لیکن اس نے لاعلمی ظاہر کی۔

یعنی تمہیں تشویش بھی نہیں۔ رومیلا نے حیرت سے کہا۔

مجھے کیوں ہوتی تشویش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اکثر اسی طرح اطلاع دیئے بغیر غائب ہو جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ڈیڈی بھی اس سے نہیں پوچھتے کہ وہ کہاں تھا۔

رومیلا خاموش ہو گئی۔

اسی دن تقریباً دو بجے عمران ڈیکن ہال میں داخل ہوا۔ سر ڈیکن سے سب سے پہلے مڈبھیڑ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ شاید وہ اس کے منتظر ہی تھے۔

تم کہاں سے آ رہے ہو۔ سر ڈیکن نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

یہ نہ پوچھیئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ان چھ برہنہ آدمیوں کا حال اخبار میں پڑھ کر بے ہوش ہو گیا تھا۔ مکلارنس پر جو کچھ بھی گذری ہو۔۔۔ خدا جانے۔

کیا مطلب۔۔۔

جناب کھیل شروع ہو گیا ہے۔ میں نے پنگ پانگ کے بلے سے فٹ بال پر ہٹ لگائی ہے۔۔۔۔۔۔۔ کیا کروں غلطی ہو ہی گئی۔

سیدھی بات کرو۔۔۔ورنہ میں تم پر آنسو گیس چھڑا دوں گا۔

ارے جناب بس مذاق ہی مذاق۔۔۔مجھے کیا معلوم تھا کہ چھ آدمی برہنہ کر کے تھیلوں میں ٹھونس دیئے جائیں گے۔ ورنہ میں کپڑے پہن کر مذاق کرتا۔ بات بس اتنی سی تھی کہ میں نے سنگ ہی کو چھیڑنے کے لئے اس کی طرف سے ایک چیلنج شایع کرا دیا تھا۔

ارے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو وہ تم نے شایع کراویا تھا۔ سرڈیکن اچھل پڑے۔

جی ہاں بس غلطی ہو ہی گئی۔ عمران نے مغموم آواز میں کہا۔

خدا کی پناہ سرڈیکن ایک طویل سانس لیکر بولے۔ جانتے ہو اس کا انجام کیا ہوگا۔

خدا جانے اب تو جو کچھ بھی ہونا تھا ہو چکا۔

سارا لندن جہنم بن جائے گا۔

اوہ باپ۔۔۔تب مجھے فوراً پیرس چلا جانا چاہیئے۔

ہوں۔۔۔۔۔۔مگر شاید اب مکلارنس کی شامت ہی آ گئی ہے۔

کیوں

اسے دو قوتوں سے مقابلہ کرنا پڑے گا۔ پولیس اور سنگ ہی سے۔۔۔اور وہ یقیناً ان میں سے ایک کا شکار ہو جائے گا۔

تو گویا۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے اپنا مذاق جاری رکھنا چاہیئے۔ عمران چہک کر بولا۔

تم سرڈیکن مسکرائیے۔۔۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تمہارے جسم میں کسی شیطان کی روح حلول کر گئی ہے۔

ارے باپ رے۔ عمران نے خوفزدہ آواز میں کہا۔ میں شیطان سے بہت ڈرتا ہوں۔

بکواس بند کرو۔ اب کیا پروگرام ہے۔

وہ۔۔۔۔میں فی الحال ونڈلیمر کیسل جا رہا ہوں۔

کیوں۔۔۔۔

ڈچز کے کتوں کی نسلیں برباد کر دوں گا۔۔۔۔مجھے انگلینڈ ہی میں ایک لینڈی ڈاگ پیدا کرنا ہے خواہ کچھ ہو۔

کیا تمہیں یقین ہے کہ تم وہاں رہ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیلی پیٹرسن کا پتہ لگا سکو گے۔

ہو سکتا ہے۔ لگا ہی لوں۔

لیکن۔۔۔۔ڈچز نے اسے پچھلے سال سے نہیں دیکھا۔ یہ بات میں نے ابھی کچھ دیر

قبل اسی سے فون پر معلوم کی ہے۔

یہ آپ نے کیا کیا عمران نے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

کیوں

اب میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھے کامیابی ہوگی بھی یا نہیں۔۔۔۔۔۔اب وہ یقیناً میری طرف سے بدگمان ہوجائے گی۔

مجھے تمہارے پروگرام کا علم نہیں تھا۔۔۔سر ڈیکن بولے۔

عمران کسی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد بولا۔ پرواہ نہیں۔ دیکھا جائے گا۔ بہر حال میں جا رہا ہوں۔

وہ اپنے کمرے میں آیا اور ضروری چیزیں یکجا کرنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے آج ہی شام کی گاڑی سے قصبہ ونڈلیم پہنچنا تھا۔

عمران سفر کی تیاریاں کر ہی رہا تھا کہ رومیلا آ گئی۔

کیوں آپ کہاں تھے۔

ہنالولو میں۔۔۔۔۔۔۔اب ونڈلیم کیسل جا رہا ہوں۔۔۔۔۔۔وہاں سے قب جنوبی کے لئے اڑوں گا اور قطب جنوبی سے سیدھا مریخ۔

آپ دوسروں کو احمق کیوں سمجھتے ہیں۔

آپ اتنی چڑچڑی کیوں ہیں۔ میں کہتا ہوں مرغیاں پالیئے۔ مرغیاں پالنے سے آدمی خوش اخلاق اور متحمل مزاج ہوجاتا ہو۔ رومیلا کچھ کہنے ہی والی تھی کہ عمران کا خصوصی ملازم اندر داخل ہوا۔ یہ آئرلینڈ کا باشندہ تھا۔ عمر ساٹھ سال کے قریب اور شاید محاورۃً بھی سٹھیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا سر انڈے کے چھلکے کی طرح شفاف اور چکنا تھا۔ آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی اور دھندلی تھیں۔ وہ عمران کی طرف ایک لفافہ بڑھا کر پتھر کے بت کی طرح بے حس و حرکت کھڑا ہوگیا۔

عمران نے لفافہ لے کر بڑے پیار سے اس کی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرا۔ لیکن وہ پہلے ہی کی طرح بے حس وحرکت کھڑا رہا۔

عمران نے لفافہ چاک کیا۔ یہ ڈچز آف ونڈلیم کا تار تھا۔ اس نے یاد آوری پر عمران کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اطلاع دی تھی کہ آج وہ خود ونڈلیم سے لندن کے لئے روانہ ہوجائے گی کیونکہ یہاں اسے ایک ضروری کام انجام دینا ہے۔۔۔۔۔۔۔دفعتاً بوڑھے ملازم نے چونک کر پوچھا۔

کیا ابھی حضور نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

نہیں اسکیٹنگ کر رہا تھا تمہارے سر پر۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے ارادہ ہے کہ اس پر ایک ٹینس کورٹ بھی بناؤں۔۔۔۔۔۔ اور جب تم مر جاؤ گے تو تمہارا سر کاٹ کر۔۔۔۔۔۔۔۔

عمران دیوار سے لگے ہوئے گدھوں کے سروں کی طرف اشارہ کر کے خاموش ہو گیا۔

آپ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ نوکر رو دینے کے سے انداز میں چیخا۔۔ آپ ایک کرسچین کی لاش کی بے حرمتی نہیں کر سکتے۔

پھر وہ اپنے سینے پر ہاتھوں سے صلیب کا نشان بناتا ہوا کمرے سے چلا آیا۔

آج ہم لوگ شام کی چائے جیفریز میں پئیں گے۔ رومیلا نے کہا۔

میں جیفریز کو ڈائینامائیٹ لگا کر اڑا دوں گا۔ عمران بڑی سنجیدگی سے بولا۔

کیوں۔۔

جب یہ چھت ہی نہ رہی جائیگی تو پھر کیوں نہ میں سارے لندن ہی کو تباہ کر دوں۔

میں نہیں سمجھی۔۔۔۔۔ یہ چھت کیوں نہ رہ جائے گی۔

آج صبح عبادت کے دوران میں مجھ پر انکشاف ہوا تھا کہ ٹھیک تین بج کر پندرہ منٹ پر زلزلہ آئے گا اور یہ چھت گر جائے گی۔

رومیلا ہنسنے لگی۔ لیکن عمران کی سنجیدگی میں ذرہ برابر بھی فرق نہ آیا۔ وہ بار بار اپنی کلائی کی گھڑی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

صرف تین منٹ اور رہ گئے ہیں وہ تھوڑی دیر بعد بڑبڑایا۔۔ لیکن رومیلا اسے اس کی بکواس سمجھ کر چھیڑتی رہی اور چڑاتی رہی۔۔۔۔۔۔۔ دفعتاً ایک اسٹول بالٹی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ اور عمران کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی زلزلہ ساتھ ہی رومیلا بھی چیخی اور خوفزدہ انداز میں چھلانگیں مارتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

عمران نے جھپٹ کر دروازہ بند کر لیا اور اس کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔۔۔ گرا ہوا اسٹول سیدھا کر کے اس پر دوبارہ بالٹی رکھ دینے کے بعد وہ ایک آرام کرسی میں گر گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ دراصل سوچنے کے لئے تنہائی چاہتا تھا لیکن رومیلا اسے ٹلتی ہوئی نہیں دکھائی دے رہی تھی لہذا اسے زلزلہ لانا پڑا۔ وہ اس سے گفتگو کرتے وقت آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اسٹول کی طرف جا رہا تھا پھر اس نے اس صفائی سے اسٹول کے پائے میں ٹانگ ماری کہ رومیلا کو اس کا علم نہ ہوسکا اور عمران کے چیخنے پر وہ بھی چیختی ہوئی کمرے سے نکل بھاگی۔

عمران اس وقت صحیح معنوں میں الجھن میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اس کا خیال تھا کہ سر ڈیکن نے ڈچز کو فون کر کے کھیل بگاڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔۔ ورنہ اگر اسے لندن میں ہزار کام ہوتے تب بھی وہ ونڈلیمر کیسل میں رک کر اس کا انتظار کرتی۔

دوسری طرف اس نے سنگ ہی جیسے خطرناک آدمی کو شیشے میں اتار لیا تھا مگر اب سوچ رہا تھا کہ اگر اسے اس کی اصلیت معلوم ہوگئی تو بنا بنایا کام بگڑ جائے گا۔۔۔ ڈچز تک پہنچ جانے کے بعد تو سنگ ہی کے اعتماد کی جڑیں اور زیادہ مضبوط ہوجاتیں اور شاید اس صورت میں وہ اس پر غور کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھتا کہ عمران کون ہے اور کس مقصد کے تحت اس سے آٹکرایا ہے۔۔۔ مگر ایسے حالات میں جب کہ خود ڈچز اس سے دور بھاگنے کی کوشش کرے گی سنگ ہی کا بدگمان ہوجانا لازمی امر ہوگا۔

عمران کافی دیر تک سوچتا رہا۔ لیکن ایسی کوئی تدبیر اسے نہ سوجھ سکی جس سے سنگ ہی بھی مطمئن ہوجاتا اور ڈچز کی غلط فہمیاں بھی رفع ہوجاتیں۔

بہرحال کچھ دیر بعد وہ اٹھا شام کا لباس پہنا اور کمرہ مقفل کر کے نکل کھڑا ہوا۔

ایک گھنٹہ بعد وہ سوہو کی ایک گندی سی گلی میں داخل ہورہا تھا۔ اسی گلی میں ایک جگہ رک کر اس نے ایک ایسے دروازے پر دستک دی جس کا پالش اڑ گیا تھا۔۔۔ اور جگہ جگہ دیمکوں کی تباہ کاری کے نشانات نظر آرہے تھے۔

تقریباً دس منٹ بعد ہلکی سی چڑچڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور عمران ایک بوڑھی عورت کی رہنمائی میں ایک متعفن گلیارا طے کرنے لگا۔ عورت نے اس سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے۔

وہ اسے کشادہ کمرے میں لائی۔۔۔ اور عمران اس کمرے کے ٹھاٹھ باٹھ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔۔۔۔۔۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ ایک بدبودار راستے سے یہاں تک پہنچا تھا۔ یہاں اعلیٰ قسم کا فرنیچر تھا، دروازوں پر قیمتی اور دبیز پردے تھے۔ ان میں سے کئی ایسے بھی تھے جن پر مشرقی طرز کا کارچوبی کام بنا ہوا تھا۔ ایک طرف بخوردان سے خوشبودار دھوئیں کی لکیریں نکل کر خلا میں لہریئے جارہی تھیں۔ بہرحال کمرے کا ماحول عجیب یوریشین قسم کا تھا۔۔۔۔۔۔ بوڑھی عورت عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے دوسرے دروازے سے نکل گئی۔۔۔۔۔۔ عمران ایک صوفے پر بیٹھ کر سنگ ہی کا انتظار کرنے لگا۔۔۔ اس نے اسے یہیں کا پتا بتایا تھا۔

تھوڑی دیر بعد سنگ ہی کمرے میں داخل ہوا مگر عجیب ہیبت میں۔۔۔ بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں کثرت شراب نوشی کی بناء پر سوجی ہوئی سی معلوم ہورہی تھیں۔ گالوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے۔ جنہیں صاف کرنے کی ضرورت بھی نہیں سمجھی گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں رائی کی وہسکی کی آدھی بوتل تھی جسے وہ شاید سوڈا ملائے بغیر پیتا رہا تھا۔۔۔۔۔۔ عمران کو دیکھ کر مسکرایا۔

کیوں بھتیجے۔۔۔۔۔۔۔ تم اب بھی لندن ہی میں مقیم ہو۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ لندن آرہی ہے۔۔۔۔۔۔ غالبًا اپنے بلومزبری والے مکان

میں قیام کرے گی۔

تب تو اور بھی اچھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ یہیں اس سے مل لو۔۔

یہاں ملنا ٹھیک نہیں ہے چچا۔۔۔۔۔۔ بلومزبری والے مکان کے قرب و جوار میں میرے چند شناسا رہتے ہیں سارا معاملہ چوپٹ ہو جائے گا۔۔۔

تم بہانہ بازی کر رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔ سنگ ہی جھنجھلا کر بولا۔

ارے۔۔۔۔ واہ۔۔۔ عمران نے بھی اسی لہجہ میں جواب دیا۔۔۔ میں تمہارے باپ کا نوکر ہوں۔۔۔ چونکہ میری تفریح ہی یہی ہے اس لئے میں نے یہ کام انجام دینا منظور کر لیا تھا۔ اگر دھونس دھڑلے پر آ ؤ گے تو میں بھی تم سے کمزور نہیں ہوں۔

سنگ ہی ہنس پڑا۔۔۔ پھر سنجیدگی سے بولا۔

نہ جانے کیوں تم پر ہاتھ اٹھانے کو دل نہیں چاہتا۔

تم مجھ سے ڈرتے ہو چچا سنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی کمزوری کو خلوص میں چھپانے کی کوشش نہ کرو۔

چلو یہی سہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تم سے ڈرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔

پھر کچھ نہیں میں کب کہتا ہوں کہ نہ ڈرو۔۔۔۔۔۔۔ مگر یہ تمہارے گالوں پر۔۔۔۔۔

سنگ ہی نے رومال سے اپنے گال صاف کرتے ہوئے کہا کام کی بات کرو لڑکے۔۔۔ ورنہ سنگ ہی کی سزا تمہیں خودکشی پر مجبور کر دے گی۔

جو سزا خودکشی پر مجبور کر دے منطقی اعتبار سے اسے سزا کہا ہی نہیں جا سکتا۔

اچانک سنگ ہی نے تین بار تالی بجائی۔ دوسرے لمحے میں دو قوی ہیکل چینی اندر گھس آئے۔۔۔۔۔۔۔ سنگ ہی نے چینی زبان میں ان سے کچھ کہا اور وہ بے تحاشہ عمران پر جھپٹ پڑے۔ عمران پہلے ہی سے تیار بیٹھا تھا۔ وہ اتنی صفائی سے ان کے درمیان سے نکلا کہ ان کے سر ایک دوسرے سے ٹکرا کر رہ گئے۔ وہ غصیلی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ حملہ کر بیٹھے۔ عمران جھکائی دے کر نہ صرف ان کی گرفت میں آنے سے بچ گیا بلکہ ایک کی پشت پر لات رسید کر دی۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سنگ ہی پر جا گرا۔ اتنی دیر میں عمران نے دوسرے چینی کی اچھی خاصی مرمت کر دی۔ سنگ ہی اپنے اوپر گرتے ہوئے چینی کو ٹھوکر مار کر شاید سخت سست کہنے لگا تھا۔

یہ سب کچھ ہوتا رہا لیکن سنگ ہی نے ان دونوں کی مدد نہیں کی۔ آخر ایک چینی نے چھرا نکال لیا۔

چچا سنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمران ہنس کر بولا۔ اگر یہ چھرا ان دونوں میں سے کسی کے

سینے میں اتر گیا تو تمام ذمہ داری تم پر ہوگی۔

پرواہ نہ کرو۔ سنگ ہی نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔۔۔میرے لئے یہ منظر بڑا دلچسپ ہے۔

تم بھی آجاؤ نا۔۔۔۔۔عمران نے اسے للکارا۔

نہیں بھتیجے۔۔ میں یہاں آرام سے ہوں۔ میری تفریح میں خلل نہ ڈالو۔

دوسرے چینی نے بھی چھرا نکال لیا اور وہ دونوں ایک ساتھ عمران پر حملہ آور ہوئے لیکن ن کے چھرے میز پر پڑے۔ کیونکہ عمران اسی میز کے نیچے جا گھسا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے میز الٹ گئی اور وہ دونوں نہتے ہوگئے۔ بس پھر کیا تھا عمران نے وہ کرتب دکھائے کہ سنگ ہی ٹوٹے بھوٹے آدمیوں کی مرمت کے لئے ایک خارخانے کے امکانات پر غور کرنے لگا۔

دونوں چینیوں کے چہرے لہولہان ہوگئے تھے۔

بس ختم کرو۔۔ دفعتاً سنگ ہی ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اب میری بوتل میں وہسکی کا ایک قطرہ بھی باقی نہیں رہا۔۔۔۔۔۔اس لئے یہ تفریح ختم۔۔۔

پھر چینیوں سے چینی زبان میں کہا۔ بھاگ جاؤ۔۔۔ لندن کی آب وہوا نے تمہیں سست اور کاہل بنا دیا ہے۔

وہ جہاں تھے وہیں رک گئے۔۔۔۔سنگ ہی نے ہاتھ ہلا کر انہیں جانے کا اشارہ کیا۔

اور وہ

چپ چاپ کمرے سے چلے گئے۔ سنگ ہی عمران کے قریب آ کر اس کی پیٹھ ٹھونکتا ہوا بولا۔ شاباش تم واقعی ایک ننھے منھے سنگ ہی ہو۔ میں تمہیں بہت کچھ سکھاؤں گا۔ سارے فنون میں طاق کر دوں گا۔ مکار پہلے ہی سے ہو۔۔۔ تم مجھے پہلے آدمی ملے ہو جس پر میری محنت ضائع نہیں ہوگی۔

بیکار باتیں ختم۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ اب کام کی بات کرو۔

وہ تو میں بہت دیر سے کرنا چاہتا ہوں۔ سنگ ہی نے جواب دیا۔

کیا تم نے کبھی کسی نک کارٹر کا نام بھی سنا ہے۔

نک کارٹر۔۔۔۔کیوں

اگر اس شخص کے سلسلے میں تفتیش کی جائے تو ممکن ہے ہماری رسائی کیلی پیٹرسن تک بھی ہو جائے۔

کیلی پیٹرسن کو الگ ہی رکھو۔ سنگ ہی نے کہا۔ اس سے مجھے ذرہ برابر بھی دلچسپی نہیں ہے۔

ہے بڑے دل گردے کی عورت۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ماننا ہی پڑے گا۔

اگر مجھے کبھی اس کے وجود پر یقین آ سکا تو ضرور مان لوں گا۔ سنگ ہی نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

اگر وجود پر یقین نہیں ہے تو پھر مجھے ڈچز آف ونڈلیمر کے یہاں کیوں بھیجنا چاہتے ہو۔

وہ تمہیں یہ بھی معلوم ہے۔ سنگ ہی نے حیرت سے کہا۔

میں کیا نہیں جانتا چچا۔۔۔۔۔۔۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ مکلارنس اس سے پریم کرنے لگا ہے اور اس سے شادی کے بغیر نہیں مانے گا۔

تم نے شاید افیون کھا رکھی ہے۔ سنگ ہی بولا۔

میں چینی نہیں ہوں۔ عمران نے جواب دیا۔

سنگ ہی کسی سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اس نے کہا نک کارٹر کے متعلق تم کیا کہہ رہے تھے۔

میرا خیال ہے کہ وہ ابھی زندہ ہے۔

کون کیا بک رہے ہو۔۔۔۔ صاف صاف کہو۔

نک کارٹر۔ آسٹریلیا کا ایک باشندہ ہے۔ جس نے بھیڑوں کے ایک وبائی مرض کا کامیاب علاج دریافت کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ آسٹریلیا میں وہ مر گیا تھا۔ مگر لندن میں شاید زندہ ہے۔

نک کارٹر۔۔۔۔ سنگ ہی آہستہ سے بڑبڑایا۔ ٹھہرو۔۔۔ مجھے سوچنے دو۔

وہ خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا۔ پھر بولا۔ میں نے یہ نام سنا ہے۔ آسٹریلیا میں کہاں تھا۔

سڈنی۔

اوہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اچھا۔۔ میں اس کے متعلق معلومات حاصل کروں گا۔ میرے ایک انگریز دوست کی زندگی کا بیشتر حصہ آسٹریلیا ہی میں گذرا ہے اور سڈنی میں اس کا قیام تھا۔

کیا وہ یہیں لندن میں رہتا ہے۔

ہاں۔۔۔۔ سر وگفلیڈ۔۔۔۔۔۔ موجودہ گفلیڈ کا چچا بڑا شاندار آدمی ہے۔۔۔۔۔۔ کیا تم نے اسے کبھی دیکھا ہے۔

نہیں لیکن لارڈ وگفلیڈ سے میری جان پہچان ہے۔۔۔ وہ مجھے ایک مشرقی شہزادے کی حیثیت سے جانتا ہے۔

اوہو۔ تم لمبا فراڈ کر رہے ہو۔ سنگ ہی مسکرایا۔

اس کے بغیر میرا کام ہی نہیں چلتا۔ اخراجات بہت وسیع ہیں۔ تم نے روزانہ سو پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک ایک ہی قسط ملی ہے۔

اب مجھے ٹھگنے کا ارادہ ہے۔ کیوں خیر اس قصے کو ختم کرو۔ کیا واقعی لارڈ وگفلیڈ تمہیں پہچانتا

ہے۔

اچھی طرح عمران سر ہلا کر بولا۔

تب تو پھر تمہارا ڈچز کے یہاں ملازمت کرنا درست نہیں ہو گا۔

یہی تو میں کہہ رہا تھا۔ عمران بولا ویسے اگر میں کوشش کروں گا تو ڈچز کا مہمان ضرور بن سکتا ہوں۔

وہ کس طرح۔۔۔

اسی طرح جیسے لارڈ وگفلیڈ سے شناسائی پیدا کی تھی ویسے ڈچز کو کتوں کا خبط ہے۔۔۔ میں اس سے درخواست کروں گا کہ اس کے کتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ پھر اسے اپنے جال میں پھانس لینا میرا کام ہو گا۔

مجھے تم سے یہی توقع ہے۔

اچھا تو پھر نکالو رقم۔۔۔ میں اس سے شہزادوں ہی کی طرح ملنا چاہتا ہوں۔

رقم ہاں رقم ملے گی۔۔۔ مگر تم یہ نہ سمجھنا کہ سنگ ہی کو بیوقوف بنا رہے ہو۔

ارے۔۔۔۔۔۔۔ توبہ۔۔۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔۔۔ ارر۔۔۔۔۔۔۔۔ ہپ۔۔۔۔۔۔ چچا جان۔۔۔ یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ آپ کو بیوقوف بنا سکوں۔

چاپلوسی کی باتیں ختم۔۔۔

عمران نے اپنے ہونٹ مضبوطی سے بند کر لیئے۔

سنگ ہی نے اسے کئی بڑے بڑے نوٹ نکال کر دیئے۔۔۔ اور عمران نے اس طرح لاپرواہی سے انہیں جیب میں ڈال لیا جیسے وہ رقم سنگ ہی کے ذمے واجب الادا رہی ہو۔

عمران نے ان دنوں عارضی طور پر اپنی رہائش کا انتظام مسز مکٹرسن کے ساتھ کر لیا تھا۔ ہارلے اسٹریٹ میں ایک بڑی عمارت کی مالکہ تھی۔ جو اسے وراثت میں ملی تھی۔ اس میں ایک بورڈنگ قائم کر لیا تھا اور غیر ملکی طلبا میں اپنی خوش اخلاقی اور حسن انتظام کے لئے خاصی مشہور تھی۔

عمران جانتا تھا کہ سنگ ہی ابھی اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوا ہے اس لئے اس نے یہی مناسب سمجھا کہ اب ڈیکن ہال سے دور ہی دور رہے۔ سنگ ہی کی قیام گاہ سے نکلتے ہی اس نے محسوس کر لیا کہ آج پھر اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ لہذا وہ نہایت اطمینان سے ہارلے اسٹریٹ کی طرف روانہ ہو گیا۔ سنگ ہی کو پہلے ہی بتا چکا تھا کہ وہ ہارلے اسٹریٹ میں رہتا ہے۔۔۔ اور مکٹرسن کے بورڈنگ کے متعلق ہارلے اسٹریٹ میں سبھی جانتے تھے کہ وہاں

زیادہ تر غیر ملکی طلبا رہتے ہیں۔

عمران بھی سنگ ہی کی طرف سے مطمئن نہیں تھا۔ اس نے دو تین ملاقاتوں میں اسے سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کسی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سنگ ہی جیسے لوگوں کا دماغ الٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ اور ان کے متعلق یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ ان کی زبان پر ہے وہی دل میں بھی ہو گا۔

بہرحال سنگ ہی کی قیامگاہ سے چل کر سیدھا مکٹرسن کے بورڈنگ میں آیا اور شام تک اپنے کمرے میں بیٹھا رہا۔۔۔۔۔ اسے یقین تھا کہ سنگ ہی کے کسی آدمی نے ہارلے اسٹریٹ تک اس کا تعاقب کیا ہے۔

پانچ بجے کے بعد اس نے ڈچز ونڈلمیر کی بلومزبری والی قیامگاہ پر فون کیا۔۔۔ دوسری طرف سے جواب بھی ملا لیکن ڈچز گھر پر موجود نہیں تھی۔ اس کے لندن کے کارپرداز نے عمران کو بتایا کہ وہ اسے ساتھ بجے آکسفورڈ اسٹریٹ کے روائیل کلب میں مل سکے گی۔

روائیل کلب حقیقتاً روائیل کلب تھا۔ وہاں خطاب یافتہ یا شاہی خاندانوں کے افراد کے علاوہ اور کسی کا داخلہ ممکن نہیں تھا۔۔۔۔ عمران ٹھیک ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچ گیا۔ لیکن سوال داخلے کا تھا۔ اس کے لئے اسے سب سے پہلے ریسپشین روم جانا پڑا۔۔۔۔۔ وہاں اس نے اپنا نام پرنس آف ڈھمپ والا کارڈ دکھاتے ہوئے سیکرٹری کو بتایا کہ وہ وہاں ڈچز آف

ونڈلیمر سے ملے گا۔ ویسے عمران اس وقت بڑا شاندار لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پایا جانے والا دائمی احمق پن غائب ہو چکا تھا اور وہ سچ مچ شہزادوں کے سے انداز میں گفتگو کر رہا تھا۔

کیا ڈچز آپ سے واقف ہیں جناب والا۔۔۔۔۔ سیکرٹری نے پوچھا۔

اچھی طرح عمران نے پروقار انداز میں جواب دیا۔

مگر وہ ابھی تشریف نہیں رکھتیں۔ تاوقتیکہ وہ آپ سے ملنے پر رضامند نہ ہوں ہم مجبور ہوں گے۔

کیا بکواس ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کسی چڑچڑے رئیس کی طرح کہا۔ میں کلب ممبر بننا چاہتا ہوں

اس کے لئے بھی دوسروں ممبر کی سفارش ضروری ہے۔

سفارش پر پرنس آف ڈھمپ لعنت بھیجتا ہے۔۔۔ سمجھے مائی ڈیئر سیکرٹری

قانون۔۔۔۔ قانون ہے جناب۔۔۔۔۔

اچھی بات ہے تم بہت جلد روائیل کلب کا انجام دیکھ لو گے۔

میں نہیں سمجھا جناب۔

میں اپنی ریاست میں ایک روائیل کلب قائم کروں گا۔ اور اس کی عمارت میں شہر بھر کے ہٹے کٹے گدھے باندھے جایا کریں گے۔

کیا آپ سنجیدگی سے کہہ رہے ہیں۔ سیکرٹری نے پوچھا۔

ہاں میں سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں۔ تم دیکھ لینا۔۔۔۔۔۔ اور یہی نہیں بلکہ اس کے بورڈ پر یہ بھی لکھواوں گا کہ یہ لندن کے روائیل کلب کی ایک شاخ ہے۔

آپ ہرگز ایسا نہیں کرسکیں گے جناب۔

کیوں ارے وہ انگلینڈ نہیں بلکہ ڈھمپ ہے۔ میری اپنی ملکیت۔۔۔۔ میں ڈھمپ کا شہزادہ ہوں۔

ابھی یہ بحث وتکرار جاری تھی کہ ڈچز آف ونڈلیمر دو آدمیوں کے ساتھ ریسیپشن روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔۔۔ عمران کہ دیکھ کر وہ ٹھٹکی لیکن پھر بڑی گرمجوشی سے آگے بڑھ کر بولی۔

ہیلو ڈھمپ۔۔۔۔۔۔۔

یس یور ائی نس۔ عمران نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

کلوک روم میں جانے کے لئے ریسیپشن روم سے گذرنا ضروری ہوتا تھا۔۔۔۔۔۔ ورنہ شاید ڈچز سے اس طرح ملاقات نہ ہوسکتی۔

کلوک روم میں اپنے رین کوٹ اتار کر وہ ہال میں آئیے۔ اور ڈچز نے عمران کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کرایا۔ ان میں سے ایک سر وگفیلڈ تھا۔ لارڈ وگفیلڈ کا چچا اور دوسرا شیرف آف نوٹنگھم۔ عمران کو یاد آ گیا کہ سنگ ہی نے اپنے کسی دوست کا تذکرہ کیا تھا اس کا نام بھی وگفیلڈ ہی تھا۔۔۔۔۔۔ پھر یہ بھی یاد آ گیا کہ لارڈ وگفیلڈ کا حوالہ بھی دیا گیا تھا۔۔۔۔ تو پھر یہ وہی سر وگفیلڈ تھا۔ عمران کے چہرے پر اب پھر وہی پہلے کی سی حماقت طاری ہوگئی تھی۔ اور وہ کچھ اس طرح خاموش تھا جیسے بولنے کی ہمت نہ پڑ رہی ہو۔

وہ جب بھی بولتا انداز سے صاف ظاہر ہو جاتا کہ اسے اپنے احمق ہونے کا احساس بہت شدت سے ہے اور وہ بولتے وقت سوچتا بھی ہے کہ کہیں کوئی بیوقوفی کی بات زبان سے نہ نکل جائیے۔ ٹھیک نو بجے وہ کلب سے اٹھ گئیے۔ سر وگفیلڈ اور شیرف کو شاید اور کہیں جانا تھا۔

تم میرے گھر تک چلو۔ ڈچز نے عمران سے کہا۔

ضرور۔۔۔۔۔۔ ضرور۔۔۔۔ عمران ٹھنڈی سانس لیکر بولا۔ میں اپنی اسکیم کے متعلق اپ کو بتانے کے لئے بے چین ہوں۔

لینڈی ڈاگ والی اسکیم

جی ہاں وہی عمران نے جواب دیا۔

اچھا تو وہیں گھر پر گفتگو ہوگی۔ مگر تم نے میرے لئے ڈھمپ خاندان کی کاک ٹیل ضرور تیار کرو گے۔

بسرہ چشم مگر ابھی اس کا راز بتانے کا وقت نہیں آیا۔ پورنماشی کے دن بتاؤں گا۔

یہ پورنماشی کیا بلا ہے۔

جس دن چاند پورا ہو جائے۔

یہ کیا بکواس ہے۔

آہا آپ نہیں سمجھتیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ دوسرا معاملہ ہے۔ اس کا تعلق روحانیت سے ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں کہ ہم مشرقی لوگ روحانیت کے معاملے میں کیسے ہوتے ہیں۔

مگر اس کا روحانیت سے کیا تعلق

ڈھمپ خاندان کا عقیدہ ہے کہ پورنماشی کے علاوہ کسی اور دن یہ راز ظاہر کرنے والا کانا ہو جاتا ہے۔

کیا کبھی ایسا واقعہ ہو چکا ہے۔

اوہ۔۔۔۔۔۔ جی ہاں۔۔۔۔۔۔۔ میرے دادا اپنی ایک آنکھ کھو بیٹھے تھے۔

خیر نہ بتاؤ۔ لیکن وہ کاک ٹیل بڑی نفیس تھی۔

میں آپ کے لئے رات دن کاک ٹیل بنا سکتا ہوں۔ آپ فکر نہ کیجئے پتہ نہیں کیوں آپ سے اتنی محبت ہو گئی ہے۔

میں اس وقت نشے میں نہیں ہوں ڈھمپ چانٹا ماروں گی۔ تم نے اس رات مجھے بہت شرمندہ کیا تھا۔

کس رات۔

رینی کی سالگرہ کے موقع پر۔

اس رات عمران نے حیرت سے کہا۔ اس رات میں نے آپ کو کب شرمندہ کیا تھا۔

میں نشے میں تھی اور تمہاری باتوں میں آ کر رقص کے لئے تیار ہو گئی تھی۔

وہ کار میں آ بیٹھے۔۔۔۔۔۔ بیٹھتے وقت سلسلہ گفتگو منقطع ہو گیا۔۔۔۔۔۔ عمران نے فی الحال خاموش ہی ہو جانا بہتر سمجھا۔۔۔۔۔۔ وہ اس رات کی باتیں دوبارہ نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔

کار تھوڑی ہی دور چلی تھی کہ یک بیک بارش آ گئی۔۔۔۔۔۔ ہوا پہلے ہی سے تیز تھی اس لئے بارش میں بھی خاصا زور موجود تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے بھری پڑی سڑک ویران ہو گئی۔

اچانک کار بھی رک گئی اور عمران نے ڈرائیور سے استفسار کیا۔ جواب ملا شاید بیٹری فیل ہوگئی ہے۔

ہمپ۔ عمران نے ایک لمبی سانس لی اور اطمینان سے پشت گاہ سے ٹک گیا۔

ڈچز ہونٹوں ہی ہونٹوں میں نہ جانے کیا بڑبڑا رہی تھی۔ ڈرائیور اپنا رین کوٹ سنبھالتا ہوا نیچے اتر گیا۔ لیکن دشواری یہ تھی کہ وہ اس بارش میں بونٹ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

وہ ڈچز کے حکم پر چند ایسے آدمیوں کی تلاش میں چلا گیا جو کار کو دھکا دے کر سڑک کے کنارے لگا سکیں۔

لیکن وہ جلد ہی ناکام واپس آ گیا۔ سڑک سنسان ہوجانے کی وجہ سے ایک بھی ایسا آدمی نہیں مل سکا تھا جو کار کو دھکیل کر سڑک کے کنارے پر لگا دیتا۔

اے ڈرائیور۔ عمران نے کہا۔۔۔۔ تم اسٹیرنگ سنبھالو میں دھکا دیتا ہوں۔

ارے تم۔۔۔۔ ڈچز نے حیرت سے کہا۔

ہاں میں۔۔۔

نہیں یہ بدنما معلوم ہوگا ڈھمپ۔۔۔۔ تم ایک معزز آدمی ہو۔

اونہہ۔ عمران ہونٹ سکوڑ کر بولا۔ اس بارش میں کسی کو کیا پڑی ہے کہ میرے معزز ہونے پر شبہ کرے گا۔

عمران کار سے نیچے اتر گیا۔ سڑک تاریک نہیں تھی۔ لیکن بارش کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ نہیں سجھائی دیتا تھا۔ عمران کار کی پشت پر دونوں ہاتھ رکھ کر اسے دھکیلنے لگا۔ اسے ناکامی نہیں ہوئی کار آگے کی طرف کھسک رہی تھی۔ ایسے میں ڈرائیور نے اسے اسٹارٹ کرنے کی بھی کوشش کی لیکن اسے کامیابی نہیں ہوئی۔

اچانک ایسا محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ستارے ناچ گئے ہیں۔ سر پر لگنے والی ضرب کچھ اتنی ہی شدید تھی۔ اسے اتنی مہلت بھی نہ مل سکی کہ وہ مڑ کر حملہ آور کی شکل ہی دیکھ لیتا۔۔۔۔ وہ اردو میں ادب لطیف بکتا ہوا ڈھیر ہوگیا۔۔۔۔۔ گرتے گرتے اسے احساس ہوا جیسے سر کے پچھلے حصے سے سورج طلوع ہو کر آنکھوں میں غروب ہوگیا ہو۔

عمران کا تو یہی خیال تھا کہ زیادہ دیر تک بے ہوش نہیں رہا۔ ویسے وہ سوچ رہا تھا کہ شاید اس کی چوٹ دھمک میڈیولا اور اوبلانگٹا تک پہنچ گئی تھی ورنہ وہ بے ہوش نہ ہوتا۔ پھر وہ اپنی بے ہوشی کی سائینٹیفک توجیہہ کے چکر میں پڑ گیا۔ یہ کرتا تو کرتا بھی کیا۔ جہاں اسے ہوش آیا تھا وہ جگہ بالکل تاریک تھی اس نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ٹٹول کر دیکھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی دیتا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔ اور اسے فوراً احساس ہوگیا کہ نہیں سجھائی دیتا کیونکہ وہ کسی دوسرے آدمی کی ناک ٹٹول رہا تھا۔

لیکن اس دوسرے آدمی نے اس پر احتجاج نہیں کیا۔ اب عمران اس کے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا لیکن اسے یہ محسوس کر کے بڑی کوفت ہوئی کہ وہ کوئی عورت ہے۔ پھر دفعتاً اسے یاد آ گیا کہ اس کے ساتھ ڈچز آف ونڈلیمر بھی تھی۔ اب اس نے بڑے اطمینان سے اسکے چہرے پر ہاتھ بھیرنا شروع کر دیا۔ اور پھر اسے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈچز ہی ہے کیونکہ اس کے بائیں گال پر ایک ابھرا ہوا تل تھا۔

اے۔۔۔۔ ڈرائیور عمران نے بھرائی ہوئی آواز مین کہا۔ گاڑی آگے بڑھاؤ

ہم گاڑی میں نہیں ہیں جناب والا۔ کسی گوشے سے آواز آئی۔

ڈرائیور۔۔۔۔

جی حضور۔۔۔۔

ہم کہاں ہیں۔۔۔

پتہ نہیں جناب والا۔ لیکن وہ آٹھ یا دس تھے۔ جب انہوں نے آپ پر حملہ کیا تو ہر ہائی نس چیخی تھیں میں آپ کی مدد کو پہنچا۔ وہ سب مجھ سے چمٹ گئے۔ پھر اس کے بعد اب آنکھ کھلی ہے۔۔۔۔۔۔۔ خدا جانے ہم کہاں ہیں۔

ماچس ہے تمہارے پاس۔

سگار لائٹر ہے جناب۔۔۔۔۔۔

جلاؤ نا۔

تھوڑی دیر بعد اندھیرے میں سگار لائٹر کی لو نظر آئی۔۔۔۔ سرخ اور مدھم سی روشنی میں دو بڑے بڑے سائے دیوار پر لرز رہے تھے۔ عمران ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ ایک طرف دیوار پر اسے سوئچ بورڈ نظر آیا۔ اس کمرے کی چھت سے بجلی کا ایک بلب بھی لٹک رہا تھا۔ عمران نے سوئچ آن کر دیا۔ کمرہ روشن ہو گیا اور ڈرائیور نے سگار لائٹر بجھا کر جیب میں ڈال لیا۔ ڈچز فرش پر چت پڑی ہوئی گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔ اسے بھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

عمران نے اسے ہلایا جلایا آوازیں دیں لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔

پپ۔۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کون لوگ تھے جناب۔۔ ڈرائیور ہکلایا۔

جناب نہیں یور ہائی نس۔۔۔۔۔۔۔ میں پرنس آف ڈھمپ ہوں۔ عمران نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

او کے یور ہائی نس۔ ڈرائیور بوکھلا کر جھکتا ہوا بولا۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ڈچز کو ہوش آ گیا۔ اور وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ بیٹھی۔

ڈھمپ ۔۔۔۔۔ہم کہاں ہیں۔

پتہ نہیں ۔۔۔عمران نے گھوم کر اسے اپنی تڑخی ہوئی کھوپڑی دکھائی جو جمے ہوئے خون سے چکٹ گئی تھی۔ ڈچز کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ اچھل کر اٹھی اور عمران کو بازوؤں میں جکڑ کر اس کا سر سہلانے لگی۔

یہ کیا ہوا۔۔۔۔۔ہم کہاں ہیں ڈھمپ ڈیئر۔

شاید مکلارنس کی قید میں ۔۔۔عمران نے بڑی سادگی سے جواب دیا۔

ڈچز ایک خوفزدہ سی چیخ مار کر دیوار سے جا لگی اور اس کی پھٹی ہوئی آنکھیں اس طرح ویران ہوگئیں جیسے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی ہو۔

مائی ڈیئر ونڈلیم عمران آگے بڑھ کر اس کا شانہ تھپکتا ہوا بولا۔ پرواہ مت کرو۔۔۔۔کیلی پیٹرسن کا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔اسے تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا۔۔۔۔لیکن اگر تم نے مکلارنس پر حقیقت ظاہر کر دی تو اس کے علاوہ پھر اور کوئی دنیا میں نہ رہ جائے گا۔ مطلب سمجھتی ہونا۔۔۔اس صورت میں وہ تمہیں کبھی زندہ نہ چھوڑے گا پھر وہ کسی ایسے آدمی کا وجود برداشت کر ہی نہ سکے گا جو اس کے علاوہ کیلی پیٹرسن سے واقف ہو۔

ڈچز کچھ نہ بولی۔۔۔۔۔اس کا چہرہ زرد ہوگیا تھا۔۔۔۔۔اور وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔

تمہیں اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی گی۔ عمران نے کہا۔ تم پیٹرسن پی چنگ کارپوریشن کے منیجر کا حال دیکھ چکی تھیں اس کے باوجود بھی آزادانہ باہر نکلتی رہیں۔۔۔۔تمہیں اپنے ساتھ کم از کم دو مسلح باڈی گارڈ تو رکھنے ہی چاہیئے تھے۔

ڈچز سر پکڑ کر فرش پر اکڑوں بیٹھ گئی اس وقت وہ عمران کو اپنے دیس کی گھاٹنوں اور کھنکنوں سے مشابہ نظر آرہی تھی۔

اچانک دروازہ کھلا اور چار مسلح نقاب پوش اندر داخل ہوئے ان کے ریوالوروں کی نالیں عمران اور ڈرائیور کی طرف تھیں۔ ایک نے آگے بڑھ کر ڈچز کا بازو پکڑا اور اسے فرش سے اٹھانے کی کوشش کرنے لگے۔

ارے۔۔۔الک ہٹو۔۔۔عمران نے غصیلی آواز میں کہا۔ ہر ہائی نس خود ہی اٹھ جائیں گی۔

ڈچز کھڑی ہوگئی تھی اس کا بازو چھوڑ دیا گیا اور تین نفوس کا یہ جلوس چار مسلح نقاب پوش کی نگرانی میں ایک طویل راہداری سے گذرنے لگا۔ پھر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچے جہاں بہت تیز روشنی تھی۔۔۔۔۔۔بالکل ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے رات کی شوٹنگ کے لئے وہ کسی

اسٹوڈیو میں لائے گئے ہوں۔

یہاں عمران نے ایک خاص چیز دیکھی۔ ایک بہت بڑی سی لوہے کی انگیٹھی تھی جس میں کوئلے دہک رہے تھے۔ اور ان کے درمیان لوہے کی دو سلاخیں پڑی ہوئی تھیں جن میں لگے ہوئے دستے لکڑی کے تھے۔ عمران کو اس کا مطلب سمجھنے میں دیر نہیں لگی۔ وہ جانتا تھا کہ مکلارنس کے آدمی کیلی پیٹرسن کا پتہ معلوم کرنے کے سلسلے میں ڈچز کو سخت اذیتیں دیں گے۔

مائی ڈیئر ونڈلیمر۔ عمران آہستہ سے بولا۔ وہ آتشدان دیکھ رہی ہو اور اس میں گرم ہوتی ہوئی سلاخیں۔

ڈچز کے حلق سے ہسٹریائی انداز کی متعدد چیخیں نکل کر وسیع ہال میں گونجیں اور پھر پہلے ہی کا سا سناٹا طاری ہو گیا۔

عمران نے تو تین بار اپنی آنکھوں کو گردش دی اور کنکھار کر اخلاقیات پر لیکچر دینے لگا۔ وہ ان نقاب پوشوں کو یوم قیامت اور خدا کی باز پرس سے ڈرا رہا تھا۔ پھر اس نے کرائسٹ اور صلیب کا قصہ چھیڑ دیا۔ اچانک نقاب پوشوں میں سے ایک نے آگے بڑھ کر اس کا منہ دبا دیا۔۔۔

عمران نے اس سے اپنا منہ چھڑانے کے لئے جدوجہد نہیں کی۔

ہاں ڈچز۔۔۔ اس نقاب پوش نے ڈچز کو مخاطب کیا جو ہال میں پہلے ہی سے موجود تھا۔

کیا خیال ہے تم مجھے کیلی کے متعلق بتاؤ گی یا نہیں۔۔۔

ڈچز کسی خوفزدہ بکری کی طرح کھانسنے لگی۔ پتہ نہیں یہ کھانسی تھی یا وہ رو رہی تھی کیونکہ اس کی آنکھوں سے آنسو تو بہرحال بہہ رہے تھے۔

اس سے کام نہیں چلے گا ڈچز۔۔۔۔۔۔ تم بتاؤ گی یا یہیں بغیر تابوت کے دفن کر دی جاؤ گی۔

میری زندگی میں تو یہ ناممکن ہے کہ ہر ہائی نس بغیر تابوت دفن کر دی جائیں۔ عمران نے غصیلے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمقانہ انداز میں کہا۔

میں تابوت ضرور مہیا کروں گا۔ خواہ کچھ ہو جائے۔

یہ کون ہے۔ نقاب پوش نے دوسرے نقاب پوشوں سے پوچھا۔

پتہ نہیں ڈچز کے ساتھ تھا۔۔ ایک نے جواب دیا۔

تم گدھے ہو۔۔ نقاب پوش گرجا۔ ان دونوں کو لانے کی کیا ضرورت تھی۔

ہم سمجھے شاید۔۔۔۔۔

شٹ اپ وہ اتنے زور سے چیخا کہ دیواریں تک جھنجھنا اٹھیں۔

دوسرا نقاب پوش خاموش ہو گیا۔

ارے یار۔۔۔ اگر ہم آ گئے تو کونسی مصیبت پڑ گئی۔ عمران نے برا مان جان لینے والے انداز میں کہا۔ کہو تو واپس چلے جائیں۔

اسے مارو۔۔۔۔۔ ٹھیک کرو نقاب پوش نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا۔ اور وہ چاروں عمران پر ٹوٹ پڑے۔

لیکن ان چاروں ہی کو حیرت تھی کہ اپنے انتہائی پھرتیلے پن کے باوجود بھی وہ اسے ہاتھ نہ لگا سکے۔ وہ کسی بندر کی طرح اچھل کود کر ہر بار ان کے وار خالی دے رہا تھا۔ دو آدمی تو جلد ہی بیکار ہو گئے کیونکہ ان کے گھونسے پوری قوت سے دیوار پر پڑے تھے۔۔۔

اوہ۔۔۔ نقاب پوش دانت پیس کر غرایا۔۔۔ تم سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا۔

ٹھہرو۔ عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔ میری ایک بات سن لو۔۔۔۔ ڈچز کو مار بھی ڈالو تو وہ نہیں بتائیں گی۔۔۔۔ اگر تم شرافت سے پیش آؤ تو یہ ممکن بھی ہے۔۔۔۔۔

میں کبھی نہ بتاؤں گی۔۔۔ ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی۔۔۔ مجھے مار ڈالو میں ہرگز نہ بتاؤں گی۔۔۔۔۔ میں نچلے طبقے کی کوئی ڈرپوک عورت نہیں ہوں۔

محترمہ تمہیں بتانا پڑے گا۔ نقاب پوش نے زہریلے لہجے میں کہا۔ میں تمہیں دنیا کی خوفناک ترین اذیت دینے سے بھی باز نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔۔۔ سمجھیں۔

مسٹر۔۔ عمران نے اسے مخاطب کیا۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ اپنی دھمکی کو بروئے کار لاسکو گے۔

ارے تم لوگ کیا دیکھتے ہو۔ نقاب پوش نے اپنے ساتھیوں کو للکارا۔ اس کا منہ بند کر دو

وہ پھر عمران کی طرف جھپٹے لیکن عمران اس بار صرف کرتب ہی نہیں دکھاتا رہا بلکہ ایک کے ہولسٹر سے ریوالور بھی نکال لیا۔

خبردار تم سب اپنے ہاتھ اوپر اٹھا لو۔ اس نے انہیں للکارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چاروں بوکھلا کر پیچھے ہٹے اور پھر انہیں اپنے ہاتھ اوپر اٹھانے ہی پڑے۔

تم بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھاؤ عمران نے نقاب پوشوں کے سرغنہ سے کہا۔ کیا تم میرے چچا ہو۔

اس نے بھی اپنے ہاتھ اوپر اٹھائے لیکن عمران یہ فیصلہ نہ کر سکا کہ اب اسے کیا کرنا چاہیئے۔ ویسے انہیں زخمی تو کر ہی سکتا تھا۔ مگر زخمی کرنے کے لئے فائر کرنے پڑتے اور فائروں کی آوازیں نہ جانے کون سا نیا ہنگامہ کھڑا کر دیتیں۔ ہوسکتا ہے کہ اس عمارت میں ان پانچوں کے علاوہ اور لوگ بھی رہے ہوں۔ عمران اپنے دوسرے اقدام کے متعلق سوچ ہی رہا تھا

اچانک ایک دروازہ کھلا اور پانچ چھ نقاب پوش گھس آئے اور انہوں نے بے تحاشہ کمرے والے نقاب پوشوں پر فائیر کیئے۔

افراتفری مچ گئی۔۔۔۔۔۔عمران کھسک کر دیوار سے جا گا۔

اچانک اسی آواز میں ایک نسوانی آواز ابھری۔۔۔خبردار اسے جانے نہ دینا۔۔۔لمبا آدمی یہی مکلارنس ہے۔

لمبا آدمی اچھل کر بھاگ۔۔۔۔اس پر پے در پے کئی فائیر ہوئے لیکن وہ کمرے سے نکل چکا تھا۔

آنے والے نقاب پوش بقیہ چار نقاب پوشوں کو وہیں چھوڑ کر اس کے پیچھے بھاگے۔

دوسرے نقاب پوش ان کے پیچھے جھپٹے اور عمران وہیں کھڑا اپنی ناک رگڑتا رہا۔۔۔عمارت کے دور افتادہ حصے سے فائیروں کی آوازیں آئیں۔۔لیکن ساتھ ہی عمران بھاری قدموں کی آوازیں سن رہا تھا۔۔۔۔اور یہ سو فیصد پولیس والے تھے۔۔۔چلنے کا انداز بتا رہا تھا۔

ڈچز جواب بھی خوفزدہ نظر آ رہی تھی عمران کے قریب آ کر آہستہ سے بولی۔ تم ریوالور سمیت۔ اف فوہ۔۔۔بڑی غلطی ہوئی۔

اتنے میں پولیس والے اس کمرے میں پہنچ گئے غالباً وہ فائیروں کی آواز سن کر گھس آئے تھے ڈچز نے جلدی جلدی انہیں سب کچھ بتا دیا لیکن مکلارنس کا نام سن کر ان کی روح فنا ہو گئی اور وہ وہیں کھڑے ہو کر ڈچز کی خیریت پوچھنے لگے۔

خود ڈچز ہی نے جھلا کر کہا۔ آپ لوگ انہیں پکڑتے کیوں نہیں۔ وہ ابھی عمارت ہی میں ہوں گے۔

انہیں اپنے بچوں کو یتیم دیکھنے کا شوق نہیں ہے۔ عمران سر ہلا کر بولا۔

ہم ابھی ہیڈ کوارٹر فون کرتے ہیں۔ سارجنٹ نے انہیں دلاسہ دیا۔ آپ پریشان نہ ہوں

ہم بالکل پریشان نہیں ہیں جناب۔ عمران خوش اخلاقی کے اظہار کے لئے مسکرایا۔

بہرحال عمران نے اب وہاں ٹھہرنا مناسب نہیں سمجھا۔ فائیروں کی آوازیں بہت دیر سے نہیں آئی تھیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہاں ہوگا ہی کیا۔ نہ کیلی ملے گی اور نہ مکلارنس۔۔۔۔۔۔ویسے وہ کیلی پیٹرسن کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس قسم کی لڑکی ہوگی۔ عمارت کے باہر آ کر ڈچز نے عمران سے کہا۔ میری قیامگاہ تک چلو۔۔۔۔میں بہت زیادہ ڈر گئی ہوں۔

میرا تو دم ہی نکل گیا ہے۔۔۔۔میں کیا چلوں گا۔۔۔۔مجھے کیلی پیٹرسن سے کیا

غرض۔ ۔ ۔ کیا اس کے لئے مکلارنس سے اپنی حجامت بنواتا پھروں۔

اوہ ڈیئر ڈھمپ میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

اس لئے مناسب یہی ہے کہ کل کے اخبارات میں کیلی پیٹرسن کا پتہ شائع کرادیجئے۔

پتہ میں نہیں جانتی۔ تم یقین کرو ڈھمپ۔ ۔ ۔ آج پورے ایک سال بعد میں نے اس کی آواز

سنی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یقین کرو۔

یقین کرلیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیا مصیبت ہے۔ میں لینڈی ڈاگ پیدا کرنے کے چکر میں تھا۔ بیچ میں یہ مکلارنس کا بچہ آ کودا۔

مگر ڈھمپ۔ ۔ ۔ تم بہت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ تم بہت دلیر ہو۔ ۔ ۔ ۔ میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتی تھی۔ تم نے ان لوگوں کو تھکا مارا تھا اگر کیلی نہ آجاتی تو وہ تمہارے ہی ہاتھ لگتا۔ ۔ ۔ شاید پہلی بار آج تم نے مکلارنس پر ریوالور اٹھایا تھا۔ ۔ ۔ ۔ یہ تلخ تجربہ اسے زندگی بھر یاد رہے گا۔

عمران کچھ نہ بولا۔ شاید وہ کسی الجھن میں پڑ گیا تھا۔ کوئی نئی الجھن تھی۔ اس کے چہرے پر کچھ اسی قسم کے آثار تھے۔ بمشکل تمام وہ ڈچز سے پیچھا چھڑا سکا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہ جانے کیوں اس نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کردیا۔

10

دوسری صبح کے اخبارات نے اس واقعہ کو بری طرح اچھالا۔ لیکن عمران کا نام کہیں نہیں آنے پایا۔ ۔ ۔ اس کا تذکرہ ایک غیر ملکی طالب علم کی حیثیت سے کیا گیا تھا۔ نام سرے سے ہی نہیں لیا گیا۔ حقیقت یہ تھی اس سلسلے میں عمران نے سرڈیکن کو مجبور کیا تھا ان کے اثر ورسوخ کی بناء پر اس کا نام اور پتہ اخبارات میں نہیں آسکا تھا۔ ۔ ۔ ۔ دوسرے دن صبح صبح عمران پھر سنگ ہی کے پاس جا پہنچا۔ ۔ ۔ قبل اس کے کہ عمران کچھ کہتا سنگ ہی بول پڑا۔

مجھے افسوس ہے لڑکے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دراصل میرے آدمی سے غلطی ہوئی۔ ۔ ۔ بارش ہوتے ہی انہوں نے تعاقب کرنا چھوڑ دیا تھا۔ مگر میں تمہارے کمالات کا معترف ہوں۔ ۔ ۔ کیا وہ تمہیں اپنے گھر لے جارہی تھی۔

نہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم دونوں کو مکلارنس لے گیا تھا۔

میں نے اس وقت اخبار میں دیکھا ہے۔ ۔ ۔ ظاہر ہے کہ وہ غیر ملکی طالب علم تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ ۔ ۔ ۔ مجھے اس کے متعلق بتاؤ

عمران نے اسے مختصراً اسے حالات سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن پیٹرسن کا نام آتے ہی سنگ ہی نے کہا۔ تو یہ لڑکی بھی کسی فلم کی ہیروئین کی طرح۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

میں ساری رات اس کے متعلق سوچتا رہا۔۔۔عمران نے مغموم لہجے میں کہا۔ بڑی سریلی

آواز تھی۔۔۔۔اب میں سوچ رہا ہوں کہ کہیں میں کٹی کو بھول نہ جاؤں

سنگ ہی معنی خیز انداز میں مسکرا کر رہ گیا۔

کیا سرو گفیلڈ تمہارا دوست ہے۔

ہاں یہ تقریباً بیس سال پہلے کی بات ہے ہم اسپین میں ملے تھے۔

یہاں آنے کا بعد کبھی اس سے ملے ہو۔

نہیں اب ملنے کا ارادہ ہے۔ سنگ ہی نے کہا۔

ہرگز نہیں۔۔۔۔اسے یہ بھی نہ معلوم ہونا چاہئے کہ تم کہاں مقیم ہو۔

یہ تو تمہیں بھی نہیں معلوم بھتیجے کہ میں کہاں مقیم ہوں۔۔۔۔مگر تم یہ کیوں کہہ رہے ہو۔

میرے پاس کیلی پیٹرسن کے متعلق تھیوری ہے۔

تھیوری۔۔۔۔واہ بھتیجے۔۔۔۔۔۔اب تم تھیوریاں بھی بنانے لگے شاباش ہاں بتاؤ تو کیا ہے۔

میرا خیال ہے کہ کیلی پیٹرسن ڈچز اور سرو گفیلڈ کا بنایا ہوا ایک فراڈ ہے۔ ممکن ہے کل رات میں نے ایک دلچسپ ڈرامہ دیکھا ہو۔

لیکن تم سرو گفیلڈ کو کیوں گھسیٹ رہے ہو۔

وہ دونوں گہرے دوست ہیں۔۔۔۔۔۔اور بہت دنوں تک آسٹریلیا میں رہ چکے ہیں۔

تو اس کا یہ مطلب کہ تم پچھلی رات مکلارنس سے نہیں ٹکرائیے

میرا یہی خیال ہے۔۔۔مکلارنس کی آڑ میں یہ ڈرامہ کھیلا گیا تھا۔۔۔کیلی پیٹرسن اس طرح اچانک آ ٹپکی تھی جیسے وہ اس واقعہ کی منتظر رہی ہو۔۔۔اس کے آدمیوں نے مکلارنس اور اس کے ساتھیوں پر پے در پے فائر کئے لیکن شاید کوئی زخمی بھی نہیں ہو سکا تھا۔ اب اسی لائن پر سوچنے کی کوشش کرو کیا یہ ممکن ہے نہیں ہے کہ ڈچز کیلی پیٹرسن کی رقمیں خود ہضم کر رہی ہو۔۔۔۔کیا سرو گفیلڈ فرشتہ ہے۔

فرشتے سنگ کے دوست نہیں ہو سکتے بھتیجے۔۔۔تم نے مجھے الجھنوں میں ڈال دیا ہے۔

ہاہا۔۔۔۔۔۔۔لاؤ نکالو۔۔۔۔۔۔آج کی رقم۔۔۔۔۔۔۔کل تو میں نے شہزادہ بننے کے سلسلے میں ساری رقم برباد کردی تھی۔

اب کوئی رقم نہیں ملے گی۔

کیوں عمران آنکھیں نکال کر بولا

تم اب تک میرے ساتھ فراڈ کرتے رہے ہو۔۔۔۔

کیا مطلب۔۔۔۔۔

کیا تم ڑیکن ہال میں نہیں رہتے۔۔۔۔

اب نہیں رہتا پہلے رہتا تھا۔۔۔۔عمرانے بڑی سادگی سے کہا

مجھے وہاں لڑکیاں بہت پریشان کرتی ہیں اس لیے میں اب ایک ہارلے اسٹریٹ کے ایک بورڈنگ میں اٹھ آیا ہوں

تم میرے لئے نہیں بلکہ ڈیکن کے لئے کام کر رہے ہو۔۔۔۔سنگ ہی نے تیز لہجے میں کہا

میں دونوں کا کام تمام کر سکتا ہوں عمران دانت پیس کر بولا۔

اچھا تو ٹھرو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔اپنے تابوت کے لئے آرڈر سے آؤں۔۔۔۔ انگلینڈ میں تابوت کے بغیر دفن ہونا بیکار ہیآ ؤٹ آف فیشن سمجھ لو۔۔۔۔مگر آج کے سو پونڈ تو تمھیں دینے ہی پڑیں گے۔۔۔۔۔ورنہ میں تابوت کا انتظام کہاں سے کروں گا

سنگ ہی نے اسے تھپڑ مارا لیکن اس کا ہاتھ اس کی گال کی بجائے کرسی کی پشت سے ٹکڑا گیا۔۔۔۔۔عمران نے کرسی الٹدی اور سنگ ہی اچھل کر پیچھے ہو گیا

دیکھو خبردار ہاں اگر میرے چوٹ آئی۔۔۔۔میرے ڈیڈی تمھیں گولی مار دیں گیعمران نے ہانک لگائی۔سنگ ہی بڑی طرح جھلا گیا اس کے چہرے پر وردنگی نظر آنے لگی۔دھورے ہی لمحے عمران نے چاقو کھلے کی کڑکڑاہٹ سنی۔۔۔۔۔سنگ ہی کے داہنے ہاتھ میں چاقو کی چمک دیکھ کر عمران نے پینترا بدلا اور جلدی سے فاؤنٹین پین نکالتا ہوا بولا

آؤ دیکھو کیسی درگت بناتا ہوں تمھاریلیکن سنگ ہی خاموش تھا اس کے پتلے پتلے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھیں کسی شاری کتے کی طرح اپنے شکار پر جم کر رہ گیئں تھیں

عمران کے جسم میں ایک ٹھنڈی سی لہر دوڑ گیئیلیکن پھر بھی ڈٹا رہا۔اوسان نہیں خطا ہونے دیے۔۔۔۔اچانک سنگ ہی نے اس پر چھلانگ لگائی۔۔۔۔۔لیکن شاید اس دھماکے نے اسے چونکا دیا جو عمران کے فاؤنٹین پن سے نکلنے والے شعلے کی بنا پر ہوا تھا

سنگ ہی ایک کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہو گیا اور عمران اچھل کر باہ بھاگا کمرے میں دھواں پھیل رہا تھا۔۔۔۔۔سنگ ہی نے چیخ کر چینی میں کچھ کہا اور کھانستا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔وہ بڑی طرح اپنی آنکھیں مل رہا تھا۔۔۔۔اور کھانسی تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔۔۔۔

عمران دوڑتے دوڑتے پھر پلٹ پڑا۔۔۔۔ اور سنگ ہی کے سر پر چپت رسید کرتا ہوا بولا بھتیجے کی طرف سے۔۔۔۔ سنگ ہی ابھی تک آنکھیں مل مل کر کھانس رہا تھا۔۔۔۔۔۔ چینیوں نے بڑی شد مد سے حملہ کیا تھا عمران کو جان چھڑانی مشکل ہو گئیاس پر چاروں طرف سے مکوں اور تھپڑوں کی بارش ہو رہی تھیاتنے میں اسے کسی کے ہاتھ میں چاقو کی چمک دکھائی دی۔۔۔ اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں رہ گیا تھا کہ وہ خود کو زمین پر گرا لیتا۔۔۔ وہ صرف ایک سکینڈ مہلت چاہتا تھا۔۔۔ اور یہ مہلت اسے زمین پر گرتے ہی مل گئیچونکہ تین آدمیوں کے ہاتھ میں کھلے ہوئے چاقو تھے۔ اس لئے شاید وہ یہی سمجھا کہ کسی کا وار چل گیا۔۔۔ عمران گرا بھی تو چیخ مار کر۔۔۔ اس کا ارادہ کچھ اور تھا لیکن حالات نے دوسری صورت اختیار کر لی۔۔۔۔ چینی کے گر جانے پر سنگ ہی کی طرف متوجہ ہو گئیجو اب بھی پہلے ہی کی طرح اچھل اچھل کر کھانس رہا تھا اور اس کے دھنوں ہاتھ آنکھوں پر تھے

عمران نے لیٹے ہی لیٹے جست لگائی اور دوسرے کمرے میں پہنچ گیا اس کے آگے طویل راہداری تھی جو صدر دروازے کی طرف جاتی تھی۔

راہداری مٰں پہنچ کر عمارن نے آ گا گچنا شروع کر دیا کیونکہ چینی اکے پاس دوڑتے ہےئے آرہے تھیصدر دروازہ بند تھا عمران نے سوچا کہ اگر اس دفعہ وہ ان کہ ہتھے چڑھا تو نہیں۔۔۔ مگر چاید اس کے ستارے اچھے ہی تھیٹھیک اسی وقت ایک آدمی دروازہ کھول کر راہداری میں قدم رکھ ہی رہا تھا کہ عمران اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گلی میں چل پڑا۔۔۔۔ اور اس کے اٹھتے ہی اس نے ایک بار پھر آگ گکی ہانک لگائیاسے کہ ساتھ وہ آدمی بھی اختیارانہ طور پر آگ آ گچیخ اٹھا جسے عمران گھسیٹتے ہوئے گلی میں لے آیا تھا۔۔۔۔ باہر کے لوگوں کی طرف جھپٹنے اور اندر سے نکلنے والے چینیوں سے ٹکرا کر رہ گیئہر طرف آگ آگ کا شور مچ گیا لیکن سمگ ہی کے آدمی اس بھیڑ میں اپنا سر پیٹ رہے تھے۔۔۔ کیونکہ اب عمران

کہیں پتا نہ تھا۔

(11)

اسی دن ٹچز عمران کی تلاش میں ڈیکن ہال پہنچ گئیعمران موجود تھا سنگ ہی اسے جھگڑا کر لوٹنے کے بعد سے اب تک ڈیکن ہال سے باہر نہ نکلا تھا اب اسے ایک نئے سرے سے سکیم مرتب کرنی تھی۔۔۔ کیونکہ سمگ ہی جیسے آدمیں کو دشمن بنا کر مطمئین ہو کر بیٹھنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں تھا۔

ڑچزا سے سٹڈی میں ملیسر ڈیکن موجود نہیں تھے

میں آج ونڈلیمر جا رہی ہوں ڈھمپ۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔۔عمران نے اس طرح کہا کہ جیسے لندن میں اس کی موجودگی اس کے لئے تکلیف کا باعث رہی ہو

کل رات تم نے کمال کر دیا میں تو سمجھتی تھی کہ وہ تمھیں مار ہی ڈالیں گے لیکن تم تو دلیر ہو

رات میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے بچا تھا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ اگر ریوالور چل ہی گیا تو کیا ہوگا۔۔۔مگر وہ لڑکی کیلی پڑیسٹمن اس کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے بیہوش ہونے سے بچا لیا

واقع وہ حیرت انگیز اور پر اسرار ہے۔۔۔کیلی پڑیسن۔۔۔اسے خود بھی اس بات کا احساس ہوگا کہ بوڑھی ڈچز آف ونڈلمیر خطرے میں ہے۔۔۔حقیقتا مین خطرے میں ہوں اگر کل تم ساتھ نہ ہوتے تو میرا کیا ہوتا

پتہ نہیں کیا ہوتا۔۔۔مگر مین آپ کو کا ئی سمجھوں عمران نے اسے گھرتے ہوئے سوال کیا

کیا میں نہیں سمجھی

ایک بار ایک تلخ تجربے سے دوچار ہونے کے بعد بھی آپ اس طرح آزادی سے گھوم پھر رہی ہیں۔ آپ کع معلوم ہونا چاہیئے کہ مکلارنس لندن کا وا ہے

میری گاڑی مین وہ مسلح گارڈ موجود ہیں اور پھر مکلارنس مجھ پر قاتلانہ حملہ کع ہی نہیں سکتا۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتا

میرے علاوہ۔۔۔اور کوئی کیلی کو نہیں پہچانتا

لیکن یور ہائی نس ایک بات سمجھ میں نہیں آ ئی

کیا بات

مکلارنس کیلی کے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے۔۔۔

خدا جانے۔۔۔میں زرا الجھن میں ہوں لندن مُن اس سے بھی زیادہ مالدار عورتیں موجود ہیں

عمران کچھ نہ بولا وہ احمقوں کی طرح ڈچز کی طرف دیکھ رہا تھا ڈچز نے مسکرا کر کہا تم اسی وقت میرے ساتھ ونڈلیمر چلو گے

مُں معافی چاہتا ہوں یور ہائی نسا بھی میری شادی بھی نہیں ہوئی۔۔۔میں کسی صورت مین مرنا پسند نہ کروں گا

:میں تمھیں اتنا بزدل نہیں سمجھتی تھیڈ شز نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ اتنے میں فون کی گھنٹی بجی اور عمران نے ریسیور اٹھالیا۔۔۔لیس ڈھمپ سپیکنگ

دوسری طرف سے سرڈیکن کی آواز آئی۔ اوہ۔۔۔۔ کیا تم گھر پہنچ گیئے

ہاں مٰن مسٹر چرچل سے مل چکا ہوں عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا اور میں نے اسے کہ دیا ہے کہ میں اس سکیم پر چار لاکھ پاؤنڈ خرچ کا سکتا ہوں

کیا بک رہے ہو سرڈیکن نے جھنجھلا کر کہا۔

پرواہ نہیں ویسے تو میں دس لاکھ پاؤنڈ تک خرچ کر سکتا ہوں لیکن فی الحال چار لاکھ ہی کہے ہیں مسٹر چرچل مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں

عمران۔۔۔۔ آواز غصیلی تھی

اچھی بات ہے۔۔۔۔۔ مگر چرچل کو مجھ سے کہنا تھا کہ میں رات کا کھانا اس کے ساتھ ہے کھاؤں۔۔۔۔۔ خیر میں پھر کسی وقت نکالوں گا۔۔۔۔

میں آرہا ہوں سرڈیکن نے آپے سے باہر ہوتے ہوئے کہا تم وہیں ٹھرنا۔۔۔۔ ورنہ مجھ سے بڑا آدمی کوئی نہ ہوگا۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ ٹھیک ہیفی الحال ڈیڑھ سو گھوڑے خریدلو عمران نے جواب دیا اور

دوسری طرف سے ریسیور پٹخنے کی آواز آئی۔ ڈچز اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے تھوک نگل کر کہا آج کل لمبی لمبی رقمیں خرچ کر رہے ہو

ارے واہعمر ان احمقانہ اندازمٰن ہھسا بات دراصل یہ ہے کہ مین ایک نیا تجربہ کرنے جارہا ہوں آسٹریلیا کے ویلر اور عرب کے مشکی سے گھوڑوں کی ایک نئ نسل بناؤں گا مسٹر چرچل سے اس موضوع پر میں نے ایک گھنٹے گفتگو کی تھی۔ ان کا خھال ہے کہ یہ سکیم بڑی منفقت بخش ثابت ہوگی۔۔۔۔۔

چرچل نے تمھیں الو بنایا ہوگا ڈچز ہنسنے لگیا سئ تم مجھ سے زیادہ نہیں جانتے۔ فرصت کے لمحات میں دوا اپنا بڑا اپن بالکل بھلا دینا چاہتا ہے۔

تب میں مسٹر چرچل اور گرینا گاربو سے ایک نئ نسل بنانے کئ امکانات پر غور کروں گا مجھے یقین ہے کے مسٹر جارج برنارڈ شا میری اس سکیم کو بہت پسند کریں گے

کا ی تم نشے مین ہو

اس نسل کے لوگ گول اور خوبصورت ہوں گے۔ یہ میرا دعوی ہے

تو تم میرے ساتھ نہیں چلو گے۔

نہیں اب میُجھے لینڈی ڈاگ سے دلچپسی نہیں رہ گئی۔۔۔۔

خیر۔۔۔ پھر سہیمگر ایک بار تمھیں وانڈلیمر ضرور آنا پڑے گا مٰن تمھیں بہت پسند کرتی ہوں تم بزدل نہیں ہو خوامخواہ بننے کی کوشش کرتے ہو۔۔۔۔ اچھا

ڈچز اٹھ گئی عمران اسے جاتے دیکھتا رہا ڈچز کے جاتے ہی رومیلا اور رینا آندھی کی طرح اسٹڈی میں داخل ہوئیں شاید وہ ملحقہ کمرے سے ان کی گفتگو سنتی رہیں تھیں عمران نے دیکھ کر سر کے بل کھڑے ہونے کی کوشش کیلیکن رینی نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا۔۔۔۔ عمران بسورتا ہوا سیدا ھا کھڑا ہو گیا

یہ ڈچز سے تمھارا کیا رشتہ ہیرینی نے چڑانے والے انداز میں کہا

ہم دونوں شاہی نسل سے ہیں عمران نے اکڑ کر کہا

خیر ہوگا رینی بولیہم تو افسوس ظاہر کرتے ہیں

کس بات پر

زلزلے نے تمھارا کمرہ تباہ کر دیا رینی نے مغموم لہجے میں کہا

عمران کی جان نکل گئی۔۔۔ اس نے سوچا کہ یقیناً زلزلوں نے ان دونوں کمروں میں تباہی مچا دی ہوگی۔ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اپنے کمرے میں جا رہا تھا۔۔۔ وہاں سچ مچ اسی طرح کے زلزلے کی تباہی نظر آئیمیز یں اور کرسیاں الٹی پڑی تھیں۔ تصویروں کے فریم دیواروں سے گر کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ بہرحال آسانی سے ٹوٹنے والی چیزوں میں سے ایک بھی چیز صحیح سلامت نہیں تھیعمران نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور اس طرح سر ہلانے لگا

جیسے سچ مچ قہر خداوندی ہی رہا ہو اس نے گھنٹی بجا کر اپنے ملازم آئرش کو بلایا۔۔۔

وہ بھی کمرے کی حالت دیکھ کر بوکھلا گیا عمران نے جواب طلب نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

جناب والا۔۔۔۔۔ میں نہیں جانتا۔۔۔۔

کیا نہیں جانتے

میں نے اپنی ماں سے سنا تھا کہ گدھوں کے گرد روحیں منڈلاتی رہتی ہیں۔۔۔ ۔ دیواروں پر گدھوں کے سر دیکھ کرمُں ہمیشہ کانپ جاتا تھا۔۔۔۔

چلو ٹھیک کرو عمران اسے گھونسا دکھا کر چیخا۔۔۔۔۔

نوکر خاموش کھڑا اپنی چکنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرتا رہا۔۔۔۔

کیا تم نے سنا نہیں۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آتا۔۔۔ کک۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔

کا ی یقین نہیں آتا۔۔۔۔

بھبو۔۔۔۔ بھوت۔۔۔۔ اچانک بوڑھے آئرش کے گلے سے گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے

لگیں اور عمران سچ مچ بوکھلا گیا ادھر نوکر گرتا پڑتا کمرے سے بھاگا

ٹھیک اسی وقت ہٹلر نے آ کر سر ڈیکن کی آمد کی اطلاع دی وہ شاید فون کا ریسیور رکھ کر ہی اپنے آفس سے نکل پڑے تھے

عمران اسٹڈی مُں چلا گیا سر ڈیکن ابھی بیٹھے بھی نہیں تھے۔

یہ کیا بکواس شروع کی تھی تم نے

یہاں ڈچز آف وندولیمر تشریف رکھتی تھیں وہ اس لئے تشریف لائی تھیں کہ مجھے اپنے ساتھ وندلیمر لے جائیں

تو پھر۔۔۔۔

تو پھر آپ سوچیے کہ وہ مجھ پر مہربان کیوں ہوں گئیں ہیں

:میں سمجھتا ہوں یہ کیلی پیٹرسن کا معاملہ۔۔۔۔ڈچز نے پچھلی رات تمھیں بیوقوف بنانے کی کوشش کی تھی۔۔۔۔اگر وہ اس سازش میں شریک ہے تو مجھے بڑا افسوس ہوگا

شریک۔۔۔۔یہ آپ کیا فرما رہے ہیں کیلی پیٹرسن ڈچز کی ایک اسسٹنٹ ہے

اب میں بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ سر ڈیکن بولے

مگر یہ قصہ زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا۔۔۔۔

کیوں۔ کوئی خاص بات ہے

کیلی پیٹرسن شاید اب لندن کی سب سے مالدار خاتون ہوگئی ہے

وہ کس طرح

مرحوم لارڈ بیو یشام کی جائیداد بھی اسی کو ملے گی

یہ ہر گز نہیں ہوسکتا عمران بگڑ گیا لارڈ بیو یشام کی جائیداد مجھے ملے گی کیا یہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کی جائیدادیں اسی کے حصے میں آئیں

پھر بکواس شروع کر دی تم نے۔۔۔۔

عمران کچھ نہ بولا۔۔۔۔وہ کچھ سوچنے لگا تھا

سر ڈیکن نے کہا مگر لارڈ بیو یشام کا وکیل کیلی پیٹرسن سے مطمئین نہیں ہے۔ لہزا لارڈ بیو یشام کا ترکہ اس وقت کیلی کی طرف منتقل نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ کیلی منظر عام پر نہ آ جائیے

مگر لارڈ بیو یشام کا کیلی پیٹرسن سے کیا تعلق

کیلی پیٹرسن کی دادی بیو یشام خاندان سے تعلق رکھتے تھی

کاش میری دادی بھی۔۔۔عمران اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا

اب ہیو خاندان یعنی اپنے نانہال کے ترکے کی مالک کیلی پیٹرسن ہو گیا اس خاندان کا آخری فرد لالرد ہیوشام تھا۔۔۔۔

کیا لارڈ ہیویشام اور ڈچز آف ونڈلیمر میں بھی کوئی تعلق تھا

ہاں۔۔۔آں۔۔۔۔ہوسکتا ہے کہ وہ دونوں دوست رہے ہوں

بس یا اور کچھ بھی۔۔۔۔میرا مطلب رشتہ داری سے ہے۔۔۔۔۔

نہیں رشتہ داری نہیں تھی۔۔۔۔

خیر اب آپ یعنی لندن کی پولیس اس بارے میں کیا کرے گی

لندن کی پولیس اب کیلی پیٹرسن کے بارے میں تحقیقات شروع کرے گی۔ کیونکہ مرحوم لارڈ ہیویشام کا وکیل اس پراسرار کیلی پیٹرسن پر مطمین نہیں ہے۔۔۔۔وہ بذات خود اپنا اطمینان کرنا چاہتا ہے۔ اس لیئ ڈچز کی یقین دہانی کافی نہیں ہوسکتی

میرے خدا۔۔۔۔عمران اچھل پڑا اب تو مجھے ہیویشام کے تابوت کے لئے بھی اسے آرڈر دے دینا چاہئیے۔ ورنہ ہوسکتا ہے کہ وقت پر تیار نہ ملے

پھر بکواس کرنے لگے

اس کی موت بڑی پراسراری ہو گی جناب آپ لکھ لیجئیے

آخر کیوں

اگر کیلی پیٹرسن آپ کی دانست میں فراڈ ہے تو یہی ہونا چاہیئے آپ خود سوچیے کوئی ایسا وکیل کیوں کر زندہ رہ سکتا ہے جسے ڈچز کی بات پر یقین نہ ہو

سنو ڈچز انگلینڈ کی بڑی عورتوں میں سے ہے لیکن وہ پولیس سے ٹکرانے کی ہمت نہیں کر سکے گی مجھے یقین ہے

کیوں نہیں کر سکے گی میں آپ سے متفق نہیں ہوں وہ بڑے جوڑ توڑ والی عورت ہے مجھے علم ہے کہ بارسوخ بھی ہے کیا لندن کا پولیس کمشنر بھی اس کا احترام نہیں کرتا سر ڈیکن نے کوئی جواب نہیں دیا عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا مجھے لارڈ ہیویشام کے وکیل کا پتہ چاہیئے

سکس اپر برکلے میوز

شکریہ۔۔۔۔

لیکن اس سے مل کر کیا کرو گے۔۔۔اوہو ٹھرو۔۔۔۔اس سلسلے میں سنگ ہی کا کیا رویہ ہے

سنگ ہی کا نام بھی نہ لیجئیے آج ہم دونوں میں محبت کا آخری اسٹیج بھی ہو گیا اتفاق تھا کہ

بچ کر

نکل آیا۔۔۔بس اپنا لیو بوٹری ورک کام آ گیا ورنہ مجھے اپنا تابوت تک خریدنے کی مہلت نہ ملتی۔

سر ڈیکن کے استفار پر اس نے پوری کہانی دہرا دی

اوہ۔۔۔تو مجھے اس کا پتہ بتاؤ ورنہ ہوسکتا ہے کہ تمھاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔ تم نے دنیا کے ایک خطرناک آدمی کو چھیڑ دیا ہےتم سنگ ہی کو نہیں جانتےو ہ ان لوگوں مینا سے ہےجو قانون کی روح سے باہر رہ کر قانون شکنی کرتے ہیں تم نے بہت بڑا کیا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم اس طرح اس سے ٹکراؤ گے تو مٰں تمھیں ہرگز اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا

میں دنیا کا احمق ترین آدمی ہوں جناب۔۔۔۔مجھے میرے حال پر ٹھوڑ دیجئے

تم سنگ کو کای سمجھتے ہواس کی دسائی وزارت عظمی تک ہیا گر یہ بات نہ ہوتی تو وہ انگلینڈ کے ساحل پر قدم بھی نہ رکھ پاتا

میری دسائی بھی۔۔۔کیر چھوڑیئیان باتوں میں کیا رکھا ہے۔ بہرحال اب مجھے نئے سرے سے کام شروع کرنا ہے۔۔۔

نہیں 1 میرا خیال ہے کہ اب تم اس قصے سے الگ ہی ہو جاؤ ہم دیکھ لیں گے

اب یہ مشکل ہے جنابلکہ ناممکن بھی۔۔۔یا تو وہ مجھے مار ڈالے گا یا زندگی بھر یاد رکھے گا۔۔۔پرنس آف ڈھمپ کو

اچھا اگر اس معاملے میں الجھنے ہی کا خیال ہےتو پاول کے ساتھ مل کر کام کرو

یاں یہ ہوسکتا ہے۔۔۔مگر پاول بڑا اچڑ چڑا آدمی ہے اور عقل بھی موٹی رکھتا ہے اس سے بہتر تو یند پیکٹر گول رہے گا۔۔۔

نہیں۔۔۔مکلارنس کے پیچھے پاول شروع ہی سے رہا ہے

اور مجھے یقین ہے کہ آخر تک ہی شروعات ہی رہے گی

بہرحال میں نے پاول سے تمھارا تذکرہ کیا ہے۔۔۔مگر وہ تمھیں صرف اسی طالب علم کی حیثیت سے جانتا ہےجو پچھلی رات ڈچز کے ساتھ تھا۔۔۔اگر تم اسے حیرت زدہ کر سکے تو اسے اپنا سب سے بڑا امداح پاؤ گیپاول اسی قسم کا آدمی ہے

(12)

مکلارنس حقیقتاً خواہ کوئی چوہا ہی رہا ہولیکن لندن والے اس کا نام سن کر ہی حواس کھو بیٹھے تھے۔۔۔اس کے حمل بھی عجیب دھج سے ہوتے۔۔۔۔اس کی بہترین مثل وہ حملہ

تھا جوڈ چز ونڈ لیمر والے واقع کے دودن بعد کیا گیا یہ حملہ کیلی پیٹرسن کے وکیل پر ہوا تھا لوگوں کا خیال تھا کہ مکلا رنداس کو ہاتھ پر ڈلانے کی ہمت نہیں کر سکے گا کیونکہ وہ مور گیٹ پولیس کی چوکی پر رہتا ہے۔ عمارت کہ نچلے حصے میں پولیس چوکی تھی۔ اس کے اوپر کے فلیٹ میں وکیل کا آفس تھا اور وہ وہیں رہتا بھی تھا۔۔۔۔

اچانک ایک پولیس پٹرول کار چوکی کے سامنے آ کر رکی اور اس پر سے چار باوردی آفیسر وکیل کے فلیٹ میں پہنچنے کہ لیئز ینے طے کرنے لگے

چھیک اس وقت ریڈیو سے ہیڈ کواٹر پر اعلان ہوا کہ کچھ پٹرول کاریں پراسرار طریقے سے غایئب ہوں گیئں ہیں لہزا جہاں کہیں بھی کوئی پٹرول کار نظر آ یئے اسے ضرور چیک کیا جایئے۔۔۔۔مور گیٹ چوکی کے انچارج نے یہ اعلان سنا اور گمشدا کاروں کے نمبر بھی نوٹ کیئے پھر سامنے سڑک پر کھڑی ہوئی کار کی طرف نظر پڑی اور وہ باہر نکل آیا۔۔۔۔کار خالی تھی اس میں بیٹھنے والے اوپر جا چکے تھے۔۔۔لیکن ینچارج مطمئین ہو گیا کیونکہ گمشدہ کاروں کے نمبران کاروں کے نمبر سے مختلف تھے۔ انچارج واپس چلا گیا۔۔۔تھوڑی دیر بعد وہ چاروں وکیل سمیت نیچے اترے اور پٹرول کار فراٹے بھرتی ہوئی مور گیٹ سے نکل گئی لیکن اگلے ہی چوڑاہے پر اسے رکنا پڑا۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی وہاں پر ایک پٹرول کار روکی جا چکی تھیا سکاٹ لینڈ یارایک زمہدار آفیسر بھی وہاں موجود تھا اور اس اتفاق کو کیا کہا جائے کہ کچھ دیر

قبل چیک کی جانے والی پٹرول کار کے نمبروں میں کوئی فرق نا تھا حالانکہ یہ ایک ناممکن بات تھی اور ان میں سے ایک کار کے نمبر یقینی طور پر جعلی تھے۔

اسکیٹ لینڈ یار کا آفیسر کیلی پیٹرسن کے وکیل کو بھی جانتا تھا۔ لہزا اسے شبہ ہو گیا اس نے کیلی کے وکیل سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے جواب میں وکیل نے بتایا کہ کیلی پیٹرسن کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیئے اسے ہیڈ کواٹر میں طلب کیا گیا ہے

میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ چپ چاپ نیچے اتر آ ؤ آفیسر نے ان لوگوں سے کہا۔ لیکن کار کے اندر سے ایک بیآ واز ریوالور نے اس کا استقبال کیا۔۔۔۔آفیسر کے حلق سے ایک طویل چیخ نکلی اور وہ سڑک پر گر کر تڑپنے لگا اس کے سینے سے خون اہل رہا تھا

پھر اسی کار کے مائیکروفون سیمکلانس کا نعرہ بلند ہوا۔ اور کار پھر فراٹے بھرنے لگی۔ لوگ اسے کام سے خوفزدہ ہو جاتے تھی لیکن محض سنسنی پھیلانے کے لیئے انہوں نے دو چار راہ گیروں کع بھی ڈھیر کر دیا۔

پھر اس کے بعد حقیقی معنوں میں مکلا رنس کے آدمیوں نے تفریح شروع کر دیا اور بے کھٹکے نکلے چلے گیئا ور یہ اور بات ہے کہ کسے اور گلی میں اسے نمبر کی دوسری گاڑی گھیر لی گیئہو۔۔۔۔یہی مکلا رنس کے آدمیوں جکی تفریح تھیوہ برابر لندن کی پولیس کو ٹرانسمیٹر کے زریعے گمراہ کیئے جا رہے تھیا ور پھر وہ جلد ہی کامیاب ہو گئے کیونکہ کسی اور جگہ اسے نمبر کی ایک کار

پکڑ لی گئی

بہر حال مکلارنس کے آدمی صاف نکل گیئے۔۔۔۔۔ وہ ٹرانسمیٹر کے زرعے صرف ایسے ہی راستوں کے متعلق اطلاعات دیتے جن سے انہیں نا گزرنا تھا۔۔۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس ادھرادھر ناچتی رہی اور کیلی پیٹرسن کا وکیل مکلارنس کے ادمیوں کے ہتھے چڑھ گیا۔

دوسرے دن وہی کار آکسفورڈ کی سٹریٹ میں ایک جگ کھڑی پائی گئیسکاٹ لینڈ یارڈ کے فوٹو گرافر اس پر ٹوٹ پڑے اور انگلیوں کے نشانات کی نشاندہی شروع ہوگئی۔۔۔ اس کے بعد کیا ہوا یہ عوام کو کبھی معلوم نہ ہوسکا۔

عمران با قاعدہ انسپیکٹر پاول کے ساتھ کام کر رہا تھا اور پاول۔۔۔ وہ اپنی زندگی سے عاجز آ گیا تھا۔۔۔ کیونکہ عمران بار بار اس کا نام بھول جاتا تھا اور اسے ہزاروں بار اب تک دہرانا پڑا کہ اس کا نام چاول نہیں پاول ہے۔

پاول کا خیال تھا کہ سر ڈیکن نے خواہ مخواہ ایک بل اس کے سر ڈال دی ہے۔ کیونکہ پاول دراصل آرام کرسی کا سراغرساں تھا وہ تھیوریاں بناتا منطقے ماشگافیاں کرتا۔۔۔ اور اس کے ماتحت ادھر اسھر دوڑتے پھڑتے۔۔۔ اس کا طریقہ استدلال بالکل شرلاک ہومز کا ساتھا۔

۔۔

حتی کہ بعض اوقات وہ شرلاک ہی کی ایکٹنگ بھی کرنے لگتا تھا۔۔۔ گفتگو کرتے کرتے کرسی کی پشت سے ٹک جاتا انکھیں بند ہوجاتیں اور انگلیوں کے سرے آپس مین مل جاتے۔۔۔۔

اور اسی حالت میں وہ اکثر سو بھی جاتا۔۔۔ لہزا عمران اسے زیادہ پینے نہیں دیتا تھا ایسے موقع پر پاول کو عمران پر بڑا غصہ آتا۔۔۔ وہ سوچتا یہ کیسا کمینہ ادمی ہے کہ اسے مفت کی شراب بھی

گراں گزرتی ہے

پاول نے عمران پر ایک احسان ضرور کیا تھا۔۔۔ وہ یہ کہ اس کا حلیہ بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔ پاول زہنی طعر پر خواہ کیسا ہی رہا ہو۔ لیکن میک اپ میں اپان جواب نہیں رکھاتا تھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کے سارے آفیسروں کو اس کا اعتراف تھا۔۔۔ میکاپ کی تجویز پاول ہی نے پیش کی تھیاس کا خیال تھا کہ اکلارنس عمران کو پہچان گیا ہے لہزا اب اس کی زندگی خطرے میں ہوسکتی ہیہ اور بات ہے کہ عمران نے اسے سنگ ہی سے پیچھا چھڑانے کا بہترین طریقہ سمجھا ہو۔۔۔ وہ جانتا ہے کہ سنگ ہی اس کی تلاش میں ہوسکتا ہے۔۔۔ یہ وہ زمانہ تھا جب عمران میں زیادہ پختگی نہیں ائی تھی۔ بہتیرے معاملات میں وہ کچا تھا۔ خصوصا میک اپ میں تو بالکل ہی کچا تھا۔۔۔ خصوصا میک اپ کا نالکل ہی سلیقہ نہیں تھا۔۔۔ لہزا اس نے پاول کو نانس پر چڑھا کر اس

سے پہتیری گڑ کی باتیں معلوم کر لی تھیاوراس کے عیاض اس نے پاول سے وعدہ کر لیا کہ فرصت ملتے ہی اسے مشرقی سپہ گری سکھائے گا۔۔۔ مشرقی فنون سپہ گری کا نام سنتے ہی پاول کی باچھیں کھل جاتی۔۔۔ اس کے متعلق اس نے قصہ کہانیوں میں بہت کچھ پڑھا تھا۔۔۔

بہرحال دونوں میں کچھ چیزیں ایسی تھی جس کی بنا پر دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھیانہی نے اپنی تفتیش کا آغاز اس مکان سے کیا تھا جہاں عمران کو پہلی بار مکلارنس کے درشن ہوئے تھے۔۔۔ وہاں انہیں صرف ایک ہی بات معلوم ہی سکی۔۔۔ وہ ماکن عرصہ سے خالی تھا۔۔۔ وہاں سے ایک آدمی بھی نکل آیا جو اسے پہچانتا تھا اور اسے اس کا نام بھی معلوم تھا۔۔۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام بروشو ہے اور عام طور پر بندرگاہ کے علاقے کے ایک ہوٹل سی سام میں دیکھا جاتا ہیہو سکتا ہے وہاں ملازم ہیلیکن ملازم والی وردی اس ے جسم پر نہیں دیکھی گئی۔

پاول اور عمران اس آدمی بروشو کا حلیہ ذہن نشین کر کے بندرگاہ کی طرف چل دیے

سیسام ہوٹل اس علاقے میں گمنام نہیں تھا نفاست پسند جہاز عموماً اسی ہوٹل کو دوسروں پر ترجیح دیتے تھے

وہ دونوں سرشام ہی وہاں پہنچ گئے۔ آج پاول بھی میک اپ میں تھا خیر عمران تو ہر وقت آئینہ میں اپنی صورت دیکھ کر لعنت بھیجتا رہتا پاول کا خیال تھا کہ اسے اس وقت تک

اپنی صحیح شکلوصورت میںنہ نکلنا چاہئیے جب تک کہ مکلارنس گرفتار نہ ہو جائیے

وہ سی سام ہوٹل کے ایک میز پر جم گئے کمرے کی فضا مختلف قسم کی شراب کی بو سے اوگھل سی ہو رہی تھی اور اس کے ساتھ بھانت بھانت قسم کے تمباکو کا دھواں بھی چکراتا پھر رہا تھا پاول ہونٹوں پر زبان پھیر کو منہ چلانے لگا۔۔۔ وہ بے تحاشہ پیتا تھا۔۔۔ اور اتنے جاش سے پیتا جیسے محبوبہ کے والدین کا خون پی رہا ہو ومران نے اسے نادیدوں کی طرح منہ چلاتا دیکھ کع مایوسی سے سر ہلانے لگا

پھر پاول نے ویٹر کو بلانے کا اشارہ کیا ہی تھا کہ عمران نے کہا۔ ہم یہاں شراب پینے نہیں ائے مسٹر چاول۔۔۔ ار۔۔۔۔ پاول

تو پھر کیا ہن یہاں بیٹھ کر بھجن گائیں گے۔۔۔۔ بھجن یا اوعر کچھ کہتے ہیں اسے۔۔۔۔ مقدس گیت۔۔۔ میں نے ایمرسن کی ایک نظم میں پڑھا تھا

شش۔۔۔ عمران اس کے پیڑ پر پیڑ رکھتا ہوا بولا بروشو شاید وہی ہے۔۔۔۔ ادھر دیکھو یلماری کے قریب۔۔۔ کاؤنٹر۔۔۔ کے پیچھے

ومران نے جس ادمی کی طرف اشارہ کیا تھا وہ کاؤنٹر کے پیچھے شراب کی بوتلیں رومال سے صاف کر رہا تھا اس کے جبرے بھاری تھیاور پیشانی بہت تنگ۔۔۔ اتنی غیر متناسب کی وہ

آدمی تو معلوم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

ہاں۔۔۔آں۔۔۔۔ہوسکتا ہے۔ پاول اپنے مخصوص لہجے میں ٹھیر ٹھہر کر بولا۔۔۔اور ومران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے بروشو کے وجود کی تمام تر زمہ داری اسی پر ہو۔۔۔

میں اسے دوسرے نام سے جانتا ہوں پاول نے آہستہ سی کہا اطالوی ہے۔۔۔اور اس کا نام شاہد اسکانٹو ہیمیں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا اس کا نام مجھے صحیح طرح یاد نہیں ہے۔۔ ۔۔بہرحال یہ ایک خطرناک آدمی ہے کئی بار کا سزا یافتہ

تب تو ہمیں ایک کام کا آدمی مل گیا عمران نے کہا۔

کیوں نہ فون کر کے کسی کو یہاں بلالیں جو اس کی نگرانی کر سکے

ہم خود ہی کرلیں گے نگرانی۔۔۔عمران نے کہا۔

ہ میرے اصول ک خلاف ہپاول نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

میں اصول کا سبق آج تک نہیں پڑھا۔۔۔یہ میری خوشقسمتی ہے

میں بہت تھک گیا ہوں پاول بڑبڑایا۔ وہ چار پگ لئے انہیں یہاں سے اٹھوں کا ساتھ ہی اس نے ویٹر کو بلا کر وسکی کا آرڈر دیا۔۔۔عمران کع بڑا تاؤ آیا لیکن وہ خاموش ہی رہا ادھر عمران نے اصول سراغرسانی پر لیکچر دینا شروع کردیا۔ جس کا ان تھا آرام کرسیوہ بھاگ دوڑ کی بجائے ذہنی جمناسٹک کا قائل تھا اور اس کا خیال تھا کہ سراغرساں خود ہی بھاگ دوڑ شروع کر دے تو ماتحت کاہل ہوجاتے ہیں

اہسکی اور ساڈا آ گیا پاول نے برے پیار سے اپنے پایٔپ میں تمبا کو بھری اور تھوڑی دیر تک اسے سہلا تا رہا اور پھر اہسکی کے دوچار چسکیاں لے کر تمباکو کی دیا سلائی جلائی اور فضا میں نئ قسم کے تمباکو کے دھویٔں کا اضافہ ہو گیہا۔

ومعان بہت شدت سے بول رہا تھا کہ اچنک اس نے بروشو کو کؤنٹر کے پیچھے سے دیکھا وہ چند لمحے کمرے میں نظر دوڑا اتا رہا پھر کسی کو اشارہ کیا۔۔۔ایک آدمی ایک گوشے سے اٹھا اور وہ دونوں باہونکل گئیپاول نیم باز آنکھوں سے انہیں دیکھتا رہا تھا جیسے ہی عمران نے اس کا بازو پکڑ لیا

یہ کیا حماقت ہے بیٹھوکل اسے ٹھیک کریں گیاس نے اسے بٹھانے کی کوشش کی لیکن عمران ہاتھ چھڑا کر ایک طرف ہٹ گیا

جہنم مہں جاؤ پاول بڑبڑایا اور پھر شراب پینے لگا

(13)

عمران پندرہ منٹ تک ان کا تعاقب کرتا رہا لیکن ایسا لگتا تھا جیسے وہ دونوں سیر سپاٹے کے لئے ہوٹل سی سام سے نکلے ہوں وہ ایک سڑک سے دوسری سڑک تک چلتے رہے۔

عمران نے بھی تمیہہ کرلا کہ خواہ اسے ساری رات پیدل ہی کیوں نہ چلنا پڑے وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا وہ دونوں چلتے رہیحتی کہ عمران نے محسوس کیا کہ اب وہ گودی کی طرف جارہی ہیں پھر وہ وہاں رک گئے جہاں گودی کی نگران پولیس چوکی تھی۔۔۔۔ پھاٹک پر کھڑے ہوئے کو شاید انہوں نے اپنے پاس دکھائے اور پھاٹک سے گزر گئیعمران بھی آگے بڑھا وہ جانات تھا کہ

وہ اس طرح پھاٹک سے نہیں گزر پائے گا لہزا اس نے سنتری کو وہ بیج دکھایا جو پاول نے اسے وقتی طور پر استعلام کرنے کے لئے دیا تھا یہ سکاٹ لینڈ یارڈ والوں کا بیج تھا۔۔۔ وہ دیکھنے کے بعد وہ نہایت ادب سے ایک طرف ہٹ گیا۔ عمران نے پھاٹک سے گزرتے وقت محسوس کیا کہ تعقب کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہیکیونکہ بروشو اور اس کا ساتھی نظروں سے غائب ہو چکے تھے۔ ومران پھر پلٹ پڑا اس نے سنتری سے پوچھا

کا ی وہ دونوں روزانہ آتے ہیں

کون دونوں جنابمیں نہیں سمجھا جناب

وہی دونوں جو کچھ دیر قبل یہاں سے گزرے تھے

اسے یاد رکھنا بہت مشکل ہیکانسٹیبل نے بڑے ادب سے جواب دیا

عمران پھر آگے بڑھ گیا وہ دراصل اسی چکر مٰن تھا کہ وہ بروشو سے ٹکرا جائےمگر دشواری یہ تھی کہ س کے ساتھ ایک اور آدمی تھا ویسے اگر وہ سکاٹ لینڈ والوں کا سہارا لیتا تو بروشو کی گرفتاری عمل میں آ سکتی تھیمگر عمران یہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ اسے تو یہ کرنے کی دھن تھی کہ آخر یہ مکلا رنس ہے کیا بلا

پھر ایک چانکا دینے والی بات بھی سامنے آئی۔۔۔ اس بروشو کی نگرانی ایک اور آدمی بھی کر رہا تھا۔۔۔ یہ ایک چینی تھا اور اسے پہچاننے میں عمران کو زرا دشواری نہیں ہوئی تھییہ سنک ہی کے ساتھیوں میں سے تھا۔ اور پچھلے دنوں حملہ کرنے والوں مین یہ بھی شامل تھا۔۔۔

اب عمران کے لئے ایک چھوڑ دو آدمی ہو گئے تھیا سے بروشو اور چینی دونوں پر نظر رکھنی تھی

بروشو کچھ دیر وہاں رکا ہوا جہازی قلیوں سے گفتگو کرتا رہا پھر ایک طرف چل پڑا۔

چینی برابر اس کا تعق کرتا رہا عمران ان دونوں کی پیچھے تھا وہ ٹیم کے اس حصے کے قریب پہنچے جہاں بڑی بار بردار کشتیاں کھڑی تھی۔۔۔۔ ان میں دبانی اور بار برداری دونوں طرح کی کشتیاں تھی۔۔۔ کچھ چھوٹیں لانچیں بھی تھی۔ بروشو ایک بڑی بادبانی کشتیسی ہاکے سامنے جا

رکا یہاں روشنی زیادہ نہیں تھی۔۔۔۔ کچھ عجیب طرح کی ملگجی روشنی جس نے تاریک پانی پر جا بجا لہریے ڈال کر ماحول کو حد درجہ پر اسرار بنا دیا تھا

بروشو نے کسی آدمی کع آواز دیہٹو۔۔۔ آربنڈا۔۔۔۔

چلع جلدی کرو۔۔۔ بروشو نے ہانک لگائی

سی یاک کے عرشے پر ایک بڑی ہرے کین روشن تھی۔۔۔ عمران اس کے قریب ہی ایک ایک کشتی پر جا چڑھا تھا جو بالکل تاریک تھی اور شاید وہ کشتی ماہی گیری کے لئے تھی عمران ایک جگہ جال کے ڈھیر سے الجھ کر گرتے گرتے بچا۔ یہاں اسے مچھلی کی بساند بھی محسوس ہوئی تھی۔

بہرحال اس کشتی پر اس وقت عمران کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا پھر اسے سی ہاک کے عرشے پر ایک مضبوط ہاتھ پیڑ والا لمبا تڑنگا آدمی دکھائی دیا جس کا چہرہ گل مچھوں کی وجہ سے خافناک دکھائی دیتا تھا اس کے جسم پر ایک پتلون ایک قمیض تھی اور سر پر ایک جہاز رانوں والی ٹپی۔

کیا ہے۔۔۔ اس نے غصیلی آواز میں کہا۔

اسے لے جاؤں گا۔ بروشو نے کہا

ہاں لے ہی جاؤ ورنہ وہ شاید۔۔۔ اس نے ایک گندی سی گالی کا اضافہ کر کے کہا مر ہی جائے۔ میرا ہاتھ اٹھنے کے بعد رکنا نہیں جانتا اور پھر وہ کتیا اک بچہ پاگل کی سی باتیں کرنے لگا ہے:

میں اسے لے جاؤں گا۔۔۔۔ بروشو نے کہا لانچ کدھر ہے۔۔۔۔

ادھر گلچھے والے نے ایک طرف ہاتھ اٹھا کر کہا ٹھہرو مُن چلتے چلتے اس کی مرمت اور ہی کر دوں ورنہ وہ تمہیں حیران کر ڈالے گا

وہ کیبن میں گھس گیا اور تھوڑی دیر بعد ایک آدمی کو دھکا دیتا ہوا باہر لایا۔۔۔ عمران اسے دیکھتے ہی بے ساختہ چونک پڑا۔۔۔ اس کے جسم کا اوپری حصہ ننگا تھا اور اس نے صرف پتون ہی پہن رکھی تھی۔۔۔۔ وہ کیبن سے نکل کر عرشے مُس آ گرا۔۔۔ اور ساتھ ہی گلچھے والے خافناک آدمی نے اس پر ہنٹر چلایا۔

مجھے مت مارو۔۔۔ مجھے مت مارو۔۔۔۔ پیٹنے والا آہستہ آہستہ بڑبڑایا ہنٹروں کی اس مار

اور اس کی آواز میں بڑا غیر فطری سا تعلق تھا۔۔۔ اسے عرشے سے اٹھانے کے لئے اس پر ہنٹروں کی بارش ہتی رہیلیکن اس کی آواز ہلکی سی بڑبڑاہٹ کے آگے نہیں بڑھی۔

عمران نے اس سے اندازہ کر لیا کہ وہ ہوش میں نہیں ہیورنہ چیخ چیخ کر آسمان سر پر اٹھا لیتا

آخر لکچھے والے نے ہنٹر ایک طرف ڈال دیا اور بروشو سے غصیلی آواز میں بولا ارے کھڑا منہ کیا دیکھتا ہیا سے اٹھاتا کیوں نہیں

اس کے جواب نے آربنڈا نے اسے ایک گندی سی گالی دی اور عرشے سے چابک اٹھا کر کھڑا ہوگیا۔۔۔ دوسرے ہی لمحے بروشو عرشے پر پہنچ چکا تھا

آربنڈا تو شاہد نشے مین ہی بروشو نے جھلائی ہوئی آواز میں کہا۔ چ۔۔۔۔ میں اس وقت تجھ سے گھکڑا نہیں کروں گا۔ اسے اٹھانے میں میرے مدد کرو۔

کیا میں تیرے باپ کا نوکر ہوٗ۔۔۔ آربنڈا نے چابک کو چکر دے کر کہا اچنک چابک کی نوک بروشو کے گال سے ٹکرا گئی۔ پھر بس کیا تھا بروشو آربنڈا پر ٹوٹ پڑا۔۔۔ دونوں جنگلی بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکریں مار رہے تھے۔۔۔۔ کبھی وہ گتھے ہوئی نیچے گر جاتے کبھی اٹھ کر ایک دوسرے کو ریلنے لگتیا س طرح وہ کیبن کی دوسری طرف پہنچ گیٗے۔۔ ۔ غالبا وہ اس کوشش میں تھے کہ ان میں سے ایکُ پانی میں گر جایٗے۔۔۔

عرشے کا وہ حصہ جہاں بے ہوش آدمی پڑا تھا ویران ہوگیا۔۔۔ دفعتا عمران کع چوتھی شکل دکھائی دییہ وہی چینی تھا جو بروشو کا پیچھا کرتا ہوا یہاں تک آیا تھا۔ وہ چوہے کی طرح رینگتا ہوابت ہوش آدمی کے قریب آ گیا۔

پھر کسی بندر کی طرح اسے اپنی پشت پر لاد کر پھتی سے مڑا عمران نے معنی خیز انداز مین سر ہلاتے ہوئے اپنی مٹھّیاں بھینچ لیں پھر وہ چپ چاپ کشتی سے اتر گیا

چینی اسے لادے کشتی کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔۔۔

عمران سوچنے لگا کہ وہ اسے کس طرح اور کہاں لے جائے گا کیونکہ آگے ہی بحری پولیس کی چوکی تھی۔

چینی چلتے چلتے رک گیا۔۔۔ یہاں اس جگہ بالکل سناٹا تھا اور پانی مین متعدد لانچیں پڑی ہوئی تھیں چینی نے بے ہوش آدمی کو زمین پر ڈال دیا اور پانیمس گھس کر لانچوں کو ٹٹولنے لگا شاید اسے کسی ایسی لانچ کی ضرورت تھی جس کا انجن مقفل نہ ہو دوسرے ہی لمحے عمرانے کسی لانچ کے سٹارٹ ہونے کی آواز سنی۔۔۔۔ ایک لانچ دوسری لانچوں کی قطار سے آگے نکل کر بڑھ رہی تھی۔۔۔۔ سی ہاک سے اب بھی ڈھول بھر کے اور گالی گلوچ کی آواز آ رہی تھی شاید ان کی لڑائی ابھی فیصلہ کن سٹیج پر نہیں پہنچی تھی لانچ کچھ دور جا کر بالکل کنارے سے لگ گئیا س کا انجن بند کر دیا گیا اور چینی کود کر بے ہوش آدمی کے قریب آنے لگا۔۔۔ لیکن عمران رینگ کر پہلے ہی اس کے قریب آ چکا تھا وہ چند لمحی پڑا چینی کی آمد کا انتظار کرنے لگا

پھر جیسے ہی چینی بے ہوش آدمی کع اٹھانے کے لئے جھکا۔۔۔ عمران نے اس کے گردن پکڑ لی اور اس انداز میں گرفت مضبط کرتا گیا کہ چینی کے حلق سے ہلکی سی بھی آواز نہ نکل سکے۔

۔۔ زرا سی دیر میں وہ کسی شہتیر کی طرح عمران پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا عمران نے اسے پیچھے ڈھکیل کر بے ہوش آدمی کو اپنی پشت پر لادا اعرلان کی طرف چلنے لگا۔۔۔ وہ جلد سے جلد لانچ پر بیٹھ کر پولیس چوکی پر جانا چاہتا تھا کیونکہ اس کیپشت پر جو کوئی بھی تھا اس کے لئے بہت اہم تھا وہ اسے پچانتا تھا اور اس سے پہلے کئی بار مل چکا تھا۔۔۔ یہ ڈچز آف منڈلیمز کا پرائیویٹ سیکرٹری گوہن تھا اس نے اسے اس رات بھی ڈچز آف منڈلیمز کے ساتھ دیکھا تھا۔ جب وہ سر ڈیکن کے یہاں تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھی

(14)

دوسرے دن عمران شام کو پاول سے ملا تھا پاول اسے دیکھتے ہی اچھل پڑا وہ شاید ابھی بھی کہیں سے تھکا ہارا واپس آیا تھا،،، اس کے چہرے پر کبیدگی کے آثار تھے

میں نے تمہیں منع کیا تھا اس نے چیخ کر کہا۔

یہ پچھلے سال کی بات ہے مسٹر چاول

پاول۔۔۔۔ پاول میز پر گھونسا مار کر غرایا اپنا سر کھوپڑی میں رکھا کرو۔ سمجھے۔۔۔ تم نے پچھلی رات بروشو کا تعاقب کر کے سارا کھیل بگاڑ دیا

کیا قصہ ہے عمران نے کرسی کھینچ کع بیٹھتے ہوئے کہا

قصہ اگر سر ڈیکن نے مجھے تمیارے ساتھ نہ لا گیا ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا میں گولی کا جواب گولی سے دیتا ہوں پرواہ نہ کرو۔۔۔۔۔ یہ بتاؤ کہ مجھ ست غلطی کیا ہوئی ہی

تمہاری وجہ سے بروشو قتل کر دیا گیا۔۔۔

ہائیں۔۔۔ کب۔۔۔ کہاں۔۔۔

اس کی لاش ٹیمز کے کنارے ملی ہے۔۔۔

کس جگہ

جہاں ماہی گیروں کی کشتیاں رہتی ہیں۔۔۔۔

کیا وہاں کوئی بڑی کشتی سی ہا کبھی موجاد تھی

کیا تم مجھے بالکل الو سمجھتے ہو پاول دہاڑا۔۔۔ وہ اس وقت بھی نشے میں تھا

میں نے سی آؤ نہیں سی ہا کہا ہے عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا

میں کشتیاں نہیں دیکھ رہا تھا تم مجھے کیا سمجھتے ہو

تم اپنے وقت کے شرلاک ہومز ہو عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا اس لئے متوقع رہتا ہوں کہ تم معمولی سے معمولی چیز کو بھی نظر انداز نہیں کرو گے

پاول خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا پھر میز کی دراز سے رائی کی وہسکی نکالی پھر بوتل سے کاک نکال کر دو تین گھونٹ لیئے۔۔۔ پھر اسے دوبارہ دراز میں رکھتا ہوا بولا۔ تم میں سراغرسانی کی صلاحیت ضرور ہے۔ لیکن ذہنی تربیت کی کمی کی وجہ سے جلد باز ہو تمہیں پچھلی رات اس کا تعاقب نہیں کرنا چاہیئے تھا ہو سکتا ہے کہ مکلارنس کے کسی دوسرے آدمی نے تمھٰیں تعاقب کرتے دیکھ لیا ہو

میں بہت بے وقوف آدمی ہوں۔۔۔ مسٹر۔۔۔ چچ۔۔۔ پاول۔ عمران نے رو دینے والی آواز میں کہا۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ پاول کتنا خوشامد پسند آدمی ہے۔۔۔ وہ دراصل بروشو کی لاش کی متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لئے بے چین تھا۔۔۔

پاول اس وقت نشے میں بھی تھا اس لئے یہ ضروری تھا کہ اسے عرش سے فرش پر لانے کے لئے عمران اس کی تھوڑی سی چاپلوسی بھی کریو یاے پاول کے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ

عمران نے پچھلی رات کون سا کارنامہ انجام دیا ہے۔۔۔ پاول تو الگ رہا عمران نے تو سر ڈیکن کو بھی اس بارے مین کچھ نہیں بتایا۔۔۔ وہ بتہوش آصدمی کو لانچ میں ڈال کر سیدھا پولیس چا کی پہنچا تھا۔۔۔ وہاں سکاٹ لینڈ یارڈ کا بیج دکھا کر دو کانسٹیبلوں کو حاصل کیا اور اب کی

مدد سے گوہن کو ایک پرائیویٹ ہسپتال میں داخل کروایا یہا آں بھی ساکٹر لینڈ کی شناخت نے ہی اس کی مدد کی ورنہ شاید وہ اے کبھی اتنی آسانی سے داخل نہ کروا پاتا۔ یہ شناخت اسے سر ڈیکن کی سفارزش پر ملا تھا عمران نت یہی شرط رکھی تھی۔۔۔ ظاہر ہے کہ لندب جیسے شہر میں غیر قانونی طور پر کچھ کر گزرنا اتنا آسان نہیں تھا۔۔۔ اس لئے عمران نے سر ڈیکن سے وہی آسانیاں طلب کی تھی جو سکاٹ لینڈ یارڈ کے سراغرساں کو حاصل تھی

پچھلی رات سے اب تک وہ متعدد بار اس پرائیویٹ ہسپتال کے چکر لگا چکا تھا لیکن ابھی بھی اسے تسلی بخش رپارٹ نہیں ملی تھی۔۔۔ ڈالٹر کا کہنا تھا کہ اس کی ذہنی حالت صحیح نہیں تھیئ۔ حد سے بڑھے ہوئے تشدد نے اس کا دماغ الٹ دیا ہیمگر وہ اس کے مستقبل سے مایوس نہیں تھیان کا خیال تھا کہ آہستہ آہستہ اس کت حواس واپس آ جائیں گے

عمران اس وقت پاول سے گفتگو کے دوران بھی اسی کے متعلق ساچتا رہا تھا۔۔۔

پاول نے اس کے رو دینے والی آواز سنی تو اٹھ کر اس کا شانہ تھپک نے لگا ایسا نہ کرو۔۔۔ میں تمہیں دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنا دوں گا۔۔۔ مگر پہلے تم تمبا کو اور شراب کی عادات ڈال لو،، پہلے اس کی عادات ڈال لو پھر میری طرح خالڈ وہسکی پینے لگو گے

اچھا میں اگلے اتوار سے شروع کر دوں گا عمران نے سعادتمندانہ انداز مین کہا۔ وہا آں کسی نے کشتی کے قریب بروشو کی لاش کی شناخت کی تھی

کسی نے بھی نہیں۔۔۔ وہاں شاید اسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔ میں صبح ہی سے پریشان ہوں اس کی لاش اٹھوا کر آیا ہی تھا کہ پھر فون آیا کہ ایک اور لاش۔۔۔

ہائیں۔۔۔ ایک اور۔۔۔: عمران نے احمقانہ انداز میں منہ کھول دیا۔۔۔

ایک چینی سور کی لاش تھی مجھے چینیوں سے بڑی نفرت ہے۔۔۔

ہو کہاں ملی تھی عمران نے مظطر بانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

وہیں قریب ہی کسی نے اسے ریت میں دفن کرنے کی کوشش کی تھی

وہ لاشیں غالبا ابھی بھی مردوخانہ میں ہی ہوں گی

ہاں وہیں ہیں۔۔۔ لیکن مجھے اس کے زرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہے کہ وہ چینی کون تھا میرا بس چلے تو لندن میں ایک چینی بھی دکھائی نہ دے

اچھا تو اٹھو عمران نے اسے اٹھنے کا اشارہ کر کے کہا۔

کہاں چلوں نہیں اب میں کہیں نہیں جاؤں گا

اگر تم نہیں جانا چاہتے تو یارڈ کے تین فوتو میرے ساتھ کر دو

کیا کرو گے۔۔۔

اپنا اور تمہارا پیٹ بھاڑ کر آنتیں باہر کھینچ لوں گا پھر فوٹو گرافروں سے کہوں گا کہ اب تصویر لے لو

میں تمہارا سر پھوڑ دوں گا۔۔۔ احمق آدمی۔۔۔ تم پاول سے گفتو کر رہے ہو

مجھے تین فوٹو گرافر چاہئیں اگر تم انتظام نہ کر سکو تو میں سر ڈیکن کو فون کر دوں

پاول نے فون اٹھا کر فنگر پرنٹ سیکشن کے تین فوٹو گرافر کو طلب کیا جو دس منٹ کے اندر اندر پاول کے آفس پہنچ گئیاس دوران وہ عمران کو جرمن زبان می گالیں دیتا رہا یہ سمجھ کر کہ عم، ران جرمن سے نابلد ہے

عمران نے وہاں سے چلتے چلتے جرمن ہی میں کہا جب تم جھے دنیا کا سب سے بڑا سراغرساں بنا دو گے تو میں تمہیں لاچینی میں گالیاں دوں گا۔۔۔ ٹاٹا۔۔۔

پاول حیرت سے منہ پھاڑے اسدے جاتا دیکھتا رہا

عمران سب سے پہلے مردہ خانی پہنچا۔۔۔ چینیی کی لاش پر نظر پڑتے ہی اس نے اسے پہچان لیا یہ وہی تھا جو پچھلی رات بروشو کا تعقب کرتا رہا تھا اور جسے عمران بے ہوش کر کے وہیں ڈال آیا تھا۔۔۔ اس کے سینے مین عمران کو زخم نظر آیا خنجر یا کسی دوسری دھاڑ دار زیز سے وار دل کے مقم پر کیا گیا تھا۔۔۔ ایا اس ہی زخم اسے بروشو کے سینے پر بھی دکھائی دیا۔

مردہ خانہ سے نکل کر وہ فوٹو فرافروں سمیت بندرگاہ کی طرف روانہ ہوا اسے یقین تھا جکہ وہسی ہا کپر آ رگندا کو ہٰن پاسکے گا چینی کے قتل سے ظاہر ہو رہا تھا سی ہا ککی موجودگی ان حالات مین ناممکن تھیآ ربندا اسے کہیں اور لے جا کر اپنے لئے خود ہی کنواں کھودنے کی حماقت کبھی نہ کرتا۔۔۔ چینی کا قتل اس پر دلالت تھا کہ آ ربندا اسے وقت ہوشیار ہو گیا

تھا۔۔۔ بروشو کو ختم کر کے وہ عرشے کے اسی حصےمُس ایا ہو گا۔ یہاں اس نے گوہن کو چھاڑا تا ھا اسے وہاں نہ پا کر وہ نیچے اترا ہو گا۔۔۔ پھر ظاہر ہے کہ اس کی نظر بے ہوش چینی پر پُڑ گئی ہو گی۔۔۔ گوہن غایئب۔۔۔۔ ایک بے ہوش چیچنی کی موجودگی۔۔۔۔ اس صورت میں۔۔۔ اربندا کا ہوشیار ہو جانا لازمی تھا

عمران کا خیال درست نکلا سی ہا ککی موجودتھیلیکن آ ربندا غایئبا سے صبح ہی سے کسی نے نہیں دیکھا تھا۔۔۔ کشتی کا کیبن خالی پڑا تھا اس میں کسی قسم کا سامان بھی نہیں ملا کشتی بڑی تگھی اور شا لیس اسے ماہی گیرے کے لئے استعمول کیا جاتا رہا تھا کیونکہ عرشے کے ایک حصےمُس جال پڑا تھا عمارن نے فوٹو فرافروں کو کچھ حصے دکھائےجہاں انگلیوں کے نشانات تلاش کرنے تھے فوٹو گرافر بھورے رنگ کا پاؤڈر چھڑک کر تصویریں لیتے رہیعمران دوسرے ماہی گیروں سے کچھ پوچھ گچھ کرنے لگا

اس تفتیش کا محصل یہ تھا کہ آ ربندا ہی اس کشتی کا مالک تھا پانچھ آدمی اس کا ہاتھ بٹاتے

تھےلیکن جب اس کا چھاٹا بھائی یہاں آیا تھا تو آ ربندا نے ماہی گیرے قریب قریب ترک کر دیبھائی کی وجہ سے وہ پریشان تھا اور اسے دن رات کیبن میں ندر کھات تھا اکثر رات کیبن سے چیخیں بلند ہوتی اور دوسعرے ماہی گیر سمجھتیکے آ ربندا کے بھائی پر پھر دارہ پڑا ہے

آ ربندا کو کب سے جانتے ہو عمران نے ایک بوڑھے ماہی گیر سے پوچھا

پچھلے دس سال سے جناب۔۔۔ ماہی گیر نے جواب دیا

تم یہاں کب سے ہو۔ میرا مطلب اس گھاٹ سے ہے

چودہ سال کی عمر سے جناب۔۔۔ اب میرا بہتر واں سال شروع ہوا ہے

کیا آ ربندا۔۔۔۔ ہمیشہ کشتی پر رہتا تھا

نہیں جنابوہ کبھی کبھی۔۔۔ ئیہاں آ تا تھا۔۔۔ لیکن جب سے اس کا بھائی آیا وہ رات یہیں رہتا تھا۔۔۔

لیکن آ ربندا کی مستقل قیام گاہ کہاں ہے۔

یہ شاید کسی کو بھی نہ معلوم ہو۔۔۔ اس نے کبھی کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ ویسے شاید آپ کو بحری پولیس کی چوکی سے معلوم ہو جائے کیونکہ وہانہمارے نام اور پتے نوٹ کیے جاتے ہیں ماہی گیرو کی طرف سے سمگلنگ اک خطرہ بھی رہتا ہے نا

فوٹو گرافر اپنا کام ختم کر چکے تھے عمارن انہیں رخصت کر کے تنہا ہی پولیس چولی پر پنچا وہاں آر بنداسکا نتی اک پتہ معلوم کر کے وہاں روانہ ہوگیا۔۔۔ مگر مایوسی۔۔۔ وہاناس نام اور حلیے کے آدمی کو کوئی نہیں جانتا تھا۔۔۔ اس عمارت میں ار بندا نام کا کوئی آدمی کبھی نہیں رہا۔ ۔۔۔ عمارن نے مکان کی مالکہ کو آر بندا اک حلیہ سمجھانے کی کوشش کی۔۔۔۔ لیکن مالکہ نے خوفزدہ سی آوازیں کہا گلمچھے۔۔۔۔ خدا کی پناہ مجھے گلمچھے والے آدمیوں سے دن میں بھی خوف آتا ہے۔۔۔ میں ایسے آدمی کو اپنا کرایہ دار نہیں بنا سکتی

عمارن کسی اداس بھیڑ کی طرح تھوتھنی لٹکائے واپس آیا۔۔۔

(15)

دوسرے دن ایک حیرت انگیز رپورٹ عمران کے سامنے آئیر پورٹ سکاٹ لینڈ ہارڈ کے ایک ماہر انگشت نے ترتیب دی تھی۔۔۔۔ رپورٹ کا سب سے زیادہ سنسنی خیز حصہ وہ تھا۔ جس مُں ایک مخصوص نشان کے متعلق بحث کی گئی تھئیہ نشان تین مختلف مقمقت پر ملا تھا سی ہاکنامے کشتی پر کئی جگہ۔۔۔ اس جگہ پر جہاں ڈچز آف ولمیز اور عمارن کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا۔ ۔۔۔ اور بروشو کی لاش پر۔۔۔ اس کے گلے مُن ایک چاندی کا مسطح تعویز تھا۔۔۔۔۔ اسی پر یہ نشان ملا تھا۔۔۔

جب عمران پر وورٹ پڑھ چکا تو اس کے زہن میں کیلی پیٹرسن کے الفاظ گونج رہے تھے

مکلارنس یہ ہے۔۔۔ لمبا آدمی۔۔۔۔۔ یہ نکل کر جانے نہ پائے

لمبا آدمی۔۔۔۔۔ اس عمارتر مُن اتنا لمبا آدمی اور کوئی نہیں تھا۔۔۔ اور یہ آر بندا۔۔ ۔۔ عمران سوچنے لگا آر بندا بھی کم و بیش اتنا ہی لمبا رہا ہوگا۔۔۔ تو کا ی مکلارنس۔۔۔ وہی ہے۔۔۔۔۔ عمارت میں صرف وہی لمبا آدمی تھا۔۔۔۔ اور وہ نشان اس کرسی کے ہتھے پر ملا تھا جس پر عمران نے اسے بیٹھتے دیکھا تھا۔۔۔ وہی نشان کشتی پر بھی موجود تھا۔۔۔۔ متعدد جگھوں پر۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔ وہی نشان بروشو کے تعویز پر بھی تھا۔۔۔ ہوسکتا ہے کہ آر بندا نے لڑائی کے دوران اس کا گلا گھرنٹنے کی کوشش کی ہو اور نتیجے کے طور پر بے خیالی مُن اپنے انگلی کے نشان یہیں چھوڑ گیا ہو

ہو۔۔۔۔ وہ سوچتا رہا۔۔۔۔ اور پھر اسے یہ خیال ترک کرنا پڑا کہ ڈچز آف کیمبلیز کیلی پیٹرسن کے معملے میں فراڈ کر رہی تھی۔۔۔۔ پھر یک بیک ایک سوال اس کے زہن میں ابھرا۔۔ ۔۔ اگر آر بندا ہی مکلارنس ہوتا تو بروشواھ سے تلخ کلامی نہ کرسکتا۔۔۔ ظاہر ہے کہ بروشواس کے گروہ کا ایک ادنی فرد رہا ہوگا۔۔۔ عمارن سوچتا رہا۔۔۔۔ کچھ دیر بعد اس نقطے میں جان نہیں رہ گئیکیونکہ مکلارنس جیسے مجرموں کے ہزار روپ ہوتے ہیں ایک ہی آدمی کے سامنے وہ مختلف شکلوں میں آتے ہیں۔۔۔۔۔ ورنہ ان کا بھانڈا ہی نہ پھوٹ جائیے۔۔۔ ہوسکتا ہی کہ

آربندامکلارنس کا ہی ایک روپ ہو۔۔۔ کچھ لوگوں سے وہ اس شکل میں رابطہ رکھتا ہو۔۔۔ یہی ہوسکتا ہی۔۔۔۔۔ ورنہ وہ لوگ انتہائی تشددسہنے کے بعد بھی مکلارنس سے لاعلمی ظاہر نہ کرتے وہ اکثر اس کا اکم کرتے ہوئے پولیس کے ہتھے چڑھ جاتے تھے

اس پر تو عمران کع سو فیصد ہی یقین ہوگیا تھا کہو لمبا نقاب پوش ایک آدمی ہی تھا پھر اسے خیال آ گا کہ لمبے نقاب پاش کے لہجےمٰن شائیستگی بھی تھی۔۔۔ اس کے برخلاف آربندالا لہجٰی جاہلوں اور نچلے طبقے والوں جیسا تھا گو کہ مماثلت تھی پر اب یہ خیال اس کے زہن مٰن جڑ پکڑنے لگا کہ مکلارنس بیک وقت مختلف شکلوں مین گروہ کے سامنے آتا تھا اس لئے اب اس کی صیح شخصیت پر روشنی نہیں پڑ سلیکبھی وہ مکلارنس بن جاتا تو کبھ ایک ادنی آدمی

پھر ڈچز کے پرائیویٹ سیکرٹری گوہن کا معاملہ تھا ہوسکتا ہے کہ ڈچز سے مایوس ہو جانے کے بعداس نے پرائیویٹ سیکرٹری کو کیلی کے متعلق علم ہو وہ اسے پہچانتا بھی ہو

ویسے اس بیچارے کا پورا جسم زخموں کی وجہ سے چھلنی ہو رہا تھا کئی جگہ آگ سے جلنے کے نشانات بھی تھے۔۔ بس ایسے لگا تھا کہ ازیت رسانے کی آ کرے حسیں اس کے جسم پر آ کت ختم ہوگئی ہوں۔۔۔ یہ اس بات اک پکا اثبات تاھ کہ گوہن کیلی کہ متعلق کچھ نہ کچھ ضرور جانتا تھا ورنہ اسے ایک معمولی زدہ کوب کے بعد چھوڑ دیا جاتا جیسے پیٹرسن چنگ کارپوریشن کے مینیجر کو چھوڑ دیا تھا۔۔ اس طرح آج ہی پیٹرسن کے وکیل کو بھی چھوڑ دیا گیا تھا۔۔ اس کا بیان تھا کہ اسے زیادہ تر ڈرایا دھمکایا جاتا تھا مار پیٹ بھی ہوئی مگر زیادہ نہیں۔

مور گیٹ سٹریٹ کی پولیس چوکی سے اطلاع ملتے ہی خود سرڈیکن وکیل سے ملنے کے لیئے گئے تھے۔۔۔ انہوں نے اس سے بات کر کے جو خاص بات معلوم کی تھی وہ کم از کم عمران کی نظروں میں عام بات تھی۔۔۔ وکیل کا بیان تھا کہ مکلارنس ایک پست قد آدمی تھا۔۔۔ ویسے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا کیونکہ اس کے چہرے پر سیاہ نقاب تھا۔۔۔ وکیل یہ بھی نہ بتا سکا کہ وہ اس کو کہاں لے گئے تھےکیا نکہ کچھ دور چلنے کے بعد اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ گئی تھی۔۔۔ اور جب اس نے کھلا ہوا آسمان دیکھا تھا تو وہ بیہوشی کی حالت مٰن تھیعنی وہ اسے بے ہوش کر کے شاہراہ پر ڈال گئے تھے

بہر حال عمران اس کے علاوہ اور کچھ نہ سوچ سکا کہ گوہن پر اس قر دتشدد اس لئے کیا گیا ہو گا کہ کہیں وہ حقیقت نہ کھول دے۔۔۔ ڈچز پر تو اب وہ ہاتھ ڈالنے سے رہی کیونکہ پچھلے دنوں کی خبر کے مطابق ڈچز آف ونڈلیمز مصلح فوگ کا ایک دستہ طلب کیا تھا جو ونڈلیمز کے گرد گھیرہ ڈالے پڑا تھا ایسے حالت میں مکلارنس یا اس کے آدمیوں کا گزرنا ناممکن تھا عمران دن بھر واقعات کی چالیں ملاتا رہا۔۔۔ ابھی تک گوہن کی زہنی حالت اتنی درست نیں ہوئی تھی کہ اس کے بیان پر یقین کر لیا جاتا ڈالٹروں کی رائے کے مطابق وہ خطرے سے باہر ہا گیا تھا لیکن

زہنی حالت قابل اعتبار نہیں تھی کبھی وہ بالکل ہوشمندی کی باتیں کرتا اور کبھی بالکل ہی بہک جاتا۔

اسی دب لندن میں دو پہر کو گویا زلزلہ آ گیا۔ ۔ ۔ کئی جگہ مکلارنس کے نا کام حملے ہوئے لیکن وجہ کسی کی بھی سمجھ میں نہ اسکی۔ ۔ ۔ یہ حقیقت ہے کہ مکلارنس کے آدمی ہی اس نام سے فایدہ اٹھاتے تھے۔ ۔ ۔ وہ جہاں بھی حملہ آور ہوتے اس کے نام کا نعرہ ضرور بانھتے۔ ۔ ۔ مکلارنس کا نام سنتے ہی سراسیمگی پھیل جاتی اور وہ اپنا مقصد حاصل کر کے نو دو گیارہ ہو جاتے۔

مگر آج حملی حیرت انگیز تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ وہ زیادہ تر سرکاری ہسپتال میں ہوئے تھے۔ ۔ ۔ ان حادثات کی بنا پر سارے لندن میں بے چینی پھیل گئی۔ ۔ ۔ جنگ کے زمانے میں بھی دشمن بھی ہسپتالوں پر دیدہ بمبارے نہیں کرتے تھے۔ ۔ ۔ مگر یہ مکلارنس۔ پولہس کا مجرم ہسپتالوں پت حملے کرر ہا تھا۔ ۔ ۔ متعدد ہسپتالس سے دل کے مریضوں کی اموات ہی اطلاعات مل رہی تھیاور یہ اموات انہی حملوں کا نتیجہ تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ لندن کی پولیس حیران تھی کہ آخر ہسپتالوں پر حملہ کا کیا مقصد ہوسکتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ سارے حملے قریب قریب سرکارے ہستالوں پر ہی ہوئے تھی صرف

عمران ان حملوں کا مطلب سمجھتا تھا۔ ۔ ۔ اس نے گوہن کو ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کروایا تھا مگر اس خیال سے نہیں کہ وہاں مکلارنس کی دسترس سے محفوظ ہو سکے گا بلکہ ہو پہلا قریبی اسپتال تھا۔ یہاں عمران جلد سے جلد پہنچ سکتا تھا۔ یہ بات اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی مکلارنس کو بہن کی تلاش کت سلسلے میں ہسپتالوں پر حملر شروع کر دے گا۔

بہر حال اس واقعے سے وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ گوہن کی مکلارنس کے لیئے بڑی اہمیت ہے۔ ۔ ۔ دچزآف ونڈلیمر اور کیلی کے وکیل سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ورنہ وہ اس لیئے اتنی دردسری کیوں مول لیتا۔ ظاہر ہے کہ اس طرح دن دہاڑے عام شہر بھر کے حصوں پر حملہ آور ہونا آسان کام نہیں تھا۔

چار بجے شام کو اطلاع ملی کہ سوہو کے علاقے میں دو مختلف پارٹیوں کے درمیان خوب گولیاں چلیں ان میں سے ایک پارٹی مکلارنس کے نام کے نعرے بھی لگا رہی تھی۔ ۔ ۔ لیکن دوسری پارٹی کے متعلق کچھ نہیں معلوم ہوسکا تھا عمران سمجھ گیا کہ وہ سنگ ہی کے آدمیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ سوہومی سنگ کی زریات کی آبدی بکثرت تھی۔

بعد کیا طلاع تھی کہ کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آ سکی۔

عمران کے سامین ایک پروگرام تھا اور اس نے پاول کو بھی اس سے، طلع کر دیا تھا۔

پاول بڑی حد تک رام ہو چکا تھا اب وہ عمران سے بہر کم اختلاف کرتا تھا۔ سی باک

والے معاملے نے اس کی عقل درست کر دی تھی۔ اور اس نے عمران سے خوشآمدانہ لہجے میں کہا تھا کہ وہ اس کی کوتاہی کا تزکرہ سر ایکسن سے نہ کرے۔ عمران نے اس شرط پر وعدہ کر لیا تھا کہ پاول اس کی تجاویز کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھے گا۔

پروگرام یہ تھا کہ آج رات وہ دونوں ونڈلیمز جائیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ کیسل کی حدود میں بلا روک ٹوک داکل ہو جائیں گے۔ کیونکہ اسکارٹ لینڈ یارڈ کا شناختی نشان فوجیون کے لیئے بھی بہت ہی اہم ہوتا ہے جتنا کہ پولیس والوں کے لیئے۔

چھ بجے وہ دونوں کار میں بیٹھ کر ونڈلیمز کی رطف روانہ ہو گیئے۔ آج موسم خوشگوار تھا اس لیئے عمران کو توقع تھی کہ پاول کی کار میں کہیں نہ کہین وہسکی کی بوتل ضرور موجود ہوگی،

مگر اس بھاگ دوڑ کا مقصد تو تم نے بتایا ہی نہیں پاول نے جماہی لیتے ہوئے کہا۔

میں نے ڈچز کو بہت دنوں سے نہیں دیکھا عمران نے ایک طویل سانس لے کر دردناک لہجے میں کہا۔ اس کی یاد دل میں چٹکیاں لے رہی ہے۔۔۔ آہ بھرنے کی کوشش کرتا ہوں تو دل میں اس طرح کھجلی ہونے لگتی ہے جیسے مچھر کاٹ رہے ہوں۔

ہاہا۔۔۔ پاول نے قہقہہ لگایا۔ آج تم نے ضرور پی رکھی ہے۔ تو پھر میرے ساتھ بھی پیونا۔۔ تمھیں خالص نہیں پلاؤں گا۔ میرے پاس لائم جوس کی بوتلیں بھی ہیں۔۔۔

میں ایک مکھی چوس باپ کا بیٹا ہوں۔

مکھی چوس کیا ہوتا ہے؟ پاول نے حیرت سے کہا۔

لائم جوس کا الٹا ہوتا ہے۔۔۔ مگر چچا پاول تم اس مہم می شراب نہیں پیو گے۔

لیکن پاول تو پہلے ہی سیٹ کے نیچے ہاتھ ڈال کر بوتل نکال چکا تھا۔

کیوں نہ پیوں۔۔۔ کیا مصیبت ہے۔

اگر تم نشے میں ڈچز پر عاشق ہو گئے تو میں کیا کروں گا؟

تم اس کے کتوں سے کھیلنا۔۔ ملک معظم بھی مجھے شراب پینے سے نہیں روک سکتے

عمران کاموش ہو گیا وہ کار خود ڈرائیو کر رہا تھا۔۔ پاول نے کاک نکال کر دو تین گھنوٹ لیئے پھر کاک بند کر کے بوتل کو گود میں ڈال لیا۔۔ وہ اسے اس طرح سہلا رہا تھا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کا تھپک تھپک کر سلاتی ہو۔

کیا تم اپنی ساری تنخواہ کی شراب ہی پی جاتے ہو۔ عمران نے پوچھا۔

پھر کیا کروں؟

بیوی بچے نہیں ہیں؟

اس غمناک تزکرے کو نہ چھیڑو۔

: کیوں۔۔۔ کیا اس سے کوئی درد بھری کہانی وابستہ ہے؟

ہاں آں۔۔۔ پاول نے ٹھنڈی سانس لی۔ اسے جانے ہی دو۔

جاؤ بھائی۔ عمران نے اس انداز میں کہا جیسے پاول نے کسی آدمی کو چلے جانے کا مشورہ دیا ہو۔

پاوا اپنا دماغ گرمانے کے چکر میں تھا اس لیئے اس نے اس پر دھیان نہیں دیا۔ ورنہ جھلا جاتا، اسے بڑی مشکل دیسے برداشت کر سکتا تھا کہ کوئی اس کا مضحکہ اڑالے۔۔۔ اپنے ساتھیوں

میں وہ کھٹکنے کتے کے نام سے مشہور تھا۔۔۔

تقریبا آٹھ بجے وہ قصبہ ونڈلیز میں داخل ہوئے۔۔۔ پھر کیسل تک پہنچنے میں انہیں کوئی دشواری نہیں ہوئی کیونکہ پاول پہلے بھی یہاں کئی بار آ چکا تھا۔۔۔ کیسل کے باہر پڑی ہوئی فوج نے انہیں ٹوکا۔۔۔ لیکن اسکاٹلینڈ یارڈ والوں کا کون روک سکتا ہے۔ جیسے ہی انہوں نے اپنے بیج لیفٹینٹ کو دکھائے انہیں پھاٹک سے گزرنے کا راستہ دے دیا گیا۔

ڈچز جوڑ توڑ والی عورت تھی۔ اس کے ایک ہی اشارے پر اس کے لیئے فوجی دستہ بھجوادیا

گیا تھا۔۔۔

وہ پھاٹک سے گزر کر ایک لمبی روش طے کرنے لگے جس کے دونوں طرف سدا بہار جھاڑیوں کی باڑھ تھی سامنے قدیم وضع کی عمارت نیم تاریکی میں کھڑی تھی۔

کون آتا ہے۔۔؟ کسی نے انہیں للکارا۔۔ غالبا یہ ڈچز کے پہرہ دار کی آواز تھی

دوست۔۔۔ عمران نے جواب یدا اور ہو دونوں آگے بڑھتے رہے۔

اب ہو کئی بھاری قدموں کی آوازیں بھی سن ہرے تھے۔۔۔ دفعتا چھ مسلح پہرہ داران کے قریب آ کر رک گئے۔

اگلے پہریدار نے پوچھا۔ آپ کون ہیں؟

ہم اسکاٹ لینڈ یارڈ سے آئے ہیں۔ ڈچز سے ملنا ہے۔ عمران نے کہا۔

پاول قطعی خاموش رہا کیونکہ اسے یہاں آنے کا مقصد ہی نہیں معلوم تھا۔

ہر ہائینس شاید اس وقت نہ مل سکیں۔۔ کیونکہ یہ آرام کا وقت ہے۔

اوہ تم اطلع تو کرادو ہماری۔۔۔ یہ بہت ضروری ہے۔

انکا حکم ہے کہ اطلاع نہ دی جائے۔

تو پھر ہم رات بھر یہیں کھڑے رہیں گے۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا۔ اگر ہمارا ڈچز سے ملنا بہت ضروری نہ ہوتا تو کمانڈر ہمیں پھاٹک سے گزرنے ہی نہ دیتا۔

پہرہ دار کوئی جواب دینے کے بجائے ایڑھیوں پر گھوم گیا۔۔۔ اب وہ سب کھٹ کھٹ عمارت کی طرف چلے جا رہے تھے۔۔۔ پاول اور عمران وہیں کھڑے رہے۔۔ پاول نے کچھ دیر بعد برا سا منہ بنا کر کہا۔ تم کھڑے رہنا رات بھر۔۔۔ میں کار میں لیٹ کر سو جاؤں گا صبح ڈچز سے ضروری باتیں کرنے کے بعد مجھے جگا دینا میں قطعی برا نہ مانوں گا

اگر تم کار میں سوئے تو میں پیٹرول پی کر سو رہوں گا۔ سمجھے۔

اور یہی ہماری مصیبتوں کا واحد حل ہے۔ پاول نے بڑے خلوص سے کہا۔۔۔ پھر یک بیک غصیلے لہجے میں بولا۔ یہ کتیا کی بچی کیلی پیٹرسن ہی اس مصیبت کی جڑ ہے۔ نہ یہ ہوتی نہ مکلارنس کا قصہ پھر اٹھتا نا جانے وہ اس سے کیا چاہتا ہے۔۔۔ ویسے وہ پچھلے ایک سال سے بالکل خاموش بٹھا رہا تھا۔۔۔ ہم تو یہ سمجھے تھے مکلارنس اپنی کسی مہم میں کام آ گیا ہوگا۔۔۔ مگر یہ کیلی پیٹرسن خدا اسے غارت کرے۔

مگر پیارے اب آگے بڑھو۔ ہم کب تک یہاں کھڑے رہیں گے۔ عمران نے کہا۔

اس وقت تک جب تک ڈچز کی منظوری نہ آ جائے ورنہ ہم اس کے کتوں کے منظور نظر ہو جائیں گے۔

عران بڑی بےچینی سی محسوس کر رہا تھا وہ جلد سے جلد ڈچز کے پاس پہنچ جانا چاہتا تھا۔ تقریبا پندرہ منٹ بعد پہرے داروں کے بھاری قدموں کی آواز پھر سنائی دی۔

آپ چل سکتے ہیں حضرت پہرداروں کے انچارج نے کہا۔ ہر ہائی نس آپ کو شرف باریابی بخشیں گی۔

وہ دونوں پہریداروں کے پیچھے چلنے لگے۔۔۔ اصل عمارت تک پہنچنے میں پانچ یا چھ منٹ صرف ہوئے ہوں گے۔ پھر اس کے بعد بھی وہ دس منٹ تک ڈچز تک نہ پہنچ سکے کیونکہ یہاں پھر رسمی کاروائیاں شروع ہو گئی تھیں آٹھ یا دس آدمیوں کی جانچ پڑتال کے بعد وہ اس کمرے تک پہنچ سکے جہاں ڈچز ان سے ملنے والی تھی۔۔۔ پھر اس نے بھی وہاں پہنچنے میں دس منٹ لے لیئے۔۔۔ وہ اس وقت سیاہ سوٹ میں تھی اور اس کا چہرہ زرد تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ آج کل دن رات صرف مکلارنس کے بارے میں سوچتی رہی ہو۔

اس کی آمد پر دونوں تعظیما کھڑے ہو گئے۔ عمران میک اپ میں تھا اس لیئے ڈچز اسے نہ پہچان سکی۔ اسنے سر کی خفیف سی جنبش سے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ہاں کہو۔ اس نے پاول کی طرف دیکھ کر کہا۔

ہم صرف آپکی خیریت دریافت کرنے کے لیئے حاضر ہوئ تھے۔ اوہر سے حکم آیا تھا

اس کے لیئے۔

خیریت تو ملازموں سے بھی دریافت کی جاسکتی تھی ڈچز نے چڑ چڑے پن کا مظاہرہ کیا۔ اب عمران شاید اسے اس کے حقیقی روپ میں دیکھ سکا۔ وہ یقیناً ایک چڑ چڑی عورت تھی۔ عمران نے یہی رائے قائم کی تھی۔

درست ہے یور ہائینس۔ عمران نے بڑے ادب سے کہا۔ مگر ہمیں یہی حکم ملا تھا۔

ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ ڈچز اٹھتی ہوئی بولی۔ میں ابھی تک خیریت سے ہوں اور کچھ؟

نہیں یور ہائینس۔ شکریہ۔۔۔ ہم کچھ دیر باہر کمپاؤنڈ میں چکر لگا کر واپس آجائیں گے۔

ڈچز سر کو خفیف سی جنبش دے کر چلی گئی جیسے کہو ہو۔ جہنم میں جاؤ۔ پاول حیرت سے منہ کھولے عمران کو دیکھ رہا تھا پھر وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا اور ہونٹوں ہی ہونٹوں میں کچھ بڑبڑاتا ہوا اس کے ساتھ باہر جانے لگا۔

کمپاؤنڈ میں پہنچتے ہی بڑبڑاہٹ بلند آواز میں بدل گئی۔

یا تمہاری کھوپڑی بالکل ہی الٹ گئی ہے کیا؟

نہیں صرف پچھتر ڈگری کے زاویے پر ہے تم اسکی پرواہ نہ کرو سب ٹھیک ہے۔

کیا ٹھیک ہے؟

ڈچز پہلے سے زیادہ حسین نظر آرہی تھی میں ڈر رہا تھا کہ کہیں تم بھی ٹھنڈی آہیں نا بھرنے لگو۔ کیونکہ تمہرے پیچھے بھی ایک دردناک کہانی لگی ہے۔

میں بہت برا آدمی ہوں مجھ الو بنانے کے کوشش نہ کرو۔ پاول غرایا۔

بوتل تمہاری جیب میں ہوگی۔

ہاں ہے تو۔ پاول جلدی سے بولا۔

جلدی سے دو چار گھونٹ لگا لو سردی بڑھ گئی ہے تمہیں زکام نہ ہو جائے۔

اوہ ہاں ہوسکتا ہے۔ پاول نے کہا۔۔۔ اور جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے خالی کیا۔ وہ اکثر چھوٹی چھوٹی شیشیاں بھی رکھتا تھا تاکہ جیبیں پھول رک بدنما نہ ہوں۔

اتنے میں کیا ہوگا اور پیئو۔۔۔

اوہو۔۔۔ تم حد سے زیادہ شریف ہوتے جارہے ہو۔ پاول نے ہنس کر ایک اور شیشی نکالی یہ کوٹ کی اندرونی جیب سے برآمد ہوئی تھی پھر چند لمحے بعد بولا۔

شکریہ اب میں خود کو بہتر محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ ڈچز گو کہ بوڑھی ہے مگر ایسی بری بھی

نہیں۔۔ اگر تم پر عاشق ہو جائے تو سمجھو تقدیر کھل گئی۔ ڈیڑھ سو کتے مفت ہاتھ آئیں گے۔

میں اس پر ڈورے دال رہا ہوں عمران نے رازدارنہ لہجے میں کہا۔ پچھتر کتے میرے پچھتر تمہارے۔

:اوہ بہت بہت شکریہ۔ پاول نے اسکا ہاتھ گرمجوشی سے دباتے ہوئے کہا۔ جتنے زیادہ کتے ہوں اتنا ہی آدمی بڑا سمجھا جاتا ہے دو چار تو ہر ایک رکھ لیتا ہے۔

پاول نے تیسری شیشی پتلون کی جیب سے نکالی اور اسے بھی خالی کر دیا۔

لیکن۔۔۔ ڈچز پر ڈورے دالنے سے پہلے ہمین اس کے مالی کو پھنسانا پڑے گا۔۔ ۔ عمران نے کہا۔

ضرور پھانسو پاول نے وجہ پوچھے بغیر کہا۔ کیونکہ اس کے معدے میں تقریبا پانچ چھٹانک رائی کی خالص وہسکی پہنچ چکی تھی ارو وہ کافی مگن تھا عمران نے آگے بڑھ کر پہرے داروں کو آگاہ کر دیا کہ وہ تھوڑی دیر تک کمپاؤنڈ میں ٹھہر کے حالات کا جائزہ لیں گے۔ انکو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا جبکہ آج کل حالات ہی ایسے تھے۔

پھر دونوں آگے بڑھ گئے، مالی کا کوارٹر پھاٹک کے قریب ہی تھا۔ یہ انہوں نے پہریدار ہی سے معلوم کیا تھا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر دروازے پر دستک دی۔

کون ہے۔۔۔ اندر سے بھرائی ہوئی آواز آئی۔

میں ہوں یار دروازہ کھولو۔ عمراننے کسی دیہاتی کے لہجے میں کہا۔

دروازہ کھلا، بوڑھا مالی سامنے کھڑا حیرت سے پلکیں جھپکا رہا تھا۔

عمران بے دھڑک اندر گھستا چلا گیا۔ پاول نے بھی اسکا ساتھ دیا۔

بیٹھو بھائی بیٹھو عمران نے مالی سے بےتکلفانہ انداز میں کہا۔ ہمیں باہر سردی لگ رہی تھی ہم نے سوچا یہاں تھوڑا سا گرما لیں۔۔۔۔ آتشدان میں دہکتے ہوئے کوئلے کتنے حسین معلوم ہوتے ہیں۔

جی ہاں۔۔ جناب۔ مالی نے مودبانہ انداز میں کہا۔ آپ لوگ بھی تشریف رکھیئے اور میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیے۔

بس ہمیں کچھ دیر یہاں گرم ہو لینے دو۔ عمران بولا۔

کہو تو رائی کی وہسکی پیش کروں پاول نے پوچھا۔

نہیں جنابشکریہ۔ میں رات کے کھانے کے بعد کبھی نہیں پیتا۔

بہت اچھی عادت ہے۔ عمران بولا۔ مرتے دم تک تمہارا معدہ بڑا شاندار رہے گا۔

ارے معدے کی آپ کیا کہتے ہیں میرے پیٹ میں معدہ سرے سے ہے ہی نہیں۔ اس نے سنجیدگی سے کہا۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں خدا کی شان ہے۔

ہاں بھئی ہے تو۔۔۔ ہم لوگ دراصل تمہاری مالکہ کی حفاظت کے لیئے یہاں پہنچے ہیں۔ مگر سردی کتنی شدید ہے کوئی آدمی زیادہ دیر تک باہر نہیں رہ سکتا۔

جی ہاں جناب۔۔۔

عمران ایک اسٹول پر بیٹھ کر آتشدان میں اپنے ہاتھ سینکنے لگا۔ پاول نے بھی آتشدان کے قریب اسٹول کر لیا۔

یہاں میرا ایک دوست تھا گوہن عمران نے تھوڑی دیر بعد کہا۔ مگر آج وہ نظر نہیں آ رہا۔

گوہن صاحب شاید یہاں سے چلے گئے ہیں مالی بولا۔

کہاں۔۔۔؟

یہ مجھے معلوم نہیں۔

یہ تو بہت برا ہوا۔ میرے پاس اس کے لیئے اس کی والدہ کا ایک خط ہے۔۔ وہ کب گیا یہاں سے؟

جی ہاں۔۔۔ شاید پچھلے ہی جمع کو مالی کچھ سوچنے لگا پھر بولا۔ پچھلے جمعے کو وہ نظر نہیں آئے تھے میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ عارضی طور پر گئے ہیں یا ہمیشہ کے لیئے۔

گوہن بہت اچھا آدمی ہے۔ کیوں تمہارا کیا خیال ہے؟

جی ہاں وہ شریف آدمی ہے۔۔ آسٹریلیا والے عموما شریف ہوتے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ وہ ڈچز کے ساتھ ہی آسٹریلی سے آیا تھا۔

جی ہاں لیکن انہیں لندن بہت پسند ہے۔

ڈچز آسٹریلیا سے کب آئی تھیں شاید پانچ سال ہوئے جی ہاں اتنا ہی عرصہ گزرا ہوگا۔۔۔ میرا بھتیجا اس وقت ایک ماہ کا تھا۔ اب وہ پانچ سال کا ہے۔۔ مجھے اس لیئے یاد ہے کہ ڈچز نے اسے گود میں لے کر پیار کیا تھا۔۔۔۔ میری مالکہ بہت اچھی ہے جناب۔۔۔: آ۔۔۔۔ ہاں۔۔ کیا کہنے۔۔ ہمیں بھی اسکا اعتراف ہے۔۔ مگر آج وہ آئے تھے۔۔ ارے کیا نام تھا۔۔ دیکھا می نام بھول گیا۔۔ آج یہاں کون کون آیا تھا؟۔۔۔

میں کیا بتا سکتا ہوں جناب۔

کیا تمیہاں آنے والوں کو نہیں جانتے؟

جو اکثر آتے رہتے ہیں۔ انہیں ضرور پہچانتا ہوں۔۔ ویسے آج ہی ایک صاحب ایسے آئے تھے جنہیں میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ ہر ہائینس ان سے ملی بھی نہیں وہ آج کل

اجنبیوں سے نہیں ملتیں۔۔۔حالانکہ وہ صاحب بہت دور سے آئے تھے۔

اچھا میں سمجھ گیا۔عمران سر ہلا کر بولا۔وہی صاحب رہے ہوں گے۔۔کیا نام ہے انکا۔۔ میں نام بھولا جاتا ہوں۔۔۔بہر حال وہ چھوٹے سے قد کے دبلے پتلے آدمی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے (ابھی ابھی قبر سے اٹھ کر آئے ہوں)۔۔۔

نہیں صاحب۔۔۔میں نے اتنا لمبا چوڑا اچنگا آدمی آج تک نہیں دیکھا۔۔۔وی یقیناً بڑا شاندار آدمی تھا۔لیکن ہر ہائینس نے ملنے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔کمپاؤنڈ میں بھی داخل نہیں ہونے دیا۔۔لیفٹیننٹ نے اسے پھاٹک پر ہی روک کر اسکا کارڈ ہر ہائی نس کے پاس بھیجا تھا

اوہ۔۔۔بہت اچھا کیا۔۔۔ہر ہائی نس نے۔۔۔کہ نہیں ملیں۔

مگر جناب یہ کیا قصہ ہے۔۔۔یہاں فوج کیوں پڑی ہے۔

کائی خاص بات نہیں۔۔۔آج کل ڈچز کے کچھ دشمن پیدا ہو گئے ہیں۔۔۔اچھا عمران اٹھ کر طویل انگڑائی لیتے ہوئے بولا۔اب ہم کافی گرم ہو گئے ہیں۔

وہ دونوں مالی کے کوارٹر سے نکل کر پھاٹک کی طرف چلنے لگے۔۔پاول کا دماغ اگر گرم نہ ہوتا تو شاید وہ عمران کو مار بیٹھتا۔۔۔چونکہ اسے حالات کا علم نہیں تھا اس لیئے وہ مالی سے اتنی

دیر تک بکواس کرتے رہنے کو تصنع اوقات ہی سمجھا تھا۔مگر وہ کچھ نہیں بولا کیونکہ وہاں سے نکلنے

پر عمران نے چوتھی شیشی پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

عمران لیفٹیننٹ کے ٹینٹ میں جا گھسا۔۔۔مگر پاول اس کے ساتھ جانے کے بجائے دوسری طرف چلا گیا۔کیونکہ اب اس کے پاس کوئی پانچویں شیشی نہیں تھی۔اس نے سیٹ کے نیچے سے بوتل نکالی۔۔اور دو تین گھونٹ بھر لیئے۔۔۔پھر کار سے ٹک کر سگریٹ سلگانے لگا۔ ۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔عمران نے اس لمبے آدمی کے متعلق لیفٹیننٹ سے کچھ معلومات حاصل کیں اور ٹینٹ سے نکل کر کار کی رطف چل پڑا۔کار تقریبا یہاں سے ایک فرلانگ کے فاصلے پر تھی۔

اچانک اس نے پاول کی غراہٹ سنی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی سے لڑ پڑا ہو۔

پاول۔عمران نے اسے آواز دی اور کار کی رطف دورا لیکن اس نے دوسرے پل کار اسٹارٹ ہونے کی آواز سنی تھی عقبی سرخ روشنی اندھیرے میں چمک رہی تھی۔۔عمرا پوری قوت سے دوڑنے لگا۔۔کار کی عقبی روشنی دور ہوتی جا رہی تھی۔لیکن وہ پاول کی کار نہیں تھی پاول کی کار تو وہیں کھڑی تھی۔

پاول عمران نے پھر اسے آواز دی۔لیکن جواب نہ ملا۔۔عمران نے بڑی پھرتی سے کار

اسٹارٹ کی اور کے پیچھے روانہ ہوگیا جس کی عقبی روشنی اب بھی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران رفتار تیز کرتا رہیا پھر دونوں کاروں میں بہت تھوڑا افاصلہ رہ گیا۔ اچانک اگلی کار سے فایئر ہوا اور گولی پاول کی کار کی ونڈ اسکرین توڑتی دوسری طرف نکل گئی۔۔ عمران بال بال بچا۔۔ شیشے کے ٹکرے ٹوٹ کر اس کی گود مین گرے اس نے دوسرے ہی لمحے میں اپنی کار کی ہیڈ لائیٹس دیں لیکن کار کی رفتار میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔۔ اب اس نے ایک موٹر سائیکل کا شور سنا جو اس کی کار کے پیچھے اا رہی تھی عمران نے سوچا ممکن ہے کوئی فوجی چل پڑا ہو۔۔ موٹر سائیکل اس کی کار کے برابر آ گئی۔ عمران کو یقین تھا کہ وہ فوجی دستے کا لیفٹینینٹ ہی ہوگا، :انہوں نے انسپیکٹر پاول کو پکڑ لیا ہے۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ آگے والی کار۔

موٹر سائیکل آگے بڑھ گئی۔۔۔ اس کی اگلی روشنی آگے جانے والی کار کے پچھلے حصے پر پڑ رہی تھی۔ موٹر سائیکل کو ایک ہاتھ سے سنبھالے دوسرے ہاتھ سے فایئر کرنا آسان نہیں تھا۔، ۔اور فایئر بھی کیسا جس نے ٹایئر کے چھیترے اڑا دیئے۔ وہ ای زوردار آواز کے ساتھ پھٹا اور اگلی کار گویا لنگڑانے لگی۔ عمرانے بھی اپنی کار کی رفتار کم کر دی۔ اگلی کار رک گئی۔

اور اس پر سے گولیوں کی بوچھار ہونے لگی۔ وہ شاید برین گن تھی۔ موٹر سائیکل فرایئتے بھرتی ہوئی آگے نکل گئی عمران نے کار روک دی تھی اور چپ چاپ اندھیرے مین نیچے رینگ گیا تھا۔۔ اگلی کار کی اسری روشنیاں بھی گل ہوگئی تھیں اور اس پر سے برابر فایئر ہو رہے تھے۔

۔۔ عمران سڑک کے نشیب میں اتر گیا۔۔ پھر ریوالور کا دستہ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کار کی طرف پلٹا جس پر سیفایئر ہو رہے تھے۔۔۔ اس نے اس دوران یہ بھی محسوس کیا تھا جیسے موٹر سائیکل کچھ دور جا کر رک گئی ہو۔۔ وہ نشیب میں پڑا ہوا سڑک کی رطف رینگتا رہا۔۔۔

سڑک کے دونوں اطراف میں گھنی جھاڑیوں اور اونچے نیچے درختوں ے سلسلے کھرے ہوئے تھے۔ دفعتا عمرانے محسوکیا کہ اس کے قریب کوئی اور بھی موجود ہے۔

عمران جہاں تھا وہیں رک گیا۔۔ اچانک اس کے قریب ہی سے کار کی طرف ایکفایئر ہوا۔۔ ایک چیخ بلند ہوئی اور پھر شاید برین گن کا رخ اسی طرف ہوگیا۔۔ عمرانکو پھر نشیب میں کھسک جانا پڑا۔۔ گولیاں سائیں سائیں کرتی اس کے سر پر سے گزرتی رہیں کار کی طرف فایئر کرنے والا کھسک کر عمران کے قریب آ گیا۔

لیفٹنینٹ ہایئر۔ عمران نے آہستہ سے ہا لیکن اسے جواب نہیں ملا۔ وہ اادمی پھر کھسکتا ہوا چڑھائی کی رطف جانے لگا۔ عمران نے پھر ایک فایئر کی آواز سنی ایک چیخ پھر بلند ہوئی اور برین گن یک بیک خاموش ہوگئی۔ پھر کوئی اس کار سے کود کر بھاگا۔ اس بار عمران اور نامعلوم آدمی نے ایک ساتھ فایئر کیئے لیکن شادی بھاگنے والا دوسری طرف کی جھاڑیوں میں گھستا چلا گیا۔۔ یہ سنگ ہی تھا۔

اب وہ سیدھا کھرا ہوکر عمران کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ عمران بھی اٹھا اور آواز بدلتے

ہوئے بولا میں آپکا شکر گزار ہوں۔

سنگ ہی نے کوئی جواب نہ دیا وہ کار کا جائزہ لے رہا تھا۔ عرمان بھی اس کے قریب پہنچ گیا۔ اس میں دالاشیں نظر آئیں۔ ایک کے ہاتھ میں بریگن تھی اور پوال پچھلے سیٹ پر اوندھا پڑا ہوا تھا۔

پاول پاول عمران نے اسے جھنجھاڑ کر آواز دی۔

یار میں نہیں جانتا گوہن کون ہے،۔۔۔ کیوں پریشان کرتے یو مجھے۔ پاول کا جواب نشے کی انتہائی منزلوں پر تھا۔

چلو نیچے اتر۔ عمران نے اسے کھینچ کر نیچے اتارتے ہوئے کہا۔ سنگ ہی نے ٹارچ کی روشنی میں دونوں کو غور سے دیکھ رہا تھا

اسکاٹ لینڈ یارڈ۔ اس نے آہستہ سے پوچھا۔

ہاں۔۔ مسٹر سنگ ہی۔۔ عمران نے جواب دیا۔

تم مجھے پہچانتے ہوَ

ہاں مسٹر سنگ ہی۔۔۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لیئے ضروری ہے کہ وہ سب کو پہچانیں۔ خیر تم جاسکتے ہو۔ ہم تم سے ان دولاشوں کے لیئے جواب نہیں طلب کریں گے۔

گوہن کا کیا قصہ ہے؟ سنگ ہی نے پوچھا۔

میں نے یہ قصہ کہیں نہیں پڑھا مسٹر سنگ ہی کس مصنف نے لکھا ہے؟: ہاں۔۔۔ دفعتا سنگ عمران کو گھورتا ہوا خاموش ہو گیا۔

پھر بولا۔ تو تم ہو۔۔۔ یہی میں سوچ رہا تھا کہ آنکھیں کچھ جانی پہچانی سی ہیں تمہیں میک اپ کرنا نہیں آتا بھتیجے اوہو۔۔۔ میں سمجھا۔۔۔ تم اسکاٹ لینڈ یارڈ والوں کے لیئے کام کر رہے ہو۔

جب چچا اور بھتیجے میں نچا کی ہو جائے تو انجام یہی ہوتا ہے۔

خیر۔۔۔ کوئی بات نہیں مکلارنس سے نپٹنے کے بعد تم سے سمجھوں گا۔

مکلارنس میرا شکار ہے۔ مسٹر سنگ تم اسے نہ پاسکو گے۔ عمران نے اکڑ کر کہا۔

پہاڑ کے سامنے چیونٹی لاف وگزاف کر رہی ہے۔ سنگ ہی تحقیر آمیز انداز میں ہنسا۔ میں کہتا ہوں۔۔۔ اس وقت تمہارا شکار تمہارے جبڑوں سے نکل گیا ہے۔

اوہ۔۔ تو کیا بھاگنے والا مکلارنس تھا۔ عمران نے حیرت ظاہر کی۔

ہاں وہ مکلارنس تھا اور کار خود ڈرائیو کر رہا تھا۔

یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا مسٹر سنگ۔

خیر ہوگا کار کے اسٹیئر نگ ہر تمہیں اس کی انگلیوں کے نشان ضرور ملیں گے۔

مجھے افسوس ہے مسٹر سنگ اگر نشانات مل بھی گئے تو ہم انہیں کسی طرح بھی مکلارنس کی انگلیوں کے نشان نہیں ثابت کرسکیں گے۔۔۔ بات یہ ہے مسٹر سنگ کہ ہمارے ہاں مکلارنس کا ریکارڈ نہیں ہے:۔

بڑی عجیب بات ہے۔ سنگ ہی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ میں مکلارنس کا کوئی ریکارڈ نہ ہو۔ یہ میرے لئے ناقابل یقین ہے۔

نہیں ہے۔۔۔۔۔۔ حقیقت ہے۔

باعث شرم ہے اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے۔۔۔۔ اچھا بھتیجے اب چلا۔ مگر نہیں ٹھہرو۔۔

اچانک پاول غرایا۔۔ تم چلتے کیوں نہیں۔ میرا وقت برباد نہ کرو۔۔۔۔۔ اور یہ گوہن کا کیا قصہ ہے۔۔۔ تم نے مالی سے بھی اس کے متعلق پوچھا تھا۔

کیوں بھتیجے کیا تم گوہن کے متعلق کچھ جانتے ہو۔ سنگ ہی نے پوچھا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ہم تینوں ہی یک بیک گوہن کی تلاش میں ہیں۔

بھئی گوہن سے میری جان پہچان تھی۔ اس وقت ڈچز سے ملنے گیا تھا۔ سوچا گوہن سے بھی ملتا چلوں۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ پچھلے جمعہ سے غائب ہے۔

اتنا ہی یا کچھ اور بھی۔۔ سنگ ہی کے لہجے میں شبہ تھا۔

اور کیا ہوسکتا ہے۔

تم چچا بھتیجے میرا دماغ کیوں چاٹ رہے ہو۔ پاول پھر غرایا۔

اگر میں اپنے چچا کا تعارف تم سے کرادوں تو تم یہیں گر کر ٹھنڈے ہو جاؤ عمران نے اکڑ کر کہا۔

تم دونوں جہنم میں جاؤ پاول لڑکھڑاتا ہوا ایک طرف چلنے لگا۔

اچھا بھتیجے پھر سہی۔ سنگ ہی نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ دو یا تین منٹ بعد عمران نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرنے کی آواز سنی۔

پھر وہ پوری رات بڑی مصروفیتوں میں گذری۔ عمران نے قصبہ ونڈلیمر میں واپس آ کر اسکاٹ لینڈ یارڈ کے لئے تار دیا۔ جس میں ایک مردہ ڈھونے والی گاڑی اور دو فوٹو گرافر طلب کئے گئے تھے۔ فوٹو گرافر تقریباً ایک بجے پہنچے اور کار میں انگلیوں کے نشانات کی تلاش شروع ہوگئی۔

موقعہ واردات کے متعدد فوٹو لئے گئے۔۔۔۔ بہر حال رات گذر گئی۔

16

دوسرا دن لندن کے لئے یوم قیامت ہی تھا۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ لندن میدان حشر سے کسی طرح کم نہیں تھا اس دن۔۔۔۔۔۔۔ شاید ہی کوئی ایسی سڑک بچی ہو جس پر ہنگامے نہ ہوئے ہوں

خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مکلارنس ہی کی طرف سے ہوا تھا یا دوسرے بھی مکلارنس کی آڑ میں آپس کی دشمنیاں نکال رہے تھے۔

لندن لاشوں کا بازار بن گیا۔۔۔۔۔۔۔ اتنا زبردست کشت وخون امن کے زمانے میں شاید ہی کبھی ہوا ہو۔ کم از کم تاریخ تو اس کے بارے میں خاموش ہی تھی۔۔۔ البتہ لوگوں کا خیال تھا کہ لندن کی عظیم آتشزدگی کے بعد یہ دوسرا ہیجان آفرین واقعہ تھا۔

اسکاٹ لینڈ یارڈ والے بھی اسی نتیجے پر پہنچے تھے کہ اکیلا مکلارنس ہی اس ہیجان کا ذمہ دار نہیں ہے۔ بلکہ کچھ دوسرے لوگ بھی اس کی آڑ میں وارداتیں کر رہے ہیں۔

ان حالات میں فوج طلب کئے بغیر کام نہ چلتا کیونکہ پوری طرح لاقانونیت پھیل گئی تھی۔ سارے بازار ویران پڑے تھے۔۔۔ اور سڑکوں پر صرف ملٹری کی گاڑیاں دوڑتی نظر آ رہی تھیں۔

لیکن لندن کے ہسپتالوں پر مکلارنس کے آدمیوں کے حملے اب بھی جاری تھے۔ جہاں بھی انہیں موقع ملتا وار کر بیٹھتے۔ صرف عمران سمجھتا تھا کہ ہسپتالوں پر مکلارنس ہی کی طرف سے حملے ہو رہے ہیں اور اب تو چھوٹے موٹے پرائیویٹ ہسپتالوں کی بھی باری آ گئی تھی۔ لیکن قبل اس کے کہ اس ہسپتال پر حملہ ہوتا جہاں گوہن تھا۔ عمران نے اسے ہٹا ہی دیا۔۔۔ اس کی حالت اب پہلے سے بہتر تھی اور وہ ہوشمندی کی باتیں کر رہا تھا۔

پھر عمران ہی کی تجویز پر شہر کے چھوٹے موٹے ہسپتالوں کے قرب وجوار میں سادہ لباس والے مسلح آدمیوں کی ٹولیاں گشت کرنے لگیں۔

اور اس وقت تو عمران بھی موجود تھا۔ جب ایک گشت کرنے والی فوجی ٹولی نے ایک چھوٹے سے ہسپتال پر ہلہ بول دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلے تو یہی سمجھے کہ شاید وہ لوگ حملہ آور پر جھپٹے ہیں لیکن تھوڑی ہی دیر میں حقیقت واضح ہوگئی۔ اس ہسپتال میں ان فوجیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ تو پھر یہ سو فیصد مکلارنس ہی کے آدمی تھے۔ جنہوں نے فوجی لباس پہن رکھے تھے اور اسی یونٹ کے لباس میں جس کے سپاہی لندن کی حفاظت کے لئے طلب کئے گئے تھے۔۔۔ عمران کا اشارہ پاتے ہی سادہ لباس والوں نے چھوٹی چھوٹی ٹامی گنیں نکال لیں۔

پہلے ہی حملہ میں مضوعی فوجیوں کی ٹولی منتشر ہوگئی۔۔۔ لیکن سادہ لباس والے ان کے

گرد گھیرا ڈال چکے تھے۔۔۔۔ چونکہ ان کی کمانڈ سو فیصدی عمران کے ہاتھ میں تھی۔ اس لئے وہ اپنی مصلحتوں کو بروئے کار نہیں لا سکتے تھے۔ ویسے ہی عمران نے ان کی بزدلی کا مضحکہ اڑا اڑا کر انہیں اپنی زندگیوں سے بیزار کر دیا تھا۔

مکلارنس کے آدمیوں کو مجبوراً پھر ہسپتال میں گھسنا پڑا۔ بڑی تیزی سے گولیاں چلنے لگیں۔ کچھ سادہ لباس والے عمران کے اشارے پر ہسپتال کی پشت پر چلے گئے۔ تاکہ وہ لوگ ادھر سے فرار نہ ہو سکیں۔ لیکن حقیقت یہ تھی کہ مکلارنس کے آدمی عمارت میں داخل نہ ہو سکے تھے۔ کیونکہ ان کے باہر نکلتے ہی سارے دروازے اندر سے بند کر لئے گئے تھے۔ وہ برآمدے میں ستونوں کی اوٹ سے گولیاں چلاتے رہے۔ باہر بچاؤ کے لئے کافی سامان تھا۔ ادھر عمران نے ریڈیو کار سے ہیڈکوارٹر کو اطلاع کرائی کہ مکلارنس کے آدمی فلاں ہسپتال میں گھیر لئے گئے ہیں۔ دس منٹ کے اندر ہی اندر ساٹھ فوجیوں کا ایک دستہ ان کی مدد کو پہنچ گیا۔ اور آتے ہی پوزیشن لے کر اس نے باڑھ ماری۔ پھر دونوں طرف سے فائیر ہوتے رہے۔ لیکن یہ سلسلہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں چل سکا۔ فوجی دستہ آہستہ آہستہ ہسپتال کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ایک بار انہیں غفلت میں ڈال کر اچانک چڑھ دوڑا اور مکلارنس کے آدمی جان بچتی نہ دیکھ کر سامنے آ گئے۔ ان کی برین گنیں گولیاں اگل رہی تھین۔ لیکن ایک منٹ کے اندر ہی اندر ان میں سے کوئی بھی اس قابل نہ رہ گیا کہ اپنے پیروں پر کھڑا رہتا۔

پندرہ نفوس بیک وقت برآمدے کے فرش پر ڈھیر ہو گئے تھے۔۔۔۔ ان میں سے کچھ تڑپ رہے تھے کچھ دم توڑ رہے تھے اور کچھ گرتے ہی ختم ہو چکے تھے۔ پندرہ لاشیں۔۔۔ مگر ایک لاش عمران کے لئے بڑی پرکشش تھی۔ یہ ایک بہت لمبے اور زیادہ بھاری جسم کے آدمی کی لاش تھی۔ اور پھر اس نے یہ بھی محسوس کیا کہ اس کے چہرے پر میک اپ کیا ہوا ہے۔

ایک گھنٹے بعد اسکاٹ لینڈ یارڈ میں بڑی مصروفیت نظر آنے لگی اور پھر وہاں ایک سنسنی پھیل گئی مسرت آمیز سنسنی کہنا مناسب ہوگا۔۔۔۔ پاول نے سر ڈیکن کے دفتر میں داخل ہو کر اطلاع دی کہ وہی لمبا آدمی مکلارنس تھا۔ کیونکہ اس کی انگلیوں کے نشانات ان نشانوں سے ملتے ہیں جو سی ہاک بروشو کے تعویز اور اس عمارت میں ملے تھے جہاں ڈچز اور عمران کو پکڑ کر لے جایا گیا تھا۔۔۔ ویسے ہی نشانات اس کار کے اسٹیرنگ پر بھی پائے گئے تھے۔ جس پر پچھلی رات پاول کو اغواء کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔۔ اس ریڈیو کار کے اسٹیرنگ پر بھی نشانات تھے جس پر کیلی پیٹرسن کا وکیل لے جایا گیا تھا۔

ہو سکتا ہے کہ وہ مکلارنس کا کوئی ملازم ہو۔۔ سر ڈیکن نے کہا۔

مگر جناب والا۔۔۔ اس عمارت کی کرسی پر اس کے نشانات ملے تھے۔ اس پر ایک جگہ پر اس کی انگلیوں کے نشانات کے علاوہ اور کسی قسم کے نشانات نہیں ملے۔ واضح رہے کہ بروشو اس کے مکان کی صفائی کیا کرتا تھا اور اس کرسی پر وہی لمبا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔ یہ عمران

اور ڈچز دونوں ہی کا بیان ہے۔۔۔اور وہ لمبا آدمی۔ میرے یا آپ کے لئے گمنام بھی نہیں ہے۔۔۔ یہ وہی خطرناک آدمی پیلو یدا ہے جو آج سے دس سال پہلے برازیل سے یہاں آیا تھا اور اس نے یہاں ہلچل مچادی تھی۔۔۔ ہم اسے گرفتار کرنے سے قاصر رہے تھے۔۔۔ اور پھر یک بیک غائب بھی ہو گیا تھا۔ اس کے ٹھیک دو سال بعد مکلارنس کا نام سنا گیا تھا۔

سرڈیکن کچھ نہیں بولے۔

اسی شام بی بی سی سے مکلارنس کے انجام کا اعلان کر دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی ہسٹری براڈ کاسٹ کی گئی جس کے مطابق وہ جنوبی امریکہ کا ایک خطرناک بدمعاش پیلو یدا تھا۔ جو سالہا سال مکلارنس کے نام سے لندن پر چھایا رہا۔

17

سروگفیلڈ کو ڈچز آف ونڈلیمر سے بڑی شکایت تھی کہ اس نے کیلی پیٹرسن کے معاملے میں اسے بھی تاریکی میں رکھا تھا۔ ویسے تو یہ شکایت پورے لندن کو ڈچز سے ہو سکتی تھی۔ لیکن یہاں معاملہ ہی دوسرا تھا۔ کیلی پیٹرسن سروگفیلڈ کی حسین سیکرٹری لارا نکلی۔۔۔۔اس کے بیان کے مطابق وہ تین سال سے اس کی سیکرٹری کے فرائض انجام دیتی رہی تھی۔۔۔۔۔سروگفلیڈ کو ڈچز سے شکایت اس لئے تھی کہ ان دونوں کے تعلقات بہت اچھے تھے۔

کیلی پیٹرسن کا وجود بھی لندن والوں کے لئے کافی سنسنی خیز رہ چکا تھا۔ لہذا سروگفیلڈ نے ایک بہت بڑے جشن کا اہتمام کیا۔ جس میں لندن کی چیدہ چیدہ ہستیاں مدعو کی گئیں۔۔۔ان میں سروگفیلڈ کا پرانا دوست سنگ ہی بھی تھا۔ وہ لوگ بھی تھے جنہوں نے مکلارنس کو فنا کرنے میں حصہ لیا تھا۔ پھر ان میں عمران کیوں نہ ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ تو سب سے آگے تھا اور اس وقت کیلی پیٹرسن اور ڈچز آف ونڈلیمر کے درمیان اسے جگہ ملی تھی۔

آٹھ بجے کے قریب جب حاضرین کے دماغ عمدہ قسم کی شرابوں کے سرور میں ہچکولے لے رہے تھے۔ کیلی پیٹرسن تقریر کرنے کھڑی ہوئی۔ ہال میں تالیوں سے گونج اٹھا۔۔۔سروگفیلڈ کا بھتیجا لارڈ وگفیلڈ کیلی پیٹرسن کو لگاوٹ کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔ کیلی نے پرجوش تالیوں کے جواب میں تشکرانہ انداز میں جھک کر سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

میری پچھلی زندگی میرے لئے بڑی سنسنی خیز تھی۔ اور میں اس میں بہت خوش تھی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ مکلارنس یا وہ جو کوئی بھی رہا ہو مجھ میں اتنی دلچسپی کیوں لینے لگا تھا۔ اب وہ

مر چکا ہے اس کا جواب کون دے۔۔

کیلی پیٹرسن خاموش ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگی۔

میں دے سکتا ہوں اس کا جواب۔ دفعتاً عمران ہاتھ اٹھا کر بولا۔

مجھے خوشی ہو گی جناب۔ کیلی نے کہا۔

مکلارنس یہ سمجھتا تھا کہ کیلی پیٹرسن۔۔۔۔۔۔۔ ہر ہائی نس ڈچز آف ونڈلیمر کا ایک اسسٹنٹ ہے وہ خود ہی کیلی پیٹرسن کی دولت سمیٹ رہی ہیں۔

ہاں جناب۔ کیلی نے کہا۔ میں خود بھی اس نتیجے پر پہنچی ہوں۔ اس نے یہ سب کچھ دراصل اس لئے کیا تھا کہ اگر یہ واقعی ہر ہائی نس کا فراڈ ہے تو وہ اس کا اعتراف کر لیں اور مکلارنس انہیں بلیک میل کر کے تا زندگی بڑی بڑی رقمیں وصول کرتا رہے۔ غالباً اسے پہلے ہی سے اسکا علم بھی ہو گیا تھا کہ لارڈ ہیوشم کا ترکہ بھی مجھے ہی ملے گا۔ لہذا وہ جلد از جلد ہر ہائی نس سے اعتراف کرا لینا چاہتا تھا۔ مگر مجھے یقین ہے کہ اس وقت اس کی امیدوں پر اوس پڑ گئی ہو گی۔ جب لارڈ ہیوشم کے وکیل نے میرے منظر عام پر آ جانے کے بعد ہی ترکہ منتقل کرنے پر زور دیا تھا۔

کیلی خاموش ہو کر بڑے دلاویز انداز میں ہنسی پھر بولی۔۔ آگر وہ میرے چکر میں نہ

پڑتا تو شاید اس طرح نہ مارا جاتا۔

یہاں میں تم سے متفق نہیں ہوں مس کیلی۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔

کیوں میرا خیال ہے کہ میں غلط نہیں کہہ رہی۔

میں بھی صحیح عرض کر رہا ہوں کہ وہ ہسپتالوں کے چکر میں پڑ کر مارا گیا۔

میرا خیال ہے کہ پے در پے ناکامیوں نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا۔

اور وہ مریضوں پر غصہ اتارنے لگا۔

خاموش رہو۔۔۔۔۔۔۔ خاموش رہو۔ چاروں طرف سے آوازیں آئیں۔

کیوں خاموش رہوں۔ عمران نے کھڑے ہو کر کہا۔ مکلارنس کا کیس میں نے مکمل کیا تھا۔ مس کیلی نے نہیں۔۔۔۔۔ آپ کو کیا معلوم کہ مکلارنس کے چکر میں پڑ کر میں نے اپنا معدہ برباد کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لوگ ہنسنے لگے۔۔۔۔۔۔ اور عمران بولا۔ یہ ایک غور طلب مسلہ ہے کہ مکلارنس نے ہسپتالوں پر کیوں حملے شروع کئے تھے۔

بیٹھ جاؤ۔۔۔ وہ یقیناً پاگل ہو گیا تھا۔ سر ڈیکن ہاتھ اٹھا کر بولے۔

نہیں جناب۔ وہ مرجانے کے بعد بھی پاگل نہیں ہوسکا۔ آپ یقین کیجئے۔

سنگ ہی اپنے دوست سروگفیلڈ کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگا۔ لیکن شاید سروگفیلڈ کو عمران کی بکواس بہت گراں گزر رہی تھی۔

یہ لڑکا بہت شاطر ہے سروگفیلڈ سنگ ہی نے کہا۔

چھوڑو پیارے سنگ۔ سروگفیلڈ بڑبڑایا۔ مجھے کتنی خوشی ہے کہ ہم اتنے دنوں کے بعد ملے ہیں۔ لندن میں تم کسی بات کی تکلیف نہ اٹھانا۔ میری تجوریوں ہر وقت تمہارے لئے کھلی رہیں گی۔۔۔ اب ان تقریروں کو ختم ہونا چاہیئے۔ میں اکتاہٹ کا شکار ہو رہا ہوں۔

اکتاہٹ تمہارا بہت پرانا مرض ہے سروگفیلڈ۔

ہاں دوست سنگ۔ زندگی ایسی ہی ہے۔

ادھر عمران کی اوٹ پٹانگ بکواس جاری تھی۔ اچانک اس نے کیلی کو مخاطب کر کے کہا۔ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا۔

اس پر پھر لوگوں نے عمران کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور سر ڈیکن کے انداز سے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ اسے مار ہی بیٹھیں گے۔

ہاں کیلی پیٹرسن میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ وہ تمہارے شوہر کی تلاش میں تھا۔

کیا بکواس ہے۔۔۔ کیلی نے کہا۔ لیکن اس کے لہجے میں جھلاہٹ سے زیادہ خوف تھا۔

شوہر۔۔۔ آجاؤ پیارے۔ عمران نے کسی کو آواز دی۔۔۔ دفعتاً قدموں کی آواز سنائی دی اور ایک آدمی کمرے میں داخل ہوا یہ ڈچز کا گمشدہ سیکرٹری گوہن تھا۔ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔۔۔ ایک آدمی اپنی جگہ سے اٹھا۔

نہیں جناب۔ آپ براہ کرم بیٹھے رہے۔ عمران نے کہا۔ اس وقت اس کی آواز عجیب ہوگئی۔ وہ کھلنڈرے عمران کی آواز نہیں معلوم ہوئی تھی۔ وہ کسی انتہائی سفاک آدمی کی آواز تھی۔ خود سر ڈیکن بھی چونک پڑے وہ شدت سے بوکھلا گئے تھے۔ کیونکہ عمران نے جس آدمی کو بیٹھے رہنے کی تاکید کی تھی وہ سروگفیلڈ تھا۔

سروگفیلڈ تم مسٹر گوہن اور مسز گوہن کو بھی اچھی طرح پہچانتے ہو گے۔

اگر تم بے تکی بکواس کرو گے تو میں تمہیں دھکے دلوا کر نکلوا دوں گا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ابھی تک اسکاٹ لینڈ یارڈ نے مجھے میری خدمات سے سبکدوش نہیں کیا۔

عمران۔۔۔۔ سر ڈیکن نے اسے ڈانٹا۔

میں کچھ نہیں بولوں گا جناب۔ ۔ ۔ ۔ ہاں پیارے گوہن تم شروع ہو جاؤ۔

لارا میری بیوی ہے۔ ۔ ۔ گوہن بولا۔ ۔ ۔ ۔ وہ کیلی پیٹرسن نہیں ہے۔ کیلی پیٹرسن ڈچز آف ونڈلیمر کی اسسٹنٹ ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کیلی مر چکی ہے اور آسٹریلیا ہی میں دفن بھی ہے۔ ثبوت کیلئے میرے پاس کاغذات موجود ہیں۔ میں کیلی کو بہت قریب سے جانتا تھا۔ ۔ ۔ بلکہ کہنا چاہئے کہ وہ میری محبوبہ تھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈچز ان دنوں آسٹریلیا ہی میں تھیں اور اس غریب لڑکی پر بہت مہربان تھیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایک دن وہ اچانک ہیضے کا شکار ہو کر مر گئی۔ ۔ ۔ ظاہر ہے کہ وہ غریب لڑکی تھی اس لئے اس کی موت ایسی نہیں ہو سکتی جس کی شہرت ہوتی۔

یہ کیا بکواس ہے۔ ۔ ڈچز ہسٹریائی انداز میں چیخی اور عمران کے ان ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے جواب بھی اس کے چارج میں تھے۔ سر ڈیکن نے پھر دخل دینا چاہا لیکن وزیر داخلہ جو معزز مہمانوں میں سے تھے۔ ہاتھ اٹھا کر بولے۔ اسے کہنے دو۔ ۔ ۔ اگر وہ ثابت نہ کر سکا تو دیکھا جائے گا۔

لیکن میں اپنی چھت کے نیچے ہرنائی نس کی توہین نہیں برداشت کر سکتا۔ سر وگفیلڈ غرایا۔

یہ تمہاری نہیں ملک معظم کی چھت ہے۔ چپ چاپ بیٹھے رہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وزیر داخلہ نے پرسکون اور پروقار لہجے میں کہہ کر گوہن کو بیان جاری رکھنے کی اجازت دی۔

حضور والا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ گوہن گلوگیر آواز میں بولا۔ میں بہت برا آدمی ہوں۔ خدا معاف کرے۔ میں ڈچز کے بہکانے میں آ گیا تھا۔ انہوں نے مجھے کثیر دولت کا لالچ دیکر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ میں اس فراڈ میں شریک ہو جاؤں۔ کیلی کی موت کے بعد ہی سے انہوں نے اس کے مالدار چچا سے خط و کتابت شروع کر دی۔ ۔ ۔ ۔ مجھے علم تھا کہ کیلی اپنے کسی ایسے چچا کے وجود سے واقف نہیں تھی جن کی موت اس کی تقدیر بدل دیتی۔ ۔ ۔ ۔ بہر حال ڈچز کیلی کی طرف سے اس کے چچا سے خط و کتابت کرتی رہیں۔ پھر کیلی کی موت کے ٹھیک دو سال بعد اس کے وکیل کا خط پہنچا کے کیلی پیٹرسن لندن پہنچ جائیے۔ اس کے چچا کا انتقال ہو گیا۔ یہ بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی کہ وکیل بھی ڈچز سے ملا ہوا تھا۔ ڈچز مجھے بھی اپنے ساتھ لندن لائیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ میں نے ایک بہت بڑی چالاکی کی تھی وہ یہ کہ کیلی کے کاغذات ڈچز کے حوالے نہیں کئے تھے وہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ اگر میں کاغذات ڈچز کے حوالے کر دیتا تو شاید آج یہ کہانی دہرانے کے لئے زندہ نہ ہوتا۔ میں نے ڈچز سے صاف صاف کہہ دیا تھا اگر میں نے کاغذات ان کے حوالے کئے تو میں بھی ٹھکانے لگا دیا جاؤں گا۔ لہذا میں نے وہ کاغذات اپنے ایک دوست کے پاس رکھوا کر اسے تاکید کر دی تھی کہ اگر کبھی میں غایئب ہو جاؤ ں اور ایک ماہ تک میری کوئی خبر نہ ملے تو وہ کاغذات پولیس کے حوالے کر دیئے جائیں۔ ۔ ۔ ۔ حالانکہ حقیقیت ہے کہ کاغذات پہلے بھی میرے ہی پاس تھے اور اب بھی ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ڈچز نے کہا تھا اچھی بات ہے اگر تم نے اپنی حفاظت کے خیال سے یہ اقدام کیا

ہے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں پھر انہوں نے میری شادی اس لڑکی لارا سے کردی۔۔۔اور وعدہ کیا کہ جب بھی ضرورت آئی اس کو کیلی پیٹرسن بنا کر پیش کردیا جائے گا۔ غالباً یہ لارڈ ہیوشام کی جائیداد حاصل کرنے کے لئے پیش بندی تھی۔۔۔پھر لارا نے سروگیفلڈ یہاں ملازمت کرلی۔ ہماری شادی چوری چھپے ہوئی تھی۔ میرے پاس شادی کا سرٹیفکیٹ موجود ہے پھر جب مکلارنس نے فتنہ کھڑا کیا تو ایک شام ڈچز نے مجھے قید کردیا۔۔۔۔۔۔۔اس کے بعد میری آنکھیں ایک کشتی میں کھلیں اور وہاں ایک خوفناک آدمی مجھ پر تشدد کرنے کے لئے موجود تھا۔ اسکا مطالبہ تھا کہ کیلی کے کاغذات۔ لیکن میں نے تہیہ کرلیا کہ ہرگز نہ دوں گا۔ ورنہ موت ہی سے ملاقات ہوگی۔۔۔پھر دوسری بار جب مجھے ہوش آیا تو ان صاحب کی نگرانی اور حفاظت میں تھا۔ گوہن نے عمران کی طرف

اشارہ کرکے کہا۔ ایک لمحہ خاموش رہا۔ پھر بولا۔ یہ عورت جو خود کو کیلی پیٹرسن کہہ رہی ہے اس نے میرے ساتھ بیوفائی کی۔۔۔۔۔۔یہ لیڈی وگفیلڈ بننے کے خواب دیکھنے لگی تھی۔

پھر تو نے میرا نام لیا۔۔۔۔۔۔۔ذلیل۔۔۔۔کتے۔ سروگفیلڈ دہاڑا۔

نہیں پیارے گوہن عمران احمقانہ انداز میں سر ہلا کر بولا۔ تم ان کا نام نہ لو۔ ان کا نام تو ابھی میں لوں گا۔۔۔۔بات یہیں پر ختم نہ ہوجائے گی۔

دفعتاً لوگوں نے سروگفیلڈ کو اچھل کر پیچھے ہٹتے دیکھا۔۔۔۔۔۔۔نہ جانے کہاں سے

اس نے ایک برین گن نکال لی تھی۔۔۔۔۔۔اس نے گرج کر کہا۔ تم سب کھڑے ہوجاؤ۔ قطار بناؤ اور باہر نکل جاؤ۔ ورنہ میں سب کو یہیں ڈھیر کردوں گا۔

اس دوران عمران کے آدمی اس کہانی میں کچھ اس طرح محو ہوگئے تھے کہ انہوں نے اپنے ریوالور دوبارہ ہولسٹروں میں ڈال لئے تھے۔

دفعتاً عمران نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور بولا۔ تمہاری آخری حسرت بھی نکل جائے تو اچھا ہے مائی ڈیئر مکلارنس کرو فائر۔۔۔۔۔۔پرواہ نہ کرو ہم سب مرکر شہید ہوجائیں گے۔

برین گن کھٹکھٹا کر رہ گئی۔ اس سے ایک بھی گولی نہ نکلی۔ سروگفیلڈ نے اسے مجمع پر کھینچ مارا اور اچھل کر بھاگا۔۔۔لیکن ہال سے نکل جانا آسان کام نہیں تھا۔ عمران کے آدمی ہر دروازے پر موجود تھے۔ ویسے عمران کی زبان سے مکلارنس کا نام سن کر کئی آدمیوں کی چیخیں نکل گئی تھیں۔

سروگفیلڈ پاگلوں کی طرح پلٹ پڑا۔ لیکن دوسرے ہی لمحے اس پر سادہ لباس والے ٹوٹ پڑے۔ عمران دور سے تماشہ دیکھ رہا تھا۔ لیکن پے درپے چیخیں ہال میں گونجیں اور حملہ آوروں میں سے کئی گر کر تڑپنے لگے۔ سروگفیلڈ کے ہاتھ میں بڑا سا چاقو چمک رہا تھا۔

پھر یک بیک کئی فائر ہوئے اور سروگفیلڈ کا جسم چھلنی ہوگیا۔ پانچ زخمیوں کے درمیان وہ بھی فرش پر تڑپ رہا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کا جسم اکڑ گیا۔

دوسری طرف ڈچز اور لارا بے ہوش پڑی تھیں۔

دوسری صبح سر ڈیکن کے آفس میں عمران اور سنگ ہی داخل ہوئے۔ سر ڈیکن اس کے منتظر ہی تھے۔ عمران پچھلی رات ان واقعات کے بعد غائب ہی ہو گیا۔

اس نے سر ڈیکن کو گوہن کی دریافت کے متعلق بتاتے ہوئے کہا۔ اگر مکلارنس سے ڈچز کا تعلق نہیں تھا گوہن ان کی قید سے ہاک نامی کشتی پر کیسے جا پہنچا تھا۔ مکلارنس اور ڈچز مشترکہ طور پر کام کر رہے تھے۔ مکلارنس نے ایک ہی پتھر سے دو پرندے شکار کرے تھے۔ کیلی کا معاملہ اس طرح ابھرنے کے بعد ہی اسے منظر عام پر لانے سے لوگوں کے شبہات بھی رفع ہو جاتے اور لارڈ ہیوشم کی جائیداد ہتھیانے میں بھی آسانی ہوتی پچھلی ہی رات وہاں کون ایسا تھا جسے اس کی کیلی پیٹرسن ہونے مین شبہ رہا تھا۔ ارے یہ لارڈ ہیوشم کا وکیل تک اس کی تقریر پر بے تحاشہ تالیاں پیٹ رہا تھا۔

بھئی یہ حماقت مجھ سے بھی سرزد ہوئی تھی۔ سر ڈیکن نے جھینپے ہوئے انداز میں مسکرا کر کہا۔ غالباً مسٹر سنگ بھی ہم سے پیچھے نہیں تھے۔

نہیں جناب۔ مجھے موقع ہی نہیں مل سکا تھا کہ میں تالیاں بجاتا۔۔۔۔۔ مجھے تو اس پر حیرت تھی کہ آخر سر وگفیلڈ مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تم لندن میں کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھانا۔ میری تجوریاں تمہارے لئے ہر وقت کھلی رہیں گی۔ اب یہ بات

سمجھ میں آئی کہ معاملہ دوسرا تھا۔۔۔۔۔۔۔ دراصل وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ گوہن میرے قبضے میں ہے۔۔۔۔ یہ بھی انہیں صاحبزادے کی حرکتوں کا نتیجہ تھا انہوں نے پہلے ہی میری طرف سے مکلارنس کیخلاف ایک چیلنج شایع کرا دیا تھا۔

ارے توبہ توبہ۔ عمران اپنا منہ پیٹنے لگا۔۔۔۔ اور سر ڈیکن ہنس پڑے۔ پھر انہوں نے پوچھا۔ اچھا اس کا دوسرا مقصد کیا تھا۔

دوسرا مقصد۔ عمران کچھ سوچتا ہوا بولا۔ دوسرا مقصد یہ تھا کہ اب مکلارنس کا خاتمہ ہو جائے تا کہ سر وگفیلڈ دو بڑی جائیدادوں پر بقیہ زندگی اطمینان اور آسائش سے گذار سکے اسی لئے وہ اپنے گروہ کے ایک آدمی پیلویڈا کو بار بار سامنے لاتا رہا۔ پیلویڈا کی بہادری میں کوئی شک نہیں لیکن اس کی کھوپڑی خالی تھی اس کے گروہ کو وہی کنٹرول کرتا تھا اور گروہ والے بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان کا سرغنہ وہی ہے اور وہی مکلارنس بھی ہے۔ پیلویڈا میک اپ کا بھی ماہر تھا۔ اس لئے اس کے گروہ والے اس کی اصلی شکل و شباہت سے ناواقف تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ گرفتار ہنے پر اس کی نشاندہی نہیں کر پاتے۔ بہرحال سر وگفیلڈ کی ذہانت ہی سے مرعوب ہو کر پیلویڈا نے اس کے لئے کام کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہوگی ورنہ اس قسم کے لوگ کسی کے غلام بننا پسند نہیں کرتے۔

سر وگفیلڈ بڑا ذہین تھا مگر کیا وہ پیلویڈا کو یہ مشورہ نہیں دے سکتا تھا کہ وہ دستانے استعمال

کرے مگر نہیں اب تو وہ مکلارنس کے نام سے کٹوا دینا چاہتا تھا تا کہ بقیہ زندگی چین سے بسر کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی موت کے بعد سے لندن میں امن ہو گیا ہے۔۔۔ سر وگفیلڈ ایک ہفتے تک گوہن کے معاملے کے اٹھنے کا منتظر رہا۔۔۔ پھر اسے یقین ہو گیا کہ گوہن مسٹر سنگ ہی کے پاس ہے۔ اگر پولیس کے قبضے میں ہوتا تو اب تک یہ مرحلہ بھی طے ہو جاتا۔ اس لئے اس نے چچا سنگ کے لئے تجوریاں کھولنی شروع کر دی تھیں۔

مگر پچھلی رات والی برین گن کو کیا ہو گیا تھا وہ خالی تھی۔ ظاہر ہے کہ اس نے خالی سمجھ کر نہ نکالی ہو گی۔

وہ پہلے ہی خالی کر دی گئی تھی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم آپ اس وقت کہاں ہوتے۔

کیسے خالی کر دی گئی تھی۔

اب میں کہاں تک بتاؤں میری ٹانگوں میں درد ہونے لگا بولتے بولتے۔۔۔ خیر جناب۔۔۔ بات یہ ہے کہ گوہن کے ہوش میں آنے کے بعد ہی واقعات معلوم کر کے میں نے چوبیس گھنٹے تک ان معاملات پر غور کیا اور اسی نتیجے پر پہنچا جو ابھی بیان کر چکا ہوں۔ ظاہر ہے اس کے بعد مجھے چین کہاں۔۔۔ راتوں کو سر وگفیلڈ کی کوٹھی کی تلاشیاں لیتا۔ مجھے وہاں اسلحے کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ملا۔ دراصل مجھے کسی ایسی چیز کی تلاش تھی جس سے ان لوگوں کے گٹھ جوڑ کا ثبوت مل سکے۔ لہذا میں ایک ایک کونہ کھدرا ٹٹولتا پھرتا تھا۔۔۔ جشن سے ایک رات پہلے میں پھر اس کی کوٹھی میں گھسا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسی تلاش کے سلسلے میں اس حال میں جا پہنچا جہاں دعوت کے لئے میزیں اور کرسیاں ایک دن پہلے لگا دی گئی تھیں۔ بس اتفاقاً میرا ہاتھ میز کے اس خفیہ خانے کے اسپرنگ سے جا لگا۔ خانہ کھل گیا اس میں برین گن موجود تھی۔ اسمیں میگزین موجود تھا۔۔۔۔۔ اس کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر نظر ڈالی تو وہ میزبان کی ثابت ہوئی۔۔۔۔۔ بس میں نے میگزین خالی کر کے برین گن پھر وہیں رکھ دی۔ سر وگفیلڈ بڑا محتاط آدمی تھا۔۔۔۔۔۔ دوسری شام میں نے آنکھ بچا کر ایک بار پھر اس کا جائزہ لیا۔ لیکن میگزین بدستور خالی ہی تھا۔۔۔ اف فوہ

مگر یہ ڈچز اس سے بھی زیادہ چالاک عورت ہے۔۔۔ اس نے خواہ مخواہ کسی نک کارٹر کا حوالہ دیکر ہمیں الجھانا چاہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ قطعی نشے میں نہیں تھی۔۔۔۔۔ بہرحال اب میں سوچ رہا ہوں کہ ڈچز اور چچا سنگ سے ایک نئی نسل پیدا کرنے کا تجربہ کروں جن کے افراد باریک اور بغیر ہڈی کے ہوں گے۔ اچھا ٹاٹا اب میں گھر جا کر اپنی ممی کو ایک خط لکھوں گا۔

عمران کسی خبط الحواس کی طرح اٹھا اور باہر نکل گیا۔ سنگ ہی اور سر ڈیکن ہنستے رہ گئے۔

ختم شد------------------------The End